اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

الحمد للہ کتاب

طُمَانِیْنَۃُ الْقُلُوْبِ فِیْ ذِکْرِ الْمَحْبُوْبِ

المعروف بنام تاریخی

لَذَّاتِ مِسْکِیْن

۱۳۱۱ھ

مشتمل بر چہل رسالہ در سہ جلد

سماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۲ھ

بار اوّل

در مطبع مفید دکن حیدرآباد طبع شد

الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب

الحمد للّٰہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف

مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی المسمّٰی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذّات مسکین

۱۳۱۳ھ

جلد اوّل

مشتمل بر ہشت رسایل مفصلۂ ذیل

سگ آستانہ حضرت ایشاں فقیر مسکین ابوطاہر محمد عبد القادر

عفی عنہ بکمال تصحیح بقالب طبع رسانید

در مطبع مفید دکن بماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۳ھ

طبع شد

فہرست جلد اول لذات مسکین

تمت

فہرست جلد اوّل

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات پیر دستگیر مع دعوات پیر مرشد مروج طریقہ نقشبندیہ مجددی
ہادی سبل بعث خیر البشر مجدد مائۃ رابعۃ العشر سیدنا و مولانا و مرشدنا
حضرت محمد نعیم المعروف مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہم العالی المسمیٰ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد اوّل

سگ ناچیز آستانہ حضرت السامان قلبی و روحی فداہ فقیر حقیر
مسکین ابوطاہر محمد عبدالقادر عفی عنہ ہمراہ سعی خاصہ
یاران طریقہ بکمال تصحیح و تہذیب بقالب طبع رسانید

در مطبع مفید دکن حیدرآباد دکن طبع شد

رسالہ عقائد ضروریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد صلعم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے ایمان لے آ اور یقین جان لے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے یعنی نہین ہے دوسرا شریک اُسسے اور وہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور وہ اللہ تعالیٰ موجود ہے یعنی ذات سے اپنی موجود ہے نہ دوسرے سے اور وہ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے یعنی وجود اُسکا واجب اور لازم ہے۔ جان اللہ تعالیٰ کے تئین صفتین حقیقیہ ہین اور وہ قدیم ہین۔ جیسا کہ حیات۔ علم۔ قدرت ارادت۔ سمع۔ بصر۔ کلام۔ تکوین۔ پس اللہ تعالیٰ حی ہے یعنی جیتا ہے بغیر جسم وجان کے۔ اور علیم ہے یعنی جانتا ہے بغیر وہم وخیال کے۔ اور قدیر ہے یعنی سب چیز پر قادر ہے۔ اور مرید ہے یعنی ارادہ کرنے والا ہے

تمام کام ارادے سے اُسکے ہوئے اور ہوتے ہین۔ اور سمیع ہے یعنی
سُننے والا ہے بغیر کانون کے۔ اور بصیر ہے یعنی دیکھنے والا ہے بغیر
آنکھون کے۔ کوئی چیز نظر سے اُسکے پوشیدہ نہین ہے۔ اور متکلم ہے
یعنی باتین کرنے والا ہے بغیر زبان کے۔ اور مُتکوِّن ہے یعنی پیدا کرنے
والا ہے تمام ممکنات کا اِن صفتون کے تئین صفاتِ کاملہ بھی کہتے
ہین۔ جان کہ علماء محققین نے صفات ثبوتیہ حقیقیہ کے تئین لاہو
ولا غیرہ فرمائے ہین یعنی یہ صفات نہ عین ذات ہین نہ غیر ذات
سوائے صفات حقیقیہ کے صفات اضافیہ بے شمار ہین جیسا کہ خالقیت
رازقیت۔ اِحیا۔ اِمات۔ پس اللہ تعالےٰ خالق ہے یعنی پیدا کرنیوالا
عالم کا ہے۔ اور رازق ہے یعنی رزق دینے والا تمامونکا ہے۔ اور محُیی
ہے یعنی زندہ کرنیوالا ہے۔ اور مُمیت ہے یعنی مارنے والا ہے۔
ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ جسم وجسمانی نہین ہے یعنی
تن دار نہین ہے اور جوہر نہین ہے۔ جان کہ جوہر بھی قسم سے تن کے
ہے۔ اور عرض نہین ہے یعنی سیاہ یا سفید یا مانند انکے اور کوئی صفت دار
نہین ہے۔ اور مُصوّر نہین ہے یعنی صورت دار نہین ہے۔ اور مرکب
نہین ہے یعنی ٹکڑے ٹکڑے جمع نہین ہے۔ اور معدود نہین ہے
یعنی مانند یک دو تین کے شمار کئے نہین جاتا ہے۔ جان کہ اللہ تعالےٰ

ایک ہے نہ ایسا ایک کہ دو تین۔ چار۔ پانچ۔ اُس ایک سے گنے جاتے ہین۔ اور محدود نہین ہے یعنی اطراف گھیرا نہین گیا ہے۔ اور متناہی نہین ہے یعنی انتہا نہین رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ لنبا چوڑا اونچا چھوٹا کشادہ تنگ نہین ہے بلکہ اللہ تعالےٰ کشادہ ہے نہ ساتھ اِس کشادگی کے کہ فہم مین ہماری آوے۔ اور گھیرا ہے ہمارے تئین نہ ایسا کہ سمجھ مین ہماری اوے ایمان لے آتے ہین ہم کہ اللہ تعالےٰ واسع ہے اور محیط ہے اور قریب ہے لیکن کیفیت اُسکی نہین جانتے ہین ہم۔ جان کہ اللہ تعالےٰ نہ داخل عالم ہے نہ خارج عالم ہے نہ متصل عالم ہے نہ منفصل عالم ہے ایسا داخل اور خارج اور متصل اور منفصل کہ قیاس مین ہمارے آوے اور یقین جان کہ ذات اللہ تعالیٰ کی جہات ستہ سے خالی ہے یعنی آگے پیچھے اوپر نیچے سید ہے بائین کسی طرف تخصیص کی گئی نہین ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ساتھ کسی چیز کے ملتا نہین ہے اور کوئی چیز ساتھ اُسکے ملتی نہین ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کسی شی مین دہستا نہین ہے اور کوئی شی بیچ اُسکی دہستی نہین ہے جیسا کہ پانی بیچ ڈہیلے کے یا آگ بیچ پتھر کے۔ اور کوئی زمانہ شامل اللہ تعالیٰ کو نہین ہے نہ ماضی نہ حال نہ استقبال۔ اور اللہ تعالےٰ مان اور باپ سے اور زن و فرزند سے پاک ہے یعنی کسی نے اُسکو جنا نہین ہے اور کوئی اُس سے جنے نہین گیا ہے اور اللہ تعالےٰ کہانے پینے سے سونے جاگنے سے مبرّا ہے

پس کسی طور سے غفلت کو دخل جناب باری مین نہین ہے ہمیشہ حاضر اور ناظر ہے۔ جان کہ اطلاق شی کا حضرت بیچون پر کرتے ہین نہ ایسی شئے کہ بیچ ممکنات کے ہے کہ وہ حادث ہے اللہ تعالےٰ حدوث سے منزہ ہے جان کہ اللہ تعالےٰ بیچون وبیچگونہ اور بے شبہہ اور بے نمونہ ہے یعنی جو صفتین کہ بیچ ممکنات کے ہین اُن صفتون سے پاک اور مُبرا ہے اور کوئی مانند اللہ تعالےٰ کے نہین ہے بیچ ذات یا صفات کے اور کوئی اللہ تعالےٰ کی مشابہت نہین رکہتا ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کا مخالف اور معاند نہین ہے یعنی کسی طور سے بال برابر مقابلہ کرنے والا نہین ہے اور اللہ تعالےٰ کسیوقت محتاج مدد کا نہین ہے اور کوئی مددگار اُسکا نہین ہے تمام ادنیٰ مخلوق اُسکے ہین کسے طاقت کہ مدد اُسکی کرے جو صفتین کہ کمال کی ہین اللہ تعالےٰ ان صفتون سے صفت کیا گیا ہے اور جو چیزین کہ نقصان کی ہین اللہ تعالےٰ سے مسلوب ہین۔ جان کہ جو نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس ذاتِ پاک کے لئے ہین وہی نام لینا اور سوائے اُنکے دوسرے نام نہ لینا اگرچہ معنی ایک ہووین جو اوکہنا تحقیق نہ کہنا جیسا کہ بیچ اِس زمانہ کے بعضے عوام کہتے ہین رحیم اور رام دونون نام اُسکے ہین بیچ اِسکے کفر ہے۔

فصل بیچ بیان تقدیر کے۔ جان کہ اللہ تعالےٰ جیسا پیدا کرنے والا

بندو نکا ہے ویسا ہی پیدا کرنے والا افعال اُنہوںکا ہے نیکی ہووے یا بدی تمام مقدر کیئے گئے اللہ تعالے کے ہین لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی نہین ہے ہرچند دونون ساتھ ارادے اور خواہش اُس سبحانہ کے ہین باوجود پیدا کرنے افعال کے اللہ تعالے نے بندون کے تئین بیچ کرنے کامون کے اختیار عطا فرمایا ہے اور کسب بیچ اُسکے ثابت بندہ مختار ہے نیکی کرے یا بدی پس بسبب اِس اختیار کے نیکی پر ثواب عطا فرماتا ہے اور بدی پر عذاب وارد کرتا ہے۔ یقین جان کہ توفیق اوپر عبادت کے اور گمراہی اوپر معصیت کے اللہ تعالے سے ہے۔

فصل۔ بیچ بیان رویت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ مومنان اللہ تعالے کے تئین بیچ بہشت کے ساتھ طور بیچون اور بیچگونگی کے اور بے کیف بے کیفیت بے مقابلہ بے جہت بے احاطہ دیکھین گے۔

فصل۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد فرشتون کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نورانی ہین اور عبادت مین لاثانی ہین بال برابر خلاف حکم نہین کرتے ہین نہ مرد ہین نہ عورت ہین دونون حال سے پاک ہین نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین غذا اُنکی ذکر اور فرمانبرداری الٰہی ہے جَلّ جلالہ اولاد اُنہون سے جاری نہین ہے فقط ارواح مجرد ہین گنتی اُنہون کی سوائے اللہ تعالے کے دوسرے کو معلوم نہین

ہے ایک حصہ تمام عالم ہے اور نو حصے وہ ہین یہانتک کہ ہر ایک قطرے کے
ساتھ ایک فرشتہ موکل ہے۔ تمام عالم مین دخل اُنھون کو ہے اور
سوائے صورت اپنی ہر کسیکی صورت پر قادر ہین جبکی صورت چاہتے
ہین اُسکی صورت سے ظاہر ہوتے ہین۔ چار اُنھون سے مرتبہ عظیم رکھتے
ہین اور مقام نبوت سے سرفراز ہین۔ ایک جبرئیل۔ دوسرے اسرافیل
تیسرے میکائیل چوتھے عزرائیل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات
جبرئیل علیہ السلام واسطے پیغام لے آنے نبیون پر مقرر ہین۔ اسرافیل
علیہ السلام واسطے پھونکنے صور کے کھڑے ہین۔ میکائیل علیہ السلام واسطے
تقسیم کرنے رزق کے حکم کیے گئے ہین۔ عزرائیل علیہ السلام واسطے نکالنے
جان جاندارون کے مقرر ہین۔ بعد ان چارون کے اُٹھانے والے عرش کے
ہین۔ بعد انکے ہر ایک اپنے اپنے کام پر اور مقام پر ہے۔ جان کہ رسول
بنی آدم کے علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات افضل ہین اور رسول فرشتون کے
علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور رسول فرشتون کے افضل ہین عام مسلمانون
اور عام مسلمان افضل ہین عام فرشتون سے اور عام فرشتے افضل ہین گنہگار مسلمانون سے

فصل۔ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے
ایمان لے آ اور یقین جان کہ تمام رسولان صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
بنی آدم ہین اور بھیجے ہوئے اللہ جل جلالہ کے طرف خلق اللہ کے ہین

راستہ نیکی کا بتانا اور بدی سے بچانا کام اُنہون کا ہے جو قبول کیا اُنکو
اور اُنکے راستے کو وہ بہشت مین گیا اور جو خلاف اُنکے کیا وہ دوزخمین
پڑا اور تمام رسولان صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تمام بنی آدم سے اور
فرشتون سے افضل ہین اور معصوم ہین یعنی گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک
اور مبرا ہین وہ جو فرماے ہین تمام حق ہے اُسمین بال برابر خلاف نہین ہے
جان کہ مرتبہ نبوت اور رسالت کا عبادت سے اور کسب سے نہین حاصل
ہوتا ہے محض فضل آلہی ہے جل جلالہ کوئی ریاضت سے رسول نہین
بنتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اُنھون کو معجزے عنایت فرمائے ہین۔ معجزہ
اُسکے تئین کہتے ہین جو خرق عادت ساتھ دعوے نبوت کے ہووے
جیسا کہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا اور عیسیٰ
علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے مردہ زندہ ہوتا تھا اسیطور سے
ہر ایک پیغمبر کو ایک دو معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اور نبی ہمارے محمد صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تئین تمام معجزے سب نبیون کے عنایت فرمائے
تھے سوا ے اُن معجزون کے جو آپ چاہتے تھے عنایت فرماتا تہا بلکہ ادنے
امتیون سے آپ کے ذ[illegible] کام خلاف عادت ہوے کہ اوپر کے نبیون سے
ہوے تہے۔ جان کہ کوئی عورت یا کوئی غلام یا کوئی جہوٹا نبی نہین ہوا
سکندر ذوالقرنین اور لقمان حکیم ان دونون کی نبوت مین اختلاف ہے۔ جو نبی

بولے اُس سے جھگڑا نہ کر کر اقرار اور انکار نبوت سے اِن دونون کے سکوت کرنا۔ اور نبوت مین حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے بھی اختلاف ہے لیکن قول صحیح طرف نبوت کے ہے۔ پہلے رسُول دادا ہمارے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہین اور آخر رسُول یعنی ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین محبوبؐ رب العالمینؐ نبیؐ ہمارے رسُولؐ ہمارے سردار ہمارے یعنی حضرت محمدؐ مصطفےٰ ہین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم بیٹے عبد اللہ کے عبد اللہ بیٹے عبد المطلب کے۔ عبد المُطلب بیٹے ہاشم کے۔ ہاشم بیٹے عبد المناف کے۔ جان کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار اور بعضے روایت مین دو لاکھہ چوبیس ہزار اگرچہ پیغمبر شمار کئے جاتے ہین انحصار اُنھو نپر نہ کر کر مطلق تمامون پر ایمان لے آنا۔ اگر ایمان ایک پر نہ لایا گویا تمامو نپر نہ لایا۔ جان کہ بعضے اُنہون سے نبیؐ ہین اور بعضے رسُول ہین رسُول اور نبی دونون بھیجے ہوئے اللہ جلّ جلالہٗ کے ہین۔ لیکن سات رسُول کی کتاب اور شریعت بھی ہے اور سات نبی کے نہین ہے اور پانچ اُن رسُولون مین اولوالعزم ہین یعنی مرتبہ بڑا رکھتے ہین ایک نوحؑ۔ دوسرے ابراہیمؑ۔ تیسرے موسیٰؑ۔ چوتھے عیسیٰؑ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ پانچوین حضرت محمدؐ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کہ سردار اُن چارون کے ہین ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین اور رحمۃ للعالمین ہین کہ بھیجے ہوئے تمام ہین کیا انسان اور کیا جنات

اور سبب پیدایش ممکنات کا آپ ہین کہ واسطے آپ کے اللہ تعالے جل شانہٗ نے
تمام ممکنات کو پیدا کیا اور ربوبیت اپنی ظاہر کیا دین اور شریعت آپ
کی قیامت تک باقی رہیگی۔ بعد آپ کے کوئی رسول نہ ہوا ہے نہ قیامت تک
ہوگا۔ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ آسمان پر ہین قریب قیامت
کے واسطے مارنے دجال لعین کے اُترینگے آپ کی شریعت پر اور دین پر
عمل کرینگے اور مانند امت آپ کے زندگانی کرینگے آپ کی امت مین
داخل ہونے کا فخر کرینگے۔

فصل — بیچ بیان ایمان اور اعتقاد کتابان اللہ جل جلالہٗ کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ جو کتابان اللہ تعالےٰ نے پیغمبرون پر بھیجا ہے
وہ تمام کلام اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اور غیر مخلوق ہے کہ اُسمین بال برابر شبہہ
نہین ہے۔ اگر کسی نے شبہہ کیا وہ ایمان سے باہر ہوا۔ جان کہ علماؤن
نے اگرچہ شمار کتابون کا ایک سو چار تک کئے ہین انحصار او ن پر کر
مطلق ایمان لے آنا شاید کہ اس گنتی سے زیادہ ہووین یا کم ہوئین۔
اُن کتابون سے چار کتابان بڑے اور مشہور ہین ایک توریت کہ
اوپر موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے دوسرے زبور
کہ اوپر داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے تیسری انجیل
کہ اوپر عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہے چوتھے قرآن

شریف کہ خلاصہ اُن تمام کتابون کا ہے کہ اوپر خلاصہ عالم اور سردار اولاد
آدم حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے نازل ہے
جان کہ تمام کتابین بعد ذکر الٰہی جل جلالہٗ اور احکام شرعی کے بھرے ہوئے
تعریف مین حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کے اور
آل اور اصحاب اور اُمت آپ کے ہین کہ ابنیا اوپر کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰة
والسلام ذکر سے اور تعریف سے آپ کے قرب الٰہی جل جلالہٗ پیدا کرتے
تھے۔ جان کہ تمام کتابونپر ایمان لے آنا۔ لیکن تابعداری احکام اُنہون
کی نہ کرنا واسطے منسوخ ہونے احکام اُنہون کے آور قرآن شریف پر
باوجود ایمان کے تابعداری تمام احکام کی فرض اور لازم ہے جسنے
تابعداری نہ کیا اُسنے ایمان قرآن شریف پر نہ لایا۔ آور ایمان لے آکہ
قرآن شریف کلام اللہ تعالے کا ہے نہ کلام پیغمبر صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ
وسلم کا نہ کلام جبرئیل علیہ السلام کا ہے۔ معجزہ بیچ عبارت اور معانی اُسکے
یہ ہے کہ اگر تمام عالم جمع ہووین مانند چھوٹے سورے کے بنا نہ سکین
اور جان کہ حدیث قدسی بھی کلام اللہ تعالے کا ہے۔ لیکن فرق درمیان
مین قرآن شریف اور حدیث قدسی کے یہ ہے کہ قرآن شریف واسطے
سے جبرئیل علیہ السلام کے پہنچا ہے اور حدیث قدسی کو واسطہ جبرئیل
علیہ السلام کا نہین ہے۔ پس معانی اُسکے اوپر قلب مبارک حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے وارد ہوئے ہین اور عبارت
اُسکی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہین۔ جان کہ بیچ اُس عبارت کے
مانند قرآن شریف کے معجزہ نہین ہے۔ جان کہ جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم ختم المرسلین ہین ویسا ہی قران شریف
ختم کتب اولین ہے کہ بعد اُسکے نہ دوسری کتاب نازل ہوئی ہے نہ
قیامت تک ہو گی۔ اور احکام اُسکے قیامت تک جاری رہین گے۔

فصل بیچ بیان اعتقاد معراج شریف کے۔ ایمان لے آ
اور یقین جان کہ معراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ
وآلہ وسلم کا ساتھ جسم مبارک کے بیچ بیداری کے ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالے
نے مکہ شریف مین ذات مبارک کے تئین مسجد حرام سے مسجد اقصے تک
اور مسجد اقصے سے آسمان اوّل تک اور آسمان اوّل سے عرش تک
اور عرش سے مقام قاب قوسین او ادنی تک لیگیا ہے۔
جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے جمال
بیچون وبیچگونگی کو ان آنکھون سے دیکھے ہین اور اس دیکھنے مین بھی
علماؤن نے اختلاف کئے ہین یعنے بعضے عدم رویت کے قایل ہین
اور جان کہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے
تئین باوجود خاصئہ بیشمار کے دو خاصئہ بڑے ہین۔ ایک معراج شریف

دوسرا مقام شفاعت کہ بیچ اسکے دوسرے انبیاؤن کے تئین علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام شرکت نہین ہے۔

فصل — بیچ بیان ایمان اور اعتقاد روح کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ روح مانند تمام ممکنات کے نو پیدا ہے۔ قدیم نہین ہے کسی نے قدیم جانا نہایت برائی کیا۔ اور مذہب اہل سنت وجماعت کا خلاف کیا۔

فصل — بیچ بیان ایمان اور اعتقاد خیریت امت حبیب رب العالمین صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جیسا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم بہتر تمام انبیاؤن کے ہین امت آپکی بہتر تمام امتون کی ہے۔ اور صحابہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے بہتر تمام امت کے ہین اور بعد صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم کے تابعین اور بعد تابعین کے تبع تابعین ہین۔ جان کہ صحابی رضے اللہ تعالے عنہ اس ذات پاک کے تئین کہتے ہین کہ ساتھ ایمان کے صحبت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مشرف ہووے اگرچہ وہ صحبت ایک ساعت تھی۔ اور تابعین وہ ہین جو صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم سے ملاقات کئے اور فیض سے اُنھون کے مشرف ہوے۔ اور تبع تابعین وہ ہین جو تابعین کو دیکھے اور فرمانبردارے

انھون کے کیئے جان کہ کوئی عام مؤمن سے مرتبہ اولیا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم کو نہین پہنچتا ہے ۔ اور کوئی اولیاؤن سے مرتبہ صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو نہین پہنچتا ہے ۔ اور کوئی صحابیون سے رضے اللہ تعالے عنہم مرتبہ رسولون کو نہین پہنچتا ہے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ۔

فصل بیچ بیان خلافت خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے اور بعد انبیاؤن کے علی نبینا وعلیہم السلام مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ جانشین مطلق اور خلیفہ برحق حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قرابت مین سُسر ہین اور بعد حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ دوسرے آن سرور صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین آپ بھی سُسرے ہین اور بعد حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت عثمان ابن عفان رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے کہ آپ خلیفہ تیسرے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور قرابت مین داماد ہین ۔ اور بعد حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے مرتبہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالے وجہہ کا ہے کہ آپ خلیفہ چوتھے حضرت محمد صلی اللہ مصطفےٰ صلی اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپس مین ایک دوسرے پر نثار تھے اور مانند دودہ شکر کے ملے
ہوے تھے بال برابر آپسمین کدورت نہین تھی عیاذاً باللہ اگر کسی نے کدورت جانا
وہ اپنی خباثت کے تئین اُن ذاتون پاکون پر خیال کیا جو لڑائیان کہ بعد حضرت
جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آپسمین ہوئے وہ واسطے حق کے
تھے نہ واسطے ہوائے نفس کے لیکن فرق یہ تہا کہ ایک طرف دو ثواب ملتی تہے اور دوسری
طرف ایک ثواب ہرگز خیال اُن لڑائیون پر نہ کر کر صاف دلی سی تمام صحابہ اور اہل
بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اعتقاد اور محبت کامل رکہنا نعوذ باللہ منہا کسی بہی
ادنی صحابی سی یا اہل بیت سی بغض رکہا یقین کہ اُسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم سے بغض رکہا بس جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے
بغض رکہا وہ ایمان سی باہر ہوا اور جان کہ بوقت ذکر ہر صحابی اور اہل بیت کے رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کہنا اور نیکی سی یاد کرنا جان کہ صحابہ اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم بشارت
دیے گئے جنت کے ہین یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے خوشخبری جنت کے پہنچائے بیچ بعضون کو خاص اور بعضون کو عام
پس عشرہ مبشرہ مشہور واسطے اِسکے ہین کہ وقت واحد مین زبان مبارک
سے نام پاک دسونکا لیکر بشارت [illegible] کی فرماے ہین۔ یعنی ابوبکر بیچ جنت کے
اور عمر بیچ جنت کے اور عثمان بیچ جنت [illegible] اور علی بیچ جنت کے اور طلحہ بیچ جنت کے اور زبیر
بیچ جنت کے اور عبدالرحمن بن عوف بیچ [illegible] بہشت کے اور سعد بن ابی وقاص

بیچ جنت کے۔ اور سعید بن زید بیچ جنت کے اور ابو عبیدہ بن جراح بیچ جنت کے
اور یہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالی عنہم باوجود بشارت خاص کے تمام بشارتون
عام مین شریک ہین۔ بعد خلفاء چہار رضے اللہ تعالی عنہم کے چھہ صحابی
رضی اللہ تعالی عنہم کہ باقی عشرہ مبشرہ سے مرتبہ اونکا ہے۔ بعد عشرہ
مبشرہ رض کے مرتبہ اہل بدر رض کا ہے۔ یعنی جو صحابہ رضی اللہ تعالے
عنہم کہ جنگ بدر مین شریک تہے۔ بعد اہل بدر کے مرتبہ اہل احد رض کا ہے،
یعنی جو صحابہ رضے اللہ تعالی عنہم کہ جنگ اُحد مین شریک تہے۔
بعد اہل احد کے مرتبہ اہل بیعت رضوان کا ہے یعنی جو صحابہ رضی اللہ
تعالے عنہم کہ نیچے جھاڑ کے بیعت کئے تہے مرتبہ انہونکا ہے۔ جاننا کہ
عام مہاجران رضے اللہ تعالے عنہم افضل ہین عام انصار رضی اللہ
تعالے عنہم سے۔ جاننا کہ صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم بمقتضائے آیۂ
شریفہ کے کہ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ بیچ شان پاک انھون کے
نازل ہے آپس مین محبت اور رحم (رحم کرنیوالے آپسمین ۱۲) ایک دوسرے پر کرتے تہے
اور جیسا عاشق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
تہے ویسا ہی عاشق ایک دوسرے پر تہے اور جان اپنی نثار
کرتے تہے۔ اور جو لڑائیان کہ آپسمین ہوئے بسبب اجتہاد
ہوئے نہ واسطے ہوائے نفس کے نہ واسطے محبت جاہ کے

نہ واسطے ریاست کے نہ واسطے ملک کے نہ واسطے مال کے۔
جان کیچاہیے ان لڑائیون سے کے حق طرف حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ
وجہہ کے تہا اور طرف دوسرون کے خطا تہی جبکہ وہ خطا خطاے
اجتہادی تہی سبب ایک درجہ ثواب کا تہا نہ موجب عذاب کا۔
اسی جاے سے مقام اور مرتبہ اُن ذاتون پاکون کا دریافت
چاہیئے کرنا کہ جنکی خطا پر اللہ تعالے ثواب عطا فرماتا تہا پس کسی نے اِس
خطا پر عتاب کیا یا زبان لعن اور طعن کو دراز کیا اُسنے اللہ تعالے سے
معارضہ کیا جسنے کہ اللہ تعالے سے معارضہ کیا وہ ایمان سے اپنے
ہاتھ دہویا۔ جان کیچاہیے ان لڑائیون کے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالے عنہا کہ محبوبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم
کی تہین اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضے اللہ تعالے عنہا کہ عشرہ
مُبشرہ سے تہے وہ تہے اور حضرت معاویہ رضے اللہ تعالے عنہ کہ
سالے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تہے اور
عادل اور فاضل تہے اور صحابہ نجباؤن اور شرفاؤن رضی اللہ
تعالی عنہم سے تہے اور کاتب وحی تہے اور صاحب اجتہاد تہے وہ،
اور کتنی لڑائیان بہ سبب اِس اجتہاد کے حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ
تعالی وجہہ سے کیئے اگرچہ بیچ اس اجتہاد کے خطا تہی موجب ثواب کے

تھے نہ موجب عذاب کے اور حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے
فرمائے ہین کہ بھائیان میرے اوپر میرے باغی ہوئے ہین نہ فاسق
ہین نہ کافر ہین نعوذ باللہ منہا کسینے فاسق کہا یا کافر بولا یا زبان لعن
طعن کو دراز کیا اُسنے خلاف حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کا
کیا اور دل کو آپ کے آزردہ کیا۔ جان کہ جب دو بھائی آپسمین لڑتے
ہین اور غیر کی طرف رجوع کرتے ہین وہ کہتا ہے کہ تم دونون بھائی
آپس مین ایک ہو ہمارے تئین کیا کہ ہم بیچ اسکے کہین اگر ایک کو
کچھہ کہتے ہین دوسرا خفا ہوتا ہے پس صحابہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم
آپسمین برادر حقیقی سے زیادہ تھے کسینے ایک سے بے ادبی کیا سبکو
نارضا کیا پس سلامتی بیچ اسکے ہے کہ اپنے تئین بیچ معاملہ اِن بزرگوارون
کے دخل نہ دینا اور موافق مرتبہ ہر ایک کے تمامون سے محبت کہنا
جان کہ یہ آیہ شریفہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ بیچ شانِ مُبارک
جیب خدا صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم کے نازل ہے اور صحابہ رضی
رضے اللہ تعالیٰ عنہم اِس خُلق عظیم سے فیض پاکر مُتخلق سات اخلاق
حمیدہ کے ہوکر صفاتِ ذمیمہ سے پاک اور مُبرّا ہین جسنے گمانِ بد
اِن پاک ذاتون مین خیال حسد اور بغض اور کینہ کا کیا بس اُسنے
تاثیر سے صحبت مبارک آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے

اور تحقیق کہ یا محمد البتہ او عظیم سے

آنکھیں اپنی ڈہانپا اور فرمائے آپنے کہ بہتر زمانون کا زمانہ میرا ہے اُسکے بد تر زمانون کا گردانا اور صحابہ رضے اللہ تعالی عنہم کہ بہتر اور سردار خیرالامم کے ہین بد تر اس اُمت کے بلکہ بد تر تمام امتون کے کیا نعوذ باللہ من ذلک۔ جان کہ اولیا غوث قطب محبوب رحمۃ اللہ تعالی علیہم کہ ادنی صحابی رضے اللہ تعالی عنہ کے مرتبہ کو نہین پہونچتے ہین۔ صحبت سے اُنہون کے حسد اور بغض اور کینہ صاف ہو کر نفس امارہ مطمئنہ ہوتا ہے پس جسنے کہ ہمنشیان جناب حبیب رب العالمین کو نسبت حسد اور بغض اور کینہ کی لگایا اُسنے کیا بڑی جرأت کیا اور مرتبہ سے صاحب اُن صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم کے کہ سردار انبیاؤن کے ہین صلی اللہ تعالی علی نبینا وعلیہم السلام مُنہہ پہیرا نعوذ باللہ من ذلک

فصل بیچ کیفیت یزید شدید کے۔ جان کہ یزید شدید نے کہ حضرت امام حسین رضے اللہ تعالی عنہ کو شہید کیا ایسا بُرا کیا کہ ابتدائے زمانہ سے یہانتک کسی نے نہین کیا اور انتہا تک کوئی نہین کرنیکا پس کسینے اُسے اچہا جانا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے خارج ہوا اور اپنے تئین یزیدیون مین داخل کیا اُسسے اور اُسکے کام کو بُرا جانکر خدا پر چہوڑنا۔ اور لعنت اُسپر نہ کرنا۔ جان کہ لعنت نہ کرنا واسطے اسبات کے نہین ہے کہ وہ بدبخت قابل لعنت کے نہین ہے بلکہ واسطے اِسکے ہے کہ مذہب اہل

سنت و جماعت مین کسی پر لعنت کرنے سے عبادت کرنا بہتر ہے
اگر لعنت بہتر ہوتی پہلے شیطان۔ اور نمرود۔ اور ہامان۔ اور شداد
اور فرعون۔ اور ابوجہل۔ اور ابولہب پر لعنت کیا کرتے پس جسکے
اللہ تعالے نے لعنت کیا ہماری لعنت کرنے سے کیا ہوتا ہے اور
جو کہ قابل لعنت کے نہین ہے جسکی لعنت اُسپر ہوتی ہے اسواسطے
لفظ لعنت سے پرہیز کرنا اور ہر کسیکو کہہ ندینا۔

فصل۔ بیچ فضیلت ازواج مُطہّرات رضی اللہ تعالی عنہنّ کے۔

ایمان لے آ اور یقین جان کہ ازواج مُطہرات یعنی بی بیان پیغمبر صلّی اللہ
تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے رضی اللہ تعالی عنہنّ تمام اُمّتون کی ان
ہین فضل سے اللہ تعالی کے ایسی سرفراز ہین کہ زمانے کی عورتون سے
ممتاز ہین۔ جان کہ بزرگی مین اور ثواب مین کوئی عورت اُنکے برابر
نہین ہے وہ تمام بی بیان گیارہ ہین اور بعضی روایت مین زیادہ ہین
کسی جاہل نے اِن مطہرات رضی اللہ تعالی عنہنّ سے بغض رکھا یا زبان
طعن کو دراز کیا بیشک اُسنے اپنے پر دروازہ لعنت کا کھولا۔ جان کہ ان
تمام بی بیان رضی اللہ تعالی عنہن مین پہلی مرتبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے
اور بعد آپکے مرتبہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے اور بعد حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے مرتبہ باقی بی بیان جو ازواج مطہرات سے ہین اُنہوں کا ہے رضی اللہ تعالے

عنہن۔ اور جان کہ یہ دو بی بیان حضرت حوا اور حضرت آسیہ اور حضرت مریم رضے اللہ تعالی عنہن سے فاضل ہین اور بعد ازواج مطہرات کے جو بی بیان کہ صحابیات ہین افضل ہین اوپر غیر صحابیات کے رضی اللہ تعالی عنہن۔ جان کہ اولاد اور آل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے تئین جان سے زیادہ عزیز رکھنا اور دریاے محبت مین ڈوبے رہنا زیور ایمان اور زینت اسلام ہے۔ یقین جان کہ فضیلت کو اولاد نبی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نہین پہنچتا ہے جیسا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اَلفَاطِمَۃُ بِضعَۃٌ مِّنِّی یعنی فاطمہ گوشت کا ٹکڑا میرا ہے رضے اللہ تعالے عنہا اس بزرگی مین دوسرے کو دخل نہین ہے۔ اور فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاطمہ زہرا سردار ہین بی بیان جنت کی اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما سردار ہین جوانان جنت کے جان کہ حضرت جناب غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ بیچ غنیۃ الطالبین کے حضرت عایشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا کے تئین اوپر فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا کے بزرگی دیئے ہین اور اکثر علماے اہل سنت و جماعت اوپر اسبات کے ہین کہ بعضے خصلتون مین حضرت عایشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا افضل ہین اوپر فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا کے

اور بعضے خصلتوں میں حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا افضل ہیں اوپر
عایشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا کے۔ جان کہ اولاد مبارک حضرت
سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے آٹھہ ہیں چہار صاحبزادے
اور چہار صاحبزادیاں رضے اللہ تعالے عنہم ایک حضرت قاسم دوسرے
حضرت عبد اللہ تیسرے حضرت ابراہیم چوتھے حضرت طیب رضی اللہ
تعالی عنہم اور طاہر لقب حضرت عبد اللہ کا ہے۔ اور چہار صاحبزادیوں سے
ایک حضرت زینب دوسرے حضرت رقیہ۔ تیسرے حضرت ام کلثوم
چوتھے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالے عنہن۔ جاننا کہ حضرت ابراہیم
رضے اللہ تعالے عنہ ماریہ بنت شمعون قبطی رضی اللہ تعالے عنہا سے
تھے۔ اور باقی تمام حضرت خدیجۃ الکبرے رضے اللہ تعالی عنہا سے

فصل ۔ بیچ ترتیب بزرگی اولاد چہار یار رضے اللہ تعالے عنہم کے۔
جان کہ اوپر قول اصح کے بزرگی اولاد چہار یار رضے اللہ تعالے عنہم
کی موافق ترتیب بزرگی اُنھوں کے ہے۔ یعنی جیسا بزرگی حضرت
صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کو اوپر باقی صحابہ رضے اللہ تعالے
عنہم کے ہے ویسا ہی اولاد آپ کی بزرگ ہیں اولاد سے تماموں
کے اور بعد اولاد حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کے بزرگی
اولاد کو حضرت عمر بن خطاب رضے اللہ تعالے عنہ کے ہے۔ اور بعد

اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت عثمان بن عفان رضے اللہ تعالےٰ
عنہ کے ہے اور بعد اولاد آپ کے بزرگی اولاد کو حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ تعالےٰ وجہہ کے ہے جو اولاد کہ سوائے فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالےٰ
عنہا کے تھے اسواسطے کہ اولاد حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالیٰ
عنہا کی بزرگی اولاد پر تماموں کے ہے اور اوپر قول دوسرے کے
بزرگی علم اور تقوی پر ہے یعنی جسکا تقوی اور علم زیادہ اُسکی بزرگی زیادہ۔

فصل ۱۳ بیچ پہچاننے چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے۔
جان کہ چچا پیغمبر خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے بارہ تھے
اور ساتہ قول بعضوں کے دس تھے۔ اِنمیں سے حضرت امیر حمزہؓ اور
حضرت عباس رضے اللہ تعالے عنہما مشرف ایمان سے ہو کر اصحاب جلیل
الشان ہوئے۔ اور ابوطالب جو باپ حضرت علی مرتضی رضے اللہ تعالےٰ
عنہ کے تھے اور ابولہب اِن دونوں نے زمانہ اسلام کا پائے لیکن مسلمان
نہیں ہوئے باقی چھہ چچا آگے دعوت کے اوپر دین وملت اپنی کے مرے

فصل ۱۴ بیچ ایمان اور اعتقاد رُویت اللہ تعالے کے۔ ایمان لا
اور یقین جان کہ دیکھنا اللہ تعالے کے تئیں بیچ آخرت کے اِن آنکھوں سے
بے جہت اور بے مقابلہ اور بے کیف وکیفیت ہے۔ اہل سنت وجماعت
کے بیچ اِسکے اختلاف نہیں گیا انکار کرنے سے رویت کے کافر ہوتا ہے

جان کہ بیچ دنیا کے شب معراج مین ان آنکہون سے بغیر حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے کسی نے نہین دیکہا ہے اور کوئی نہین دیکہنے کا بس کسینے باوجود اختلاف ہونے بیچ دیکہنے حبیب رب العالمین صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وسلم کے اِس دنیا مین اِن آنکہون سے دیکہنے کا دعوےٰ کیا وہ اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا بلکہ زندیق ہوا اور جان کہ دیکہنا اللہ تعالےٰ کا اِس دنیا مین ساتہ چشم باطن کے اوپر صفت بیچون وبیچگونگی کے جائز ہے۔ اور بیچ دیکہنے خواب کے اختلاف ہے لیکن اکثر مشایخ اوپر جواز رویت کے ہین۔ اور دیکہنا اللہ تعالےٰ کا بیچ بہشت کے اوپر مرد اور عورت کے عام ہے جیسا کہ اخص خواص کے تئین دولت رویت صبح وشام ہوگی اور بعضون کے تئین روز جمعہ مین اور تمامون کے تئین روز عیدین مین میسّر ہوگی اور بعضے علما کہتے ہین کہ دولت رویت خاص واسطے مردون کے ہے نہ واسطے عورتون کے اور بیچ رویت فرشتون کے اختلاف ہے اکثر علما فرماتے ہین کہ دیدار اللہ تعالےٰ کا فرشتون کو میسّر نہین ہونیگا اور بعضے علما کہتے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام کے تئین ایک مرتبہ میسّر ہوگا اور جان کہ جنّات جو کافر ہین ساتہ کافرون کے

بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہینگے۔ اور جو جن کہ مسلمان ہین موافق قول حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ کے سواے بہشت کے مکان دوسرے ہین رہینگے۔ اور موافق قول صاحبین رحمۃ اللہ تعالٰے علیہما کے بیچ جنت کے رہینگے۔ لیکن دیدار سے اللہ تعالٰے کے محروم رہینگے۔

فصل ۱۵ ۔ جان کہ شیعہ کہتے ہین کوئی پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام کافر سے پیدا نہین ہوے اور کوئی بیٹا پیغمبر کا کافر نہین ہوا۔ یہ قول غلط محض ہے اِسواسطے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام فرزند آذر بت تراش کے تھے۔ اور نوح علی نبینا وعلیہ السلام کا بیٹا کافر تھا۔ اور یقین جان کہ تمام رسولان نسب پاک سے ہین کوئی کافر سے جنے گئے ہین بیچ پاکی اُنہون کے شبہہ نہین ہے واسطے جائز ہونے نکاح بیچ کفر کے۔ اور جب رسول خدا صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم حج وداع کو تشریف فرما ہوے قبر والدین پر رونق افزا ہو کر دُعا اور اِلتجا جناب باری مین کئے۔ اللہ تعالٰے نے اُن برگزیدہ جہان کے تئین قبر مین زندہ کیا اور وہ دونون ذات مبارک ایمان سے مشرف ہوئے۔ یہ خاصہ والدین جناب رسول خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

فصل ۱۶ بیچ بیان خرق عادت کے۔ جان کہ خرق عادت انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سے ظاہر ہووے اُسے معجزہ کہتے

ہین آور اولیا سے یعنی دوستان خدا سے ظاہر ہووے اُسے
کرامت کہتے ہین آور وہ کرامت حقیقت مین معجزہ اُس نبی کا ہے کہ
وہ ولی جسکی اُمت مین ہے آور عام مسلمان مرد صالح سے ظاہر
ہووے اُسے موٗنت کہتے ہین آور کافر یا فاسق فاجر سے ظاہر
ہووے اُسے مکر اور استدراج کہتے ہین آور جو چیز کہ سحر سے یا طلسمات
سے ظاہر ہووے اُسے خرق عادت نہین کہتے ہین آور انبیا علی
نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام سے آگے نبی ہونیکے ظاہر ہووے اُسے ارہاص
کہتے ہین جو کہ معجزہ سے انکار کیا اُس سے اللہ تعالےٰ بیزار ہوا آور
جو کرامت کا انکار کیا وہ راہ صواب کو چھوڑا اور راہِ خطا اختیار کیا

فصل۔ بیچ بیان امام کے۔ جان کہ تابعداری امام اپنے کی بیچ
ہر زمانے کے اُوپر خلق اللہ کے لازم ہے۔ آمام وہ ہے کہ جو مرد مومن
اور عاقل ہووے آور بالغ ہووے آور آزاد ہووے آور ساتھ زہد
وتقوے کے معمور ہووے آور اکثر احکام شریعت پر قادر ہووے
صاحب عدل ہووے آور صاحب سیاست ہووے آور اوپر
امامت اُسکے چالیس آدمی پرہیزگار متفق ہو کر بیعت کرین آور
گردن اپنی تابعداری مین اُسکے رکھین بس وہ امام برحق ہے
اتفاقاً امام سے کوئی فسق ظاہر ہووے آور زہد مین اُسکے فتور واقع

ہووے مرتبۂ امامت سے معزول نہین ہوتا ہے جان کہ شیعہ
کہتے ہین کہ امام معصوم ہووے اور اہل زمانہ سے افضل ہووے
یہ قول غلط ہے کہ معصوم سوائے پیغمبرون علیہم السلام کے دوسرا
نہین ہے پس جس سے کہ موافق شریعت کے اہل زمانہ کے
کام نکلین وہ قابل امامت کے ہے کیا ضرور کہ اہل زمانہ سے
افضل ہووے اور شیعہ کہتے ہین کہ امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ واسطے خوف دشمنون کے چھپے ہوئے ہین یہ بات شان سے
امام کے دور ہے اور قول شیعون کا غلط ہے جان کہ وقت ظہور
انہون کے اللہ تعالےٰ بنی فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے پیدا
کریگا اور وہ امام برحق ہین اور دشمنان دین پر غالب ہین اور
دوسرے قوم جاہل کہ جنکو غیر مہدی کہتے ہین ایک فقیر کے تئین
جونپور مین امام مہدی سمجھکر مرتبہ کو اُسکے برابر مرتبہ حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہنچا کر ایمان
سے اپنے ہاتھ دہوئے ہین نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد۔

فصل ۸ ۔ بیچ بیان ایمان کے۔ جان کہ ایمان وہ ہے کہ اللہ تعالےٰ
کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی رسالت
دل سے یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بعد اُسکے جو چیزین

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے سے
خلق اللہ کو پہنچائے ہیں اور آپ فرمائے ہیں اُسے دل سے
یقین جاننا اور زبان سے اقرار کرنا بس ایمان جب یقین دل
ہوا وہ کسی چیز سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے لیکن عمل صالح
سے زیب وزینت اور خوبصورتی پیدا کرتا ہے کوئی ایمان
سے سوال کرے اور پوچھے کہ تم مسلمان ہو جواب دینا الحمد للہ
کہ ہم مسلمان ہیں یقیناً نہ آنکہ انشاء اللہ تعالے بولنا۔

فصل ۱۹ ۔ بیچ بیان اعتقاد متفرقہ کے۔ جان کہ کرامات اولیا
رحمۃ اللہ تعالے علیہم کے بیچ دنیا کے حق ہیں یعنی دوستان الٰہی
جل جلالہ سے خرق عادات ہوتے ہیں ایمان لے آ اور یقین
جان کہ اللہ تعالے دعا اپنے بندوں کی قبول کرتا ہے اور حاجتیں
اُنہون کی دنیوی اور اخروی برلاتا ہے لیکن بدلہ کافرون
کی دعا کا دنیا مین ہے نہ آخرت مین جان کہ دعا سے اور
خیرات سے اور پڑہنے سے کلام شریف کے اور درود شریف
کے بخشنے سے مُردون کو ثواب اور فائدہ پہنچتا ہے اور ارواح
اُنکے خوش ہوتے ہین اور دعا دیتے ہین اور مدد کرتے ہین
اور عنایت اللہ تعالے کی یہ ہے کہ ثواب بخشنے والے کا کم نہ

کرکر مُردے کو پہنچاتا ہے پس جنہون کو چاہے بخشے سبکو اللہ کی
ثواب برابر پہونچاتا ہے جان کہ بعضے جائے جنگل مین یا دریا مین
یا پہاڑون مین کہ دعوت اسلام نہین پہونچی ہے وہان کے لوگ
جو صاحب عقل ہین یعنی دیوانے نہین ہین اُن لوگون کو زمین
و آسمان کی دلیل سے اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا سوال کیے جائینگا
اور کوئی عذر آڑے نہین آئیگا اور یقین جان کہ نکاح مُتعہ حرام
ہے بیچ حرمت اسکے کچھ شبہ نہین ہے جان کہ مذہب اہل سنت
و جماعت مین نماز پیچھے ہر مسلمان کے جائز ہے نیک افعال ہو خواہ
بدافعال امام معصوم واسطے امامت کے شرط نہین ہے اور جان
کہ بندہ بالغ اور عاقل ہرچند ساتہ پرہیزگاری کے کامل ہووے
اور کسب و ریاضت سے یا بغیر اُسکے مرتبہ کمال کو پہنچے اور انتہائے
فقیری حاصل کرے یعنی ولی اور غوث اور قطب اور محبوب ہووے
تکالیف شرعی سے بیفکر نہین ہونیکا یعنی نماز روزہ حج زکوٰۃ
امر ونہی اُس سے ساقط نہین ہونے کی اور مجتہدان دین کی
اطاعت سے گردن نہین پھرنے کی امام اعظم امام شافعی امام مالک
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم یہ چارون تمام دین کے
ہین اور مذہب انھون کے برحق ہین اور اختلاف انھونکا واسطے

مسلمانون کے رحمت ہے تقلید کرنے والون مین سے کسی نے انکار
کیا وہ مذہب اہل سنت وجماعت سے باہر ہوا جان کہ اللہ تعالےٰ
بارادہ قدرت سے بندون کو تکلیف نہین دیتا ہے اور موافق
قدرت اُنہون کے امر ونہی فرمایا ہے جان کہ کسی نے نیت کیا
کہ بعد ہفتہ یا مہینہ کے یا اور کوئی مدت مقرر کیا کہ اسلام سے پھر جاکر
یہودی یا نصاری ہو جاؤنگا پس اُسیوقت دائرہ اسلام سے باہر
ہو کر کافرون مین داخل ہوا نعوذ باللہ منہا ایمان لے آ اور یقین جان
کہ بہشت و دوزخ دونون حق ہین واسطے سزا اور جزا اہل دنیا کے
طیار کیئے گئے ہین اور فے الحال موجود ہین لیکن بیچ مکانیت اُنہونکے
اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ دوزخ نیچے زمین کے ہے اور بہشت
اوپر آسمان اول کے یا اوپر آسمان چہارم کے یا اوپر آسمان ہفتم
کے نیچے عرش کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ بھی آسمان پر
ہے اور بعضے کہتے ہین کہ جاے اُن دونون کی اللہ تعالیٰ کو معلوم
ہے لیکن بہر تقدیر موجود ہین اور بیچ موجودیت اُنہون کے شبہہ
نہین ہے جان کہ بعد طلاق دینے یا مرنے بیٹے کے جیسا کہ عورت
اُسکی حرام ہے ایام جاہلیت مین ویسا عورت بیٹے پالے ہوئے
کی حرام جانتے تھے اللہ تعالےٰ نے واسطے اُٹھانے اِس رسم کے

بی بی زینب کے تئین جو عورت زید کی تھی اور زید پالے ہوے فرزند
پیغمبر خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے تہے یہانتک کہ اُنکو زید بن
محمد پکارتے تہے بعد طلاق دینے زید کے نکاح اُنکا پیغمبر صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وسلم سے اوپر آسمان کے کیا اور جبرئیل علیہ السلام کو شاہد
رکھا جان کہ مفتریان سُست مذہب کہتے ہین کہ جب نظر رغبت پیغمبر
صلّی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اوپر زینب کے پڑی زید سے
طلاق ہوئی اسی طور سے کہ نظر مبارک جس عورت پے پڑتی تہی اور
شوہر اُسکے حرام ہوتی تہی یہ افترا محض ہے اوپر اِسکے اعتقاد نچاہیے
کرنا اور ایمان کو ہاتہ سے نہ کھونا جان کہ جو لڑکی یا لڑکے کافرون
کے مرتے ہین بعضے علما فرماتے ہین کہ بیچ بہشت کے خدمت مین
مسلمانون کے رہین گے اور بعضے فرماتے ہین کہ ساتہ ماں اور باپ
اپنے بیچ دوزخ کے رہین گے لیکن قوت قول اوّل کو ہے یقین جان
کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے مسح موزیکا بیچ سفر کے تین دن
اور تین رات ہین اور بیچ حضر کے یعنی بیچ گہر کے ایک دن اور
ایک رات ہے جان کہ جسکی زندگی تمام ہوتی ہے اللہ تعالی بیماری
وغیرہ کا سرانجام کرتا ہے اور مارتا ہے اُنہین سرانجام مین ایک
قتل ہے کہ سواے موت آنے کے کوئی کسیکو قتل نہین کرتا ہے

تعظیم دونون قبلون کی کرنا ایک بیت المقدس کہ قبلہ تمام انبیائون
ما تقدم کا ہے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام دوسرا کعبۃ اللہ
کہ قبلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا
ہے نماز اوپر ہر جنازے کی پڑہنا صالح نیک کردار ہو یا گنہگار
بد اطوار جان کہ ایمان درمیان مین خوف ورجا کے ہے
یعنی اللہ تعالے کے غضب سے ڈرتے رہنا رحم و کرم سے
اُسکے اُمید وار ہونا نہ آنکہ ایک طرف ہو جانا اور جان کہ خلافت
سیّد المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کی تیس برس تہی
اور وہ تیس برس حضرت امام حسن رضے اللہ تعالے عنہ کے
وقت مین تمام ہوے بعد تیس برس کے بادشاہت اور امارت
تہی جان کہ مجتہد سے بیچ امور اجتہاد اُسکے کبہی صواب ہوتا ہی
اور کبہی خطا لیکن اللہ تعالے خطا پر ایک ثواب اور صواب پر
دو ثواب بعضے کہتے ہین کہ دس ثواب عطا فرماتا ہے جانکہ کوئی
کام اللہ تعالے پر واجب ولازم نہین ہے لیکن تمام وعدہ
اور وعید اُسکے حق ہین اور ایمان مقلد کا معتبر ہے بیچ مسلمانی اُسکی
کچہہ شبہہ نہین ہے اور ایمان وقت یاس مین مقبول نہین ہے
یعنی وقت نظر آنے عذاب آخرت کے ایمان لانا قبول نہین

ہے کوئی نشہ ہین ہو کافر نکہنا اگرچہ اُس سے کلام کفر صادر ہووے
اور حقیقت ہر شی کی ثابت ہے اور یقین جیسا کہ آگ کی حقیقت گرم
ہے اور جلا دیتا ہے اور پانی کی حقیقت سرد ہے اور ڈبا دیتا ہے یہ
حقیقت نہ وہم سے کم ہوتی ہے اور نہ خیال سے نہ اعتقاد سے بدلتی
ہے جیسا کہ آگ کو سرد تصور کرنے سے سرد نہین ہوتی ہے اور
جلانا موقوف نہین کرتی ہے اسیطور سے ہر ایک چیز کی حقیقت
حق ہے جان کہ کوئی زاہد صالح متقی کے تئین یقیناً بہشتی نہ جاننا
اور کوئی گنہگار بدبخت کے تئین یقیناً دوزخی نہ کہنا واسطے مبہم
ہونے خاتمہ کے اور نہ معلوم ہونے تقدیر کے جان کہ تمام چیزین کہ
اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے وہ تمام رزق ہے لیکن بعضون کو حلال
کیا ہے اور بعضون کو حرام کیا حلال سے راضی ہے اور حرام سے
راضی نہین ہے نہ آنکہ حلال رزق ہے اور حرام رزق نہین ہے
یقین جان کہ اللہ تعالی کی ذات اور صفات کے سوائے سب چیزین
حادث اور مخلوق ہین یعنی نئی پیدا کئے گئے ہین قدیم نہین ہین آخر
سب فنا ہووینگے نیک وہ چیز ہے جسے شرع نے نیک کہی اور بد
وہ چیز ہے جسے شرع نے بد بولی یہان رسم اور عقل کا دخل نہین ہے
اہل قبلہ کے تئین کافر نہ بولنا یعنی جو لوگ کہ منھ طرف قبلہ کے کرکے

نماز پڑہتے ہین اگر اُنسے فروع دین مین خطا واقع ہووے طلاق کفر کا نہ کرنا۔

فصل ۲۰ بیچ بیان گناہ صغیرہ اور کبیرہ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ آدمی بسبب گناہ کبیرہ کے یا صغیرہ کے کافر نہین ہوتا ہے لیکن لایق عذاب کے ہوتا ہے پس اللہ تعالے مختار ہے توبہ کرنے سے بخشے یا بغیر توبہ کے بخشے یا موافق اُن دونون کے عذاب کرے جان کہ سواے کافرون کے اور مشرکون کے بیچ دوزخ کے کوئی ہمیشہ نہین رہنے کا اور کسی طور سے اِنکو نجات دوزخ سے نہین ہونے کی اور گنہگار مسلمان بیچ دوزخ کے موافق گنہ کے عذاب دیکہکر وہان سے نکلکر بیچ بہشت کے داخل ہوگا اور ہمیشہ بیچ اسکے رہیگا لازم ہے ہر مسلمان کو گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے بچے اور نہایت پرہیز کرے۔ گناہ کبیرہ یہ ہین اللہ تعالی کی رحمت سے نا اُمّید ہونا اور غضب سے اُسکے بیفکر ہونا۔ عورت پرہیزگار کو تہمت زنا کی کرنا۔ جہوٹی قسم کہانا۔ اور سواے خدا کے دوسرے کی قسم کہانا۔ شہادت جہوٹی بہرنا۔ سچی شہادت چہپانا۔ کسی پر جادو کرنا۔ یا جادو کروانا۔ یتیم کا مال کہانا۔ سود کہانا۔ سود دی پیسہ

لینا۔ شراب پینا۔ تمام نشہ کی چیزین کرنا۔ چوری کرنا۔ خون ناحق کرنا۔ پرائی عورت سے زنا کرنا۔ لڑکے سے برا کام کرنا۔ لڑائی سے کافرون کی بھاگنا اگرچہ مسلمانون سے دو چند ہووین۔ مان باپ کو ایذا دینا۔ بیچ حرم مکہ کے جو چیزان کہ منع ہین کرنا۔ گوشت سور کا کھانا۔ جھوٹ بولنا۔ روزے ماہ رمضان کے بغیر عذر شرعی کے کھانا۔ نماز نہ کرنا۔ نماز بیوقت پڑھنا۔ زکوٰۃ مال کی ندینا۔ بھائی بہن اور جو اہل قرابت ہین اپنے بغیر عذر شرعی کے قرابت ترک کرنا۔ مسلمانون سے ناحق جنگ کرنا۔ صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کی شان مین بد بولنا۔ رشوت کھانا۔ چغلی نزدیک بادشاہ اور امیر کے کھانا۔ باوجود قدرت کے امر معروف نہی منکر نہ کرنا۔ جاندار کو آگ مین جلانا۔ عورت بیفرمانی مرد کی کرنا مرد اوپر عورت کے ظلم کرنا۔ بیچ ماپ کے اور تول کے کمی کرنا درمیان مین مرد اور عورت کے جدائی اور لڑائی ڈالنا۔ علماء دین کی اہانت کرنا کسی پر ظلم کرنا۔ کسیکو پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ کسی کے حق مین گمان بد کرنا۔ آپنے تئین غیرون سے اچھا جاننا۔ کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا۔ غیر عورت کو

نظرِ بد سے دیکھنا۔ امانت میں خیانت کرنا۔ قصداً خدائتعالے کا
فرض ترک کرنا۔ قرآن شریف پڑھکے بھول جانا۔ بتون کے نام کا
کھانا کھانا۔ تہوار میں کافرون کے اور جترا میں بتون کے جانا
سواے خدائتعالے کے دوسرے کو سجدہ کرنا۔ قرآن شریف کی
مجلس میں دوسرے کام میں مشغول ہونا۔ جماعت ہمیشہ ترک
کرنا۔ مسلمانون کو کافر کہنا۔ گلہ کسی کا سُننا۔ ظالمون کی خوشامد
کرنا۔ قضیہ ناحق پر فیصلہ کرنا۔ مول چکا کر زبردستی کم دینا۔ جورو
باندی سے حیض و نفاس کی حالت میں صحبت کرنا۔ اناج کی گرانی
سے خوش ہونا۔ نامحرم عورت کے پاس اکیلے بیٹھنا۔ جانورون
سے جماع کرنا۔ رسم کافرون کی پسند کرنا۔ نجومی اور برہمن کی
باتون کو سچا جاننا۔ دعوے اپنی عبادت یا تقوے کا کرنا۔ مردے
پر پیٹنا پکار کے رونا۔ کھانے کو برا کہنا۔ ناچ دیکھنا۔ راگ باجون
سے سُننا۔ عبادت لوگون کے بتانے کو کرنا۔ بے اجازت گھر مین
کسی کے چلے جانا۔ کسیکو مسخرگی سے بیحرمت کرنا۔ شطرنج اور چوسر
اور جوا کھیلنا۔ دو طرف سے شرط باندھنا۔ سیندھی شراب بیچنے والا
اور ناچنے گانے والا۔ سود کھانے والا۔ کہ سواے اسکے دوسرا حیلہ
نہین کرتا ہے۔ اسکے گھر کا کھانا کھانا۔ سواے اسکے گناہ کبیرہ

بہت ہین۔ اللہ تعالے سب سے مسلمانون کو بچاوے اور حفاظت مین اپنے رکھے۔ جان کہ سوائے گناہ کبیرہ کے گناہ صغیرہ بے شمار ہین۔ یعنی کبیرہ سے چھوٹے۔ اور جو گناہ صغیرہ ہمیشہ کرے وہ کبیرہ ہوتا ہے۔

فصل ۲۱۔ بیچ بیان افعال و اقوال کے کہ آدمی اُس سے کافر ہوتا ہے یقین جان کہ بندہ مسلمان بعضے کامون سے اور باتون سے کافر ہوتا ہے اور مسلمانی سے باہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالے تمام مسلمانون کو انہون سے بچاوے اور حفاظت مین اپنے رکھے اللہ تعالے کا شریک کرنا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرنا یہانتک کہ چادر مبارک کو آپ کے اہانت سے میلی بولنا۔ موے مبارک کو اہانت سے بال کہنا یا کوئی ایک پیغمبر علی نبینا وعلیہ السلام سے پھر جانا۔ فرشتون سے اللہ تعالے کے عداوت رکھنا۔ کتابون سے اللہ تعالے کے منکر ہونا۔ دن قیامت کے تئین باور نا جاننا اور سوائے اسکے جو باتین کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی پہنچی ہین انکو یقین نا جاننا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہونا اور اسکے خوف سے بیفکر ہونا۔ کلمۂ کفر اعتقاد یا غیر اعتقاد سے بولنا۔ کاہن کی باتون کو جو غیب کی بات بولتے ہین

انکو یقین جاننا۔ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو اُسکے تئیں ہلکا جاننا۔ جو چیزین کہ لایق اللہ تعالےٰ کو نہین ہین اُن چیزون سے تعریف کرنا۔ اور اللہ تعالےٰ کے نام کی مسخرگی کرنا۔ یا امر و نہی کو اُسکے مسخرگی کرنا۔ وعدہ اور وعید سے اللہ تعالےٰ کے منکر ہونا۔ نجومی کی باتون کو یقین جاننا۔ اور غیب کی باتین کرنا۔ کہ علم غیب سوا اللہ تعالےٰ کے دوسرے کو نہین ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنی عنایت سے نبیؐ کو وحی سے۔ اور ولی کو الہام سے علم غیب عنایت فرماتا ہے۔ سواے اِنکے دوسرے کو لازم نہین ہے کہ باتین غیب کی بولے۔ اور شرع نے جسے حلال کہے اُسے حرام جاننا۔ اور جسے حرام بولی اُسے حلال جاننا۔ اور کسی حرام چیز کی آرزو کرنا کہ کاشکے حلال ہوتی۔ یا حلال چیز کی آرزو کرنا کہ کاشکے حرام ہوتی۔ یا کسی سے کفر ثابت ہوا اوپر اُسکے خندہ کرنا یا کسیکو ساتھ کفر کہنے کے رضا دینا۔ اور نماز بغیر طہارت کے پڑھنا۔ یا قصداً قبلہ سے منھہ پھیر کر نماز پڑھنا۔ یا حرام کام کو بسم اللہ سے شروع کرنا یا شریعت کی مسخرگی یا اہانت کرنا۔ جان کہ سواے اِسکے کفر کی باتین بہت ہین کہ بیچ اِس مختصر کے گنجایش نہین ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب سے تصدق سے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ

علیہ وآلہ وسلم کے محفوظ رکھے۔

فصل ۲۲ بیچ بیان کراماً کاتبین کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ کراماً کاتبین دو فرشتے ہین کہ نیکی اور بدی آدمی کی لکھتے ہین۔ نیکی سیدہی طرف کا فرشتہ لکھتا ہے اور بدی باٸین طرف کا فرشتہ لکھتا ہے۔ اور بعضے علما فرماتے ہین کہ دو فرشتے صبح سے شام تک لکھتے ہین اور چلے جاتے ہین۔ اور دوسرے دو شام سے صبح تک لکھتے ہین اور چلے جاتے ہین۔

فصل ۲۳ بیچ بیان ایمان اور اعتقاد مرنے کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالٰے نے جسے پیدا کیا ہے اور روح بدن مین اُسکے ہونکا ہے آدمی ہو یا فرشتہ ہو یا جن ہو یا وحش ہو یا طیور ہو سب کو مرنا ہے اور اِس دنیا سے جانا ہے اور یقین جان کہ بعد مرنے کے قبر مین زندہ ہونا ہے بیچ اُسکے سوال و جواب ہے اور ثواب وعذاب ہے یعنی دو فرشتے ایک کا نام منکر دوسرےکا نام نکیر۔ سیاہ رنگ ازرق چشم۔ سانہ صورت وحشت ناک کے بیچ قبر کے آوینگے اور تین سوال کرینگے۔ ایک مَنْ رَّبُّكَ یعنی کونسا ہے رب تیرا۔ دوسرا مَنْ نَّبِیُّكَ یعنی کونسا ہے نبی تیرا۔ تیسرا مَا دِیْنُكَ یعنی کونسا ہے

دین تیرا پس جو ایمان سے مرا ہے فضل سے اللہ تعالے کے جواب دیگا کہ رب میرا اللہ تعالے ہے اور نبی میرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہین اور دین میرا اسلام ہے۔ بعد اُس جواب باصواب کے وہ فرشتے کہینگے کہ تو مانند دلہن کے خوش اور خرّم سو رہو۔ قبر اُسکی کشادہ ہو ویگی۔ ایک دریچہ بہشت سے کہلیگا۔ اور جو بے ایمان مرا ہے اُس سے جواب نہین بن پڑیگا پس قبر اُسکی تنگی کریگی یہانتک کہ پہلیان اُسکی ادہر سے اُدہر نکلین گی اور گرز آتشین سے مارینگے دریچہ ایک دوزخ سے کہلیگا پس قیامت تک اسیطور سے عذاب رہیگا۔ جان کہ جو گنہگار مومن کہ بیچ دن جمعہ کے یا رات جمعہ کے دفن ہو ویگا قیامت تک اُسی عذاب قبر نہین ہونیکا۔ جان کہ سؤال وجواب ثواب وعذاب منحصر قبر مین نہین ہے۔ کسیکو شیر کہا وے۔ یا جلجا وے۔ یا ڈوب جاوے قدرت سے اللہ تعالے کے سب جاے سوال وجواب ثواب وعذاب ہے

فصل ۲۴ بیچ بیان نشانیان قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ دن قیامت کا آنیوالا ہے۔ یعنی جو ذی روح کہ دنیا مین مرے ہین اُسدن سب زندہ ہو وینگے اور اپنے اپنے جسم سے اُٹھینگے کسی نے قیامت سے انکار کیا وہ کافر ہوا۔ اور جو نشانیان قیامت کی

کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے ہین وہ تمام حق ہین کہ اُسمین بال برابر شبہہ نہین ہے۔ ایک نشانی پیدا ہونا امام مہدی رضے اللہ تعالے عنہ کا ہے اور وہ امام اولاد سے سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضے اللہ تعالے عنہا کے ہوونگے اور نام آپکا محمدؐ اور نام باپ کا عبداللہ ہوویگا۔ بلند بینی کشادہ پیشانی۔ ہوونگے ابر سر پر سایہ کریگا فرشتہ ابر مین سے پکاریگا۔ یہ مہدی ولی اللہ ہین۔ امام آخر الزمان ہین۔ اطاعت اُنہون کی کرو۔ جہان کو ظلم سے پاک کرینگے۔ بچھونا عدل و انصاف کا بچھا دینگے۔ مسلمانون کو نعمت ظاہری اور باطنی سے سرفراز فرمادین گے۔ اور باغ دین کو تروتازہ کرینگے۔ دوسری نشانی قیامت کی ظاہر ہونا دجال کا ہے اور وہ دجال بنی آدم سے ہے جزیرہ دریا مین قید ہے اور کافرون سے ہے۔ یہانتک کہ دعوے خدائیکا کریگا۔ پیشانی مین اُسکے۔ کاف۔ فے۔ رے۔ لکھا ہوگا ایک آنکھ مین انگور کے مانند اونچا ہوگا۔ دوسری آنکھ سے دیکھیگا۔ واسطے آزمایش خلق اللہ کے اللہ تعالے اُسکے تئین استدراج دیگا۔ یعنی قدرت بڑی عنایت فرماویگا۔ بسبب اُس قدرت کے خلق اللہ کو گمراہ کریگا۔ آگے نکلنے اُسکے تین برس کی

نشانی قیامت کی [1]

نشانی قیامت کی [2]

بارش کی ہو گی۔ قحط پڑیگا۔ جب باہر آویگا کہیگا۔ کہ مین خدا ہون۔
پس جو شہر والے یا گانون والے اقرار اُس کمبخت کی خدائیگا کرینگے
اور خدائے بیچون سے پھرینگے۔ اُس شہر پر اور گانون پر کہیگا۔ کہ
پانی برسو۔ پانی برسیگا۔ زمین کو کہیگا کہ نعمتان اپنے باہر لا۔ زمین
طرح طرح کے میوے باہر لائیگی۔ گائے بکریان کو کہیگا کہ دُودہ
زیادہ دیو وہ دودہ زیادہ دیوینگے۔ اور جو شہر والے یا گانون
والے کہین گے کہ تو دجال ہے کہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وسلم نے تیرے سے خبر فرمائے تہے تو وہی شیطان ہے
ہمارا اللہ وحدہ لا شریک ہے۔ اور نبی ہمارے حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ پس اُس شہر پر
اور گانون پر کہ جسمین دوستان آلٰہی ہوونیگے کہیگا پانی نہ برسے
پانی نہ برسیگا۔ قحط زیادہ ہوگا۔ وہان کی زمین کو کہیگا کہ نعمتین اپنی
باہر مت لا زمین میوے نہین دینے کی۔ اور گائے بہینس کو کہیگا
کہ دُودہ مت دیو۔ دُودہ نہین دینے کے۔ چند روز کی تکلیف
اُنہو نیر ہووے گی آخرت مین جزا اُسکی بہت سی ملیگی۔ اور کہیگا
کہ تمہارے مان اور باپ جو مر گئے ہین زندہ ہو کر میری خدائیگا اقرار
کرین۔ جب تم یقین کروگے۔ بس اُسیوقت شیاطین ساتہ صورت

مان اور باپ اُن لوگون کے ظاہر ہوکر اُسکی خدائیکا اقرار کرینگے
بعضے نادان اِس بات سے دام مین اُسکے آوینگے۔ اور بعضے
ایماندارون کا ایمان قوی ہوگا۔ ایک طرف اُسکے باغ اور پانی
ہوگا۔ اُسے بہشت کہیگا۔ وہ حقیقت مین دوزخ ہے۔ دوسری
طرف آگ ہوگی اُسے دوزخ کہیگا وہ حقیقت مین بہشت ہے
جسنے اُسکی خدائیکا اقرار کیا اُسے اپنی بہشت مین ڈالیگا۔
اور جسنے انکار کیا اُسے اپنی دوزخ مین ڈالیگا۔ اِسیطور سے
تمام جہان چالیس روز مین۔ روایت دوسری مین چالیس
برس مین خراب کریگا۔ لیکن مدینۂ منوّرہ اور کعبۃ اللہ مین
دخل اُسکا نہین ہونیگا۔ اللہ تعالےٰ شر سے اُسکے مسلمانون
کو بچاوے۔ اور حفاظت مین اپنے رکھے۔ تیسری نشانی قیامت
کی اُترنا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا ہے۔ یعنی
بیچ وقت فتنۂ دجّال کے کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مسلمانون کو واسطے مقابلہ اُسکے تیار کرینگے۔ اور مسلمان
مقابلہ سے اُسکے ہراسان ہووینگے۔ اُسی عرصہ مین حضرت
عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام آسمان سے اُترینگے۔ وقت نماز
عصر کا ہوگا۔ پس حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام واسطے تعظیم

نشانی قیامت کی ۳

امتِ محمدؐ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے ایک نماز پیچھے
حضرت امام مہدی رضے اللہ تعالے عنہ کے پڑہینگے اور باقی
نمازان آپ پڑہاوین گے اور مانند مجتہدون کے اوپر شریعت
محمدؐ ہی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے چلین گے اور خلق
اللہ کے تئین اوپر اسیکے بلاوینگے اور داخل ہونے سے امت
مین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے فخر اپنا کرینگے
امام کے تئین اور مسلمانون کے تئین اترنے سے آپ کے بڑا
سرور اور بڑی قوت ہوگی۔ بعد نماز کے نیزہ لیکر واسطے
مقابلہ دجال کے متوجہ ہووینگے۔ جس کافر کو کہ بو آپ کے دم
کی پہنچیگی اسیوقت مرجاویگا۔ اور بو دم کی نظر جہانتک پہنچتی ہے
وہان تک پہنچیگی۔ دجال خوف سے آپ کے لرزان اور ترسان
بہاگیگا۔ اور آپ پیچہا اسکا کرینگے یہانتک کہ نزدیک دروازے
دور انکے کوہ زیتون ہے۔ وہان نیزے سے مارینگے۔ اور وہ
نیزہ خون بہرا ہوا مسلمانون کو بتاوینگے۔ بعد ازان جو مسلمان
کہ ظلم سے اسکے تکلیف پائے تہے انکو نہایت سرفراز فرماوینگے
اور تسلی بخشین گے۔ چوتھی نشانی قیامت کی آنا یاجوج اور ماجوج
کا ہے۔ یعنی حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کے تئین اللہ تعالے

نشانی ۴

حکم فرماویگا کہ تم ساتھ مسلمانون کے کوہ طور مین پوشیدہ ہو کہ ہم
ایک گروہ کو باہر لاتے ہین۔ کسی کے تئین طاقت مقابلہ اُنکی نہین
ہے۔ اُسیوقت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام ساتھ مسلمانون
کے کوہ طور مین پوشیدہ ہو وینگے۔ پس سدّ سکندری ٹکڑے ٹکڑے
ہوگا۔ وہان سے یاجوج اور ماجوج باہر آوینگے۔ وہ بنی آدم ہین
اور کافر ہین۔ قد یاجوج کا ایک بالشت۔ اور ماجوج کا ساٹھہ گز کا
اونچا ہوگا۔ تمام جہان خراب کرین گے۔ یہانتک کہ جو چیز سامنے
آویگی۔ آدمی۔ بیل۔ گدہا۔ گھوڑا۔ چرند۔ پرند۔ جہاڑ۔ پہاڑ۔ سب
کہا جاوینگے۔ پانی دریا کا پی جاوینگے۔ خلق اللہ کو مارینگے۔ اور
عمارتان گراوینگے۔ یہانتک کہ بیت المقدس تک پہونچین گے
آپس مین کہین گے کہ اہل زمین کو مارے اب اہل آسمان کو مارینگے
پس تیران طرف آسمان کے روانہ کرینگے۔ اُن تیرون کو اللہ تعالے
خون آلودہ کریگا۔ بہت خوش ہووینگے کہ اہل آسمان کو مارے
حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور مسلمان کہانے پینے سے عاجز
ہو کر دعا کرینگے۔ اللہ تعالے ایک پہوڑا گردن مین اُنہون کے
نکالیگا تمامون کے تئین دفعۃً ماریگا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
کوہ طور سے نیچے آوینگے۔ ایک بالشت زمین گندگی سے اُنہونکے

خالی نہین رہنے کی کہ مسلمان کہڑے رہین۔ پہر دعا کرینگے۔ جانور بڑے بڑے اللہ تعالے بہیجوا آئیگا ایک ایک کو پکڑ کر دریا کے کنارے آفتاب نکلنے کی جاے پر ڈالین گے۔ بعدہٗ پانی بہت برسیگا۔ زمین پاک ہوگی خلق اللہ جہان کی پانچ برس تک تیر و کمان اُنکے جلاوینگے۔ بعد اسکے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بیاہ کر کے رہینگے۔ خلق اللہ کو دین محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم پر بلاوینگے۔ عدل اور انصاف بیشمار فرماوینگے۔ دنیا مین برکت زیادہ ہوگی زمین نعمتان اپنی باہر لاویگی۔ سواے دین محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے کوئی ملت نہین رہنے کی تمام مسلمان اور خلق اللہ جہان کے خوش و خرم اور بآرام رہین گے بعد سات برس کے بعضی روایت مین بعد چالیس برس کے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام انتقال فرماوینگے اور روضۂ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم مین دفن ہووینگے۔ پانچوین نشانی قیامت کی نکلنا دابۃ الارض کا ہے۔ وہ دابۃ الارض جانور ہے۔ چہرہ اُسکا مانند چہرۂ آدمی کے ہوگا۔ اور دو بازو پر دو پر ہووینگے۔ سر مانند سر مچہلی کے اور کان مانند کان ہاتہی کے۔ اور سینہ گردن مانند گردن اونٹ کے۔ دُم مانند دُم بکری کے۔ رنگ مانند رنگ چیتے کے

نشان ۵

ہوگا۔ قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ اور ایک روایت مین آسمان تک پہنچیگا
جان کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بیچ طواف کعبہ کر ڈھونڈیگر
زمین نیچے پانون کے ہلے گی صحن مسجد حرام کا ٹکڑے ٹکڑے ہوگا
دآبۃ الارض قریب رکن کے نکلنا شروع کریگا۔ تین دن تک
نکلتے رہیگا۔ جب باہر آویگا زبان عربی فصیح باتین کہیگا۔ چار طرف
منھ پھراکر کہیگا۔ تمام دین باطل ہین مگر دین اسلام۔ آسمان تک
آواز اُسکا پہنچیگا عصا حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا۔ اور انگوٹھی
حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کی نزدیک اُسکے ہوگی جسکی
پیشانی پر کہ عصا اور مہر رکھیگا بیچ پیشانی مسلمان کے نقطہ سفید ظاہر
ہوگا۔ منھ اُسکا مانند ستارے کے روشن ہوگا۔ اور نقش انگوٹھی کا اُٹھیگا
اِنَّہٗ مُؤْمِنٌ یعنی تحقیق وہ مسلمان ہے۔ بیچ پیشانی کافر کے
کالا نقطہ پیدا ہوگا۔ منھ اُسکا مانند دیگ کے کالا ہوگا نقش انگوٹھی
کا اُٹھیگا۔ اِنَّہٗ کَافِرٌ یعنی تحقیق وہ کافر ہے۔ بعد اُسکے مسلمان
کو کہیگا اَنْتَ مُؤْمِنٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی تو مسلمان ہے
اہل جنت سے۔ اور کافر کو کہیگا اَنْتَ کَافِرٌ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ
یعنی تو کافر ہے اہل دوزخ سے۔ چھٹی نشانی قیامت کی نکلنا آفتاب
کا ہے مغرب سے وہ رات بڑی دراز ہوگی۔ صبح کو آفتاب ردکا پلٹتا

نشانی قیامت کی ۶

ہوا مغرب سے نکلکر یا وٓ آسمان تک پہنچیگا۔ بعد اُسکے اُسیطرف ڈوبیگا پہر موافق معمول کے مشرق سے نکلا کریگا۔ جان کہ دروازہ توبہ کا اُسدن سے بند ہوگا یعنی توبہ کافرون کی کفر سے۔ اور منافقون کی نفاق سے قبول نہین ہونے کی۔ اور توبہ مسلمانون کی گناہون سے قبول ہوگی۔ اُسدن آدہے آدمی اور آدہے جن پری ہول سے مرجیگے ساتوین نشانی قیامت کی۔ پیدا ہونا دُہونیکا ہے وہ مشرق سے مغرب تک بہرجائیگا۔ مسلمانون کو اُس سے زکام پیدا ہوگا۔ اور کافرون کو حالت نشہ ظاہر ہوگی۔ کافرون کی ناک سے اور کانون سے اور پیچہے سے نکلیگا۔ آٹہوین نشانی قیامت کی نکلنا آگ کا ہے۔ وہ مشرق سے یا عدن سے نکلکر مغرب تک چلی جاویگی۔ نوین نشانی قیامت کی خسف ایک بیچ مغرب کے ہے یعنی طرف مغرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔ دسوین نشانی قیامت کی خسف ایک بیچ مشرق کے ہے یعنی طرف مشرق کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا گیارہوین نشانی قیامت کی خسف ایک بیچ جزیرہ عرب کے ہے۔ یعنی بیچ ملک عرب کے ایک ٹکڑا زمین کا غارت ہوگا۔

فصل ۵ بیچ بیان دن قیامت کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ بعد ظاہر ہونے یہ نشانیون کے۔ اور بعد وفات حضرت عیسیٰ علی

نبینا وعلیہ السلام کے ہوا مشک سے زیادہ خوشبو　طرف یمن
کے چلیگی ۔ تمام مسلمان نہایت فرحت اور خوشبوئی سے جان دینگے
بدترین آدمی کافران اور فاسقان رہینگے مانند حیوانون کے رستے
بازارمین جفتی کرینگے اور گناہون مین نہایت ڈوبین گے یہانتک
کہ کوئی نام اللہ تعالے کا نہین لینے کا ۔ اُسوقت اللہ تعالی حضرت
اسرافیل علی نبینا وعلیہ السلام کو حکم صُور پھوکنے کا فرماویگا ۔ بمجرد صور
پھوکنے کے دِن قیامت کا قایم ہوگا ۔ تمام مخلوق جہان کے مرینگے
جہاڑ پہاڑ اور مکانات مانند روئی کے اُڑین گے آسمان ٹکڑے ٹکڑے
ہووینگے ۔ زمین خراب ہوگی ۔ آفتاب اور ماہتاب اور تارے
کالے ہوکر گرینگے بہشت دوزخ لوح وقلم اور کرسی اور فرشتے فنا
ہووینگے ۔ اُس صور سے کوئی جاندار باقی نہین رہنے کا مگر اللہ تعالے
جسے چاہے وہ نہین مریگا ۔ چالیس برس تک فنا رہین گے اللہ تعالی
فرماویگا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ یعنی واسطے کسکے ہے ملک آج کے
دِن پھر آپ ہی فرماویگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یعنی واسطے اللہ
تعالےٰ کے ہے ایسا اللہ کہ واحد ہے اور قہار ہے ۔

فصل ۔ بیچ بیان اُٹھنے خلق اللہ کے بیچ دن قیامت کے
جان کہ اللہ جلّ جلالہٗ بہشت ۔ اور دوزخ ۔ عرش وکرسی لوح اور قلم

آسمان زمین ۔ جبرئیل ۔ میکائیل ۔ اسرافیل ۔ عزرائیل علیہم السلام
اور حاملانِ عرش اِن تمامون کے تیئن بمجرد فنا کرنے کے پیدا کریگا
بعد چالیس برس کے اسرافیل علی نبینا و علیہ السلام کے تئین حکم دوسرا
صور پھونکنے کا فرماویگا ۔ تمام قالب تیار ہو وینگے ۔ پھر اسرافیل
علی نبینا و علیہ السلام دوسرا صور پھونکینگے ۔ اَرواحین صور سے
نکل کر اپنے اپنے قالب مین داخل ہو وینگے ۔ تمام قالب زندہ
ہوکر اُٹھ کھڑے رہین گے ۔ جان کہ کسی کو شیر کہاوے یا کوئی
جلجاوے یا کوئی ڈوب جاوے یا کوئی اعضا کٹ کر بدن سے
گرجاوے قدرت سے اللہ تعالےٰ کے تمام تیار ہو کر انسان اور
جنات تمام مخلوقات کہ پیدا ہوئے تہے آپنے اپنے جسم سے
اُسدن اُٹھین گے اور میدانِ حشر مین حاضر ہو وینگے ۔ بعد اُسکے
پھرنا نہین ہے جان کہ سواے آدمی اور جنات کے تمام چرندے
اور پرندے کہ ایک دوسرے پر ظلم کئے ہین بدلا اُسکا اللہ تعالےٰ
دِلوا کر سب کو معدوم اور ناچیز کریگا مگر وہ جانور کہ ذبح ہوئے ہین
اُنکے تئین مٹی جنت کی بناویگا ۔ اور آفتاب سوا نیزے پر آئیگا
زمین تانبے کی ہوگی ایسی برابر کہ انڈا مرغی کا مشرق مین رہین
مغرب سے دکھے گا ۔ تمام آدمی موافق اعمال اپنے کوئی شخص ٹک

آسمان زمین ـ جبرئیل ـ میکائیل ـ اسرافیل ـ عزرائیل علیہم السلام
اور حاملان عرش اِن تمامون کے تئین بمجرد فنا کرنے کے پیدا کریگا
بعد چالیس برس کے اسرافیل علی نبینا وعلیہ السلام کے تئین حکم دوسرا
صور پہونکنے کا فرماویگا ـ تمام قالب تیار ہو وینگے ـ پہر اسرافیل
علی نبینا وعلیہ السلام دوسرا صور پہونکین گے ـ اروا حین صور سے
نکل کر اپنے اپنے قالب مین داخل ہو وینگے ـ تمام قالب زندہ
ہو کر اُٹھ کہڑے رہین گے ـ جان کہ کسی کو شیر کہاوے یا کوئی
جلجاوے یا کوئی ڈوب جاوے یا کوئی اعضا کٹ کر بدن سے
گر جاوے قدرت سے اللہ تعالےٰ کے تمام تیار ہو کر انسان اور
جنات تمام مخلوقات کہ پیدا ہوئے تہے آپنے اپنے جسم سے
اُسدن اُٹہین گے اور میدانِ حشر مین حاضر ہو وینگے ـ بعد اُسکے
پہرنا نہین ہے جان کہ سوائے آدمی اور جنات کے تمام چرندے
اور پرندے کہ ایک دوسرے پر ظلم کیئے ہین بدلا اُسکا اللہ تعالےٰ
دلواکر سب کو معدوم اور ناچیز کریگا مگر وہ جانور کہ ذبح ہوے ہین
اُنکے تئین مٹی جنت کی بناویگا ـ اور آفتاب سوا نیزے پر آئیگا
زمین تانبے کی ہوگی ایسی برابر کہ انڈا مرغی کا مشرق مین رہین
مغرب سے دِکہے گا ـ تمام آدمی موافق اعمال اپنے کوئی ٹخنو تک

آور کوئی جاے مصیبت کی۔ اور محنت کی۔ آور عذاب کی نہین
ہے کہ بغیر شفاعت حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ
وسلم کے نجات ہووے سب جاے شفاعت آپ کی درکار
ہے۔ پس دن قیامت کے تمام آدمی کھڑے رہنے سے عرصات
کے اور گرمی سے آفتاب کے نہایت حیران اور پریشان ہوکر
واسطے شفاعت کے طرف آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے جاوینگے
اور ساتہ عاجزی کے عرض کرینگے کہ اللہ تعالے نے آپ کو اپنے
ید قدرت سے بنایا ہے۔ باپ ہمارا کیا ہے خلیفہ اپنا گردانا ہے
اور تمام ملایک سے سجدہ کروایا ہے۔ آپ جناب باری مین
عرض کرکر اس مصیبت سے نجات دلواؤ۔ حضرت آدم علی نبینا
وعلیہ السلام فرماوینگے اللہ تعالی آج بڑے جلال مین اور غضب
مین ہے کبھی نہ ہوا تہا نہ آگے ہوگا۔ مین نہایت شرمندہ ہون
میرے تیئن گیہون کہانے سے منع فرمایا تہا۔ اور مین نے
اُسکے تیئن کہایا۔ یہ کام بڑا میرے سے نہین ہونیکا۔ تم طرف
نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے جاؤ۔ تمام خلق اللہ حضرت نوح
علی نبینا وعلیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے آپ نبی اللہ
ہو ہمارے تیئن اس عذاب سے خلاصی دلواؤ۔ آپ فرماوینگے

یہ کام عظیم الشان میرے سے نہیں ہونیکا میں وقت طوفان کے واسطے بیٹے اپنے کے دعا کیا میرا بیٹا کافر تھا۔ وہ دُعا خلاف مرضی اللہ جل جلالہ کے تھی۔ تم طرف ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے جاؤ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے آپ کے تئیں اللہ تعالےٰ نے دوست اپنا بنایا ہے۔ آپ جناب باری میں ہماری شفاعت کرو۔ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام فرماوینگے میرے سے دنیا میں تین کام ہوئے کہ میں اُس سے شرمندہ ہوں۔ اول یہ کام کہ تمام کافران واسطے جترا کے باہر شہر کے چلے۔ میرے تئیں ساتھ اپنے بلائے۔ مینے بیماری کا عذر کیا۔ حقیقت میں بیمار نہیں تھا۔ اور دوسرا کام یہ کہ جب وہ چلے گئے میں تبخانہ میں جا کر کلہاڑی سے تمام بتوں کی ناک کان توڑ کر کلہاڑی بڑے بت کے کاندہے پر رکہا۔ جب باہر سے آئے بتوں کو دیکھکر غمگین ہوئے۔ آپسمیں کہے کہ یہ کام ابراہیم کا ہے کہ وہ اُنہوں کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ اور گالیاں دیتے تھے۔ بس وہاں سے میرے گہر کو آئے۔ کہے کہ تمنے ہمارے خداؤں کو توڑے ہیں مین جواب دیا کہ یہ کام بڑا اِنہوں کا کیا۔ دیکھو کلہاڑی اُس کے کاندہے پر ہے۔ حقیقۃً توڑا مین تھا اور بڑا تماموں کا مین تھا

ظاہراً اُسکا نام لیا۔ تیسرا کام یہ ہے کہ ایک بادشاہ ستمگر عورتونکو ظلم سے پکڑتا تہا۔ بی بی سارا جو عورت میری تہی چچیری بہن میری تہی۔ جب لوگ اُس ظالم کے پکڑنے آئے کہا مین کہ یہ بہن میری ہے۔ مین اِن تینون کامون سے نہایت شرمندہ ہون۔ کام شفاعت کا موسیٰ سے ہوگا۔ سب نزدیک موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے آوینگے اور عرض کرینگے آپ کلیم اللہ ہو۔ اور رسول اُولوالعزم ہو۔ ہماری شفاعت کرو۔ اس مصیبت سے خلاصی بخشواؤ۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام فرماوینگے۔ کہ مینے ایک قبطی کو مُکّی مارا وہ اُس مُکی سے مرگیا۔ ایسے جلال مین اللہ تعالے ہے۔ کہ کبہی نہین ہوا تہا۔ اور کبہی نہین ہونے کا مجہے اسوقت کلام کرنے کی طاقت نہین ہے۔ تم طرف عیسیٰ علیہ السلام کے جاؤ۔ اور حاجت اپنی عرض کرو۔ وہان سے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے پاس آوینگے اور عرض کرینگے کہ آپ کے تئین اللہ تعالے نے بغیر باپ کے پیدا کیا روح اللہ خطاب فرمایا۔ اور دم سے آپ کے مُردونکو زندہ کروایا۔ آج ہماری مدد کرو اِس دردوغم سے خلاصی بخشواؤ۔ آپ فرماوینگے۔ دنیا مین جب قوم نے میری خدا سے مُنھ پہرے۔ میرے تئین خدا بولے اِس بات سے

مین گلتا ہون۔ مجھے اسوقت دم مارنے کی طاقت نہین ہے تم حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور مصیبت اپنی عرض کرو۔ حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور تمام انبیا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام ساتھ امتون اپنے کے نیچے جھنڈے محمدؐ ہی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے آوینگے۔ اور باعاجزی تمام عرض کرین گے کہ ای حبیب رب العالمین۔ رب العالمین نے کبھی سخن آپکا رد نہین کیا۔ واسطے آپ کے زمین آسمان اور تمام ممکنات پیدا کیا۔ آپ پناہ دینے والے بیکسون کے۔ اور غمکو پہنچنے والے غمگینون کے ہو۔ رحمۃ للعالمین۔ شفیع المذنبین ہو۔ ہم غریبون پر رحم فرماؤ۔ اور جناب باری مین شفاعت کرو۔ بجرد سماعت فرمانے کے آپ کھڑے رہین گے۔ میدان شفاعت مین تشریف لاوینگے مقام محمودہ مین سجدہ فرماوینگے۔ حمد وثنا جناب الٰہی کی کرینگے۔ کہ کسینے نہین کیا تہا۔ اور کوئی نہین کرنیکا۔ بعدہ اللہ تعالےٰ فرماویگا اے محبوب میرے سر اُٹہاو۔ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ مین دنیا اور آخرت واسطے محبت تمہاری پیدا کیا ہون۔ ربوبیت اپنی واسطے دوستی تمہاری کے ظاہر کیا ہون۔ اگر تم نہوتے فلک سے اور ملک سے

نشان نہوتا تم نہوتے زمین اور آسمان کا ٹھکان نہوتا تم نہوتے عرش کرسی لوح اور قلم بہشت اور دوزخ سے نام نہوتا۔ تم نہوتے آدم اور حوا کا کام نہوتا۔ اے حبیب میرے۔ و ہی محبوب میرے سر اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے ہو۔ عرش سے فرش تک تمام میری رضا طلب کرتے ہین۔ اور مین تمہاری رضا طلب کرتا ہون۔ بعد اُسکے جناب سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ وسلم سر سجدہ سے اُٹھا دینگے۔ اور عرض کرینگے خدایا امت ایک گنہگار رکھتا ہون مین۔ اگر عذاب کرے تو اُنہون کے تئین پس وہ بندے تیرے ہین۔ اور بخشنے تو انہون کے تئین یقین کہ تو غفور رحیم ہے۔ اللہ تعالے گرمی کو آفتاب کے اور تکلیف کو عرصات کے کم کریگا۔ سوال و جواب حساب و کتاب شروع فرما دیگا اور ایک حصہ امت مرحومہ کو بخشیگا۔ اِس امر سے ملائکہ مقربین اور تمام نبیین اور مرسلین کو تسکین ہوگی۔ پھر جناب سید المرسلین صلوات اللہ تعالے علیہ و علی آلہ اجمعین سر مبارک کو دوبارہ سجدے مین لیجا دینگے۔ دیر تک اُمتی اُمتی فرما دینگے اور عرض کرینگے اے کریم و اے رحیم اُمتِ گنہگار کے تئین بخش۔ پھر حکم ہوگا اے حبیب میرے و اے محبوب میرے اے نبی میرے و اے

رسول میرے سر اٹھاؤ بعد اس حکم کے جناب سید المرسلین حبیب
العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سر مبارک کو اٹھا وینگے
حمد و ثنائے الٰہی بجالاوینگے۔ پھر اللہ تعالے اور ایک حصہ امت
مرحومہ کو بخشیگا۔ پھر جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلوات
اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین سہ بارہ سر مبارک سجدے مین لیجاوینگے
رَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ رَبِّ اغْفِرْ اُمَّتِیْ فرماتے رہینگے پھر حکم
ہوگا اے محمد صلعم میرے وہی حامد میرے سر اٹھاؤ اور مانگو کیا مانگتے
ہو آپ سر مبارک کو اٹھاوینگے حمد و ثنا بجالا کر عرض کرینگے الٰہی
یہ فرمان تیرا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی۔ اور
البتہ قریب ہے عطا کریگا تیرے تئین رب تیرا پس راضی ہوگا
تو اس وعدے کو اپنے وفا کر امت گنہگار کو عطا کر تب دریاے
رحمت جوش مین آوے گی حکم ہوگا غَفَرْتُ لِجَمِیْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلعم
یعنے بخشا مین تمام امت محمد صلعم کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بعد اسکے
دوسرے امتون کے اور مخلوقاتون کے واسطے شفاعت فرماوینگے
اللہ تعالے شفاعت آپ کی قبول فرماویگا تمامون کے تئین بخشیگا
پس اسدن پردہ آنکھون سے سب کے اٹھیگا مرتبہ حبیب رب
العالمین سید المرسلین صلوات اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین کا معلوم

ترجمہ
اے پروردگار
میرے بخش تو
امت کو میرے
اے پروردگار میرے
بخش تو امت کو
میرے ۱۲

ہوگا کہ جیسا آج کے دن بادشاہت اللہ تعالےٰ جل جلالہ کی ہے ویسا محبوبیت اور قربیت حبیب رب العالمین کی تمام فرع ہین آپ اصل ہین آپ دعوتی ہین تمام طفیلی ہین الٰہی تمام امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تئین قدم مُبارک سے نزدیک کر کر دامن شفاعت سے لپیٹ آمین یارب العالمین۔

فصل ۲۸ بیچ بیان حساب کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندون سے حساب لیگا جو سبکسار ہین اُنکو اُس حساب سے آسانی ہے اور جو گرانبار ہین اُنکو پریشانی ہے۔

فصل ۲۹ بیچ بیان سوال کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ اللہ تعالےٰ سوال اپنے بندون سے کریگا پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھیگا کہ تمنے میری امانت وحی اوپر انبیاؤن کے کسطور سے پہنچائے بعدہ انبیاؤن کو صلوات اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین پوچھیگا کہ تمنے احکام میرے اوپر بندون میرے کے کسطور سے اداکئے عبادات مین پہلے سوال نماز کا ہوگا اور معاملات مین خون کا اِسی طور سے اللہ تعالےٰ تمام مخلوقات سے سوال فرمائیگا اور جواب اُسکا سنے گا۔

سوال وجواب سے لرزہ تمامون کے بدن مین پڑیگا۔

فصل بیچ بیان اعمالنامہ کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ

اعمالنامہ جس مین نیکی اور بدی لکھی ہوگی مسلمانون کے تئین آور نیکون
کے تئین سید ہے ہاتہ مین دیوینگے منافقون اور کافرون کے تئین
سینہ چیر کر بایان ہاتہ پیچھے نکالکر دیوینگے آور کہین گے کہ اپنے اپنے
اعمالنامے پڑہو آور اعمال دریافت کرو۔

فصل بیچ بیان میزان کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ
اعمال بندون کے ترازو سے یا کس اور چیز سے کہ کمی اور زیادتی
معلوم ہو تولینگے۔ نیکی تل برابر کسیکی زیادہ ہوگی اُسکے تئین
دوزخ سے چھٹکارا ہے۔ فرشتون سے مبارکبادیکا پکارا ہے بدی
تل برابر کسیکی زیادہ ہوگی اُسکے تئین جا بجا چھٹکارا ہے نعوذ باللہ منہا

فصل بیچ بیان پل صراط کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ خلق اللہ
پل صراط پرسے گذرینگے۔ جان کہ اوپر دوزخکے ایک پل ہے آور وہ
تین ہزار برس کا راستہ ہے بال سے باریک اور تلوار سے تیز ایک
ہزار برس کا چڑاو آور ایک ہزار برس کا برابر آور ایک ہزار برسکا
اُتار تمام خلق اللہ اُسپر سے گذرینگے۔ کافران اور منافقان اور گنہگاران
کٹ کٹ کر دوزخ مین گرینگے مسلمان موافق قوت ایمان کے
کوئی مانند بجلی کے کوئی مانند ہوا کے کوئی مانند گھوڑے کے
کوئی مانند آدمی کے۔ کوئی مانند چیونٹی کے۔ آور کوئی اُس سے بدتر

چلینگے۔ پل صراط پر اندھارا بہت ہوگا۔ جناب حبیب رب العالمین واسطے امت اپنی کے تشریف فرما ہوویںنگے۔ روشنی مین نور محمدی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے تمام مسلمان گذر کر بہشت مین داخل ہوجاوینگے۔

فصل بیچ بیان حوض کوثر کے۔ ایمان لے آ اور یقین جان کہ جناب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا حوض ہے کہ نام اسکا حوض کوثر ہے لنبا چوڑا ایک مہینے کے راستے کا ہے۔ پانی اسکا دودھ سے سفید شہد سے میٹھا زیادہ ہے۔ اطراف اسکے کوزے اور پیالے بلور کے تارون کے مانند چمکتے ہوے روشن ہین حبیب خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم دست مبارک سے پانی لیکر حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ کو عنایت فرماوینگے اور آپ تمام امت مرحومہ کو تقسیم کرینگے اور پلاوینگے۔ اور فرماے حضرت علی مرتضے کرم اللہ تعالے وجہہ۔ کہ جسکے دل مین محبت اور تعظیم جناب صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کی نہین ہونے کی اُسے ایک قطرہ پانی نہین دینے کا اور جو کہ ایک قطرہ پانی حوض کوثر کا پیئے گا اُسے کبھی پیاس نہین ہونے کی۔

فصل ۴۴ - بیچ بیان دوزخ کے - ایمان لے آ اور یقین جان کہ دوزخ واسطے عذاب کرنے کافرون کے اور منافقون کے اور واسطے بعضے گنہگارون کے ہے وہ دوزخ کے سات درجے ہین ایک سے ایک سخت پایۂ ہے - اور بیچ اُسکے طرح طرح کا عذاب ہے انگارے سے سردی سے اور سانپون سے اور بچھون سے کہانا اُسکا جہاڑ سے سینڈ کے ہے اور پانی اُسکا پیپ اور لہو ہے تمام کافرون کو اور منافقون کو اور بعضے گنہگارون کو اُس مین ڈالینگے گنہگار موافق گنہ کے عذاب دیکہکر و یا شفاعت سے حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے نکلکر پانی سے حوض کوثر کے نہاکر بہشت مین جاوینگے - کافران اور منافقان ہمیشہ بیچ اُسکے رہینگے اُنکے تیئن عذاب سے کبہی نجات نہین ہونے کی اللہ تعالے مسلمانون کے تیئن تصدق سے نعلین مبارک حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ اجمعین کے اُس سے بچاوے -

فصل ۴۵ - بیچ بیان جنت کے - ایمان لے آ اور یقین جان کہ جنت واسطے مسلمانون کے ہے اور ادنی جنتی کے تیئن دس برابر دنیا کے مکان ملیگا اُس جنت کے آٹہ درجے ہین ایک سے ایک زیادہ اور بہتر ہے نعمتون کو اُسکے انتہا نہین ہے اور نعمتان اُسکے ایسی ہین

کہ کسیکے دل مین خطرہ نہین گذرا اور کسیکی آنکھون سنے نہین دیکھے
اور کسیکے کانون نے نہین سنے حوران اور غلمان اور مکانات نورانی
کے ہین ہزارہا درخت اور ہزارہا میوے اور طرح طرح کے پوشاک
ہین اور اقسام ہاکے طعام اور جانور ہین چہار ندیان ہین ایک
مین پانی اور دوسرے مین دود تیسرے مین شہد چوتھی مین
شراب نہ ایسی شراب کہ آدمی کو بیہوش کرے اور دردِ سر پیدا
کرے۔ جان کہ جو بہشتی کہ جس کھانے کے طرف یا میوے کے
طرف یا جانور کے طرف خواہش سے دیکھے روبرو موجود ہوجاے
اور بخوشی تمام اپنے کے تئین کھلاتا ہے لذت اُسکے سر سے پاؤن
تک رہتی ہے جان کہ لذت ایک میوے کی ستر قسم کی ہے ایک
طرف سے کہاتے جاوینگے دوسری طرف سے طیار ہوگا جس قدر
کہ کہاتے جاوینگے ہوس اور رغبت زیادہ ہوگی بس خوبیان
جنت کی کسیکو بیان کرنے کی طاقت نہین ہے بہشتی جب بیچ
اُسکے داخل ہوگا ہمیشہ بیچ اُسکے رہیگا نہ کبھی مریگا اور نہ کسی
چیز کا غم کریگا اور دریاے رضا مین ڈوبیگا باوجود اس دولتِ
عظیم کے اور نعمت کریم کے دیکھنا موافق اپنے مرتبے کے ہر روز
یا ہر ہفتے مین جمال مبارک جبیبِ ربّ العالمین صلوات اللہ تعالی

علیہ وآلہ اجمعین کا ہے کہ تمام نعمتان روبرو اُسکے ناچیز ہین اور
کچھ مرتبہ نہین رکھتے ہین اوپر اس سرفرازی کے دوسری سرفرازی
دیکھنا اللہ تعالے کا ہے کہ تمام نعمتان اپنے بھول جاویگا اور دیدار
الٰہی مین ڈوب جاویگا۔ خدایا تصدق سے نعلین مبارک حضرت
حبیب تیرے کے دیدار سے تیرے مشرف کر آمین یا ربّ العالمین
وصلّی اللہ تعالے علی خیر خلقہ سیدنا محمد صلعم وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین۔ عنایت سے اللہ تعالیٰ کے اور تصدق سے
نعلین مبارک حبیب خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے رسالہ
عقائد کا ۱۲۶۵ھ بارا سے پینسٹھ ہجری مین تمام ہوا نام اِسکا عقائد
ضروریہ رکھا گیا۔ اللہ تعالے اِس رسالہ کے تئین مقبول اہل
زمانہ کا کرے اور بسبب اِسکے مسلمانون کے تئین فائدہ بخشے آمین
یارب العالمین۔ لازم اور ضرور ہے ہر شخص کے تئین کہ موافق
عقائد اہل سنت وجماعت کے اعتقاد اپنا درست کرے اور مضبوط
رکھے کہ سواے گروہ اہل سنت وجماعت کے کسیکے تئین آخرت
مین نجات نہین ہے۔ بعد درست کرنے عقائد کے عمل موافق شریعت
کے جاری رکھے یعنے جسے کہ شرع نے حلال کہا اُسکے تئین بجان ودل
بجا لاوے۔ اور جسے کہ شرع نے حرام کہی اُس سے نہایت پرہیز

کرے اور بچے بمقتضاے بشریت کے اگر خطا ایک واقع ہووے اُس سے
نادم ہووے آور توبہ کرے بعد عقائد کے آور عمل موافق شریعت کے قدم محبت
الٰہی مین رکھے تاکہ مومن عام سے مومنِ خاص مین داخل ہووے جان
کہ محبت الٰہی بغیر نعلین برداری شیخ کامل مکمل کے حاصل نہین ہوتی ہے علامت شیخ
کامل مکمل کی وہ ہے کہ بال برابر خلاف شرع نکرے نہ ظاہراً نہ باطناً بمجرد صحبت
اُسکے غمِ دنیا دِل سے دھوجاوے آور توجہ الی اللہ پیدا ہووے آور وہ خود
راہ دان آور راہ بین ہووے آور مقامات سلوک پیر کامل سے طی کیا ہووے
پس ویسی ذات مبارک کی غلامی اختیار کرے آور عمر اپنی نیچے سایۂ قدم
مبارک اُنہون کے آخر کرے تاکہ نجات اخروی حاصل ہووے آور
عیش ابدی کامل ہووے ۔ آور یقین جان کہ طریقہ نقشبندیہ اور
قادریہ آور چشتیہ اور سُہروردیہ اور کبرویہ اور طیفوریہ اور طبقاتیہ آور رفاعیہ وغیرہ
سب حق ہین آور پہنچانے والے طرف اللہ تعالےٰ کے ہین آور کسی
طریقہ مین بال برابر خلاف شرع نہین ہے آور کوئی صاحب طریقہ
نے خلاف شرع نہین کیا ہے پس کسی نے نفسانیت سے اپنے
کوئی کام خلاف شرع کیا آور نام پیرون کا لیا اُسنے پیرون کو اپنے
بدنام کیا آور نارضا کیا اور آخرت اپنی خراب کیا نعوذ باللہ منہا
آور تمام طریقون مین آولیا نجبا نقبا غوث اور قطب ابدال

اور اوتاد اور محبوب ہوئے ہین۔ لازم کہ اِن سب بزرگان
دین سے اور اکابر راہ یقین سے اعتقاد درست رکھنا اور کسی ایک
اولیاء اللہ سے بداعتقاد نہونا کسی ایک سے بداعتقاد ہوا گویا
سب سے بداعتقاد ہوا۔ پس جسنے کہ دوستان الٰہی سے بداعتقاد
ہوا اُسنے راہ جنت چھوڑا اور راہ دوزخ اختیار کیا۔ اللہ تعالے
اُس سے سب مسلمانون کو محفوظ رکھے اور یقین جان کہ سب
طریقون مین طریقہ نقشبندیہ افضل اور اعلی ہے اور سلسلہ
اس طریقہ عالیہ کا حضرت صدیق اکبر رضے اللہ تعالے عنہ کو پہنچتا ہے
کہ آپ خلیفہ برحق اور جانشین مطلق جناب حبیب رب العالمین
کے ہین اور محبوب محبوبِ خدا کے ہین اور باوجود کمالات ولایت
محمدیہ صلعم کے حامل بار نبوت احمدی صلعم ہی کے ہین اسیواسطے بعد سید
المرسلین اور بعد انبیاء متقدمین صلوات اللہ تعالے علیہم اجمعین کے
خلعت سے افضل بشریت بالتحقیق سرافراز ہوئے ہین پس جو طریقہ کہ
افضل بشر کے تئین پہنچا ہے البتہ سب طریقون مین افضل اور اعلی
ہوگا جان کہ اکابر اس طریقہ کے رحمہم اللہ تعالے واسطے اسیکے
سوائے متابعت سنت سنیہ کے راستہ نہین بتاتے ہین اور
قدم مبارک اپنا دائرہ عزیمت سے باہر نہین رکھے ہین۔ انتہا

دوسرون کی ابتدا مین انہون کے شریک ہے۔ شروع عالم امر سے فرماے ہین عالم خلق کے تیئن ضمن مین اُسکے صاف کئے ہیں۔ سفر بیچ وطن کے مقرر کئے ہین خلوت بیچ انجمن کے حاصل کئے ہین۔ حضور اور آگاہی نقد وقت رکھتے ہین سواے ذات مجردہ کے خواہان دوسرے کے نہین ہین۔ دریاے محبت مین ڈوبے ہوے ہین خصوصاً اِس زمانے مین زینت عالمین کے اور قوت فاضلین کے راہ بتانے والے سالکین کے۔ اور پیشوا عارفین کے۔ دلیل متکلمین کے اور نگینہ خاتم شرع متین کے مقوم راہ یقین کے۔ نور طریقت کے۔ محور حقیقت کے شہسوار میدان معرفت کے۔ آفتاب طریقہ نقشبندیہ کے۔ مہتاب نسبت شریفہ احراریہ کے۔ فیض پہنچانے والے مقامات مجددیہ کے۔ اور بتانے والے کرامات مظہریہ کے۔ خلفاؤ کن ہے قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلویہ کے شیخ میرے مرشد میرے ہادی میرے حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ دام اللہ ظلالہم صحبت شریف پہنچانے وال جمعیت کو نظر شریف اٹھانیوالی غیریت کو باطناً حضرت شاہ نقشبند اور مجدد الف ثانی ہین ظاہراً

جسم سے اپنے فانی ہین۔ خوشا نصیب انہون کے کہ کمرِ ارادت
کی باندہی اور حلقۂ غلامی کے تیئن کان مین اپنے ڈالے۔
اور بجان و دل نعلین برداری کیئے۔ نعمت باطنی کامل کیئے
عیش ابدی حاصل کیئے۔ الٰہی اس غریب اور فقیر کے تیئن کہ
نام اُسکا محمد نعیم ہے اور معروف ساتہ مسکین شاہ کے ہر
نعلین برداری مین ممتاز کر۔ اور فرمانبرداری مین سرفراز کر آمین
یارَبَّ العالمِین وَصلّی اللہ تعالےٰ علیٰ خیرِ خلقِہٖ سَیِّدِنا محمد صلعم و آلہٖ
اَصحابِہٖ اجمعین برحمتِکَ یا اَرحم الرّاحمین تمت

ومن اشادۃ الشریفۃ اللہ تعالےٰ علیٰ وس لخادمین ظلہم العالی ما گرزت الایام و اللیالی

نامرادی مراد اپنی ہے
دِل مقابل وجوب کے اپنا
قم باذنی و قم باذن اللہ
ہے مخالف یہ نفسِ امّارہ
جبھہ سائی درِ محمد صلعم کی

خوب سمجھو یہ بات اپنی ہے
فی الحقیقت ثبات اپنی ہے
جان جانان نہ بات اپنی ہے
آہ اِسمین ممات اپنی ہے
شاہ باد انجات اپنی ہے

صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم

ہے خیالِ وجود مین مسکین
عدمِ محض ذات اپنی ہے

تمام شد رسالہ

مسائل ضروریہ فی صلوٰۃ المفروضۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

بعد حمد و صلوٰۃ کے جان کہ فرایض اور واجبات اور سنتین اور مستحبات نماز کے نا جان کر نماز پڑہنے سے نماز کامل نہین ہوتی ہے اسواسطے فقیر مسکین نے بیچ اس مختصر کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہی لازم ہے ہر مسلمان کو کہ موافق اس کے یاد کر کر عمل کرے تاکہ درستی نماز ہو کر خوبی آخرت پیدا ہووے۔

غسل کے تین فرض

پہلا فرض غرارہ کرنا۔ دوسرا فرض ناک مین پانی لینا۔ تیسرا فرض سر سے پاؤن تک تمام بدن دہونا۔

غسل کے پانچ سنتین

پھلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا۔ دوسری سنت جسم کو کہین نجاست لگی ہو دہونا۔ تیسری سنت استنجے پاخانیکی جاے دہونا۔ چوتھی سنت وضو کرنا۔ پانچوین سنت تمام بدن سرسے پاؤن تک تین مرتبہ دہونا

وضو کے چار فرض

پھلا فرض تمام منھ دہونا۔ دوسرا فرض دونو ہاتھ کہنیان تک دہونا یعنے کہنیان بھی دہونا۔ تیسرا فرض پاؤ سر کا مسح کرنا۔ چوتھا فرض دونو پاؤن ٹخنون تک دہونا یعنے ٹخنے بھی دہونا۔

وضو کے تیرہ سنتین

پھلی سنت دونو ہاتھ پہنچون تک دہونا یعنے پہنچے بھی دہونا۔ دوسری سنت بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ بولنا۔ تیسری سنت نیت کرنا یعنے نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ دل سے بولنا۔ چوتھی سنت تین بار کلیان کرنا۔ پانچوین سنت مسواک کرنا۔ چھٹی سنت ناک مین پانی لینا۔ ساتوین سنت داڑہی کا خلال کرنا۔ آٹھوین سنت تمام سر کا مسح کرنا۔ نوین سنت کانون کا مسح کرنا۔ دسوین سنت سیدہے طرف سے دہونا۔ گیارہوین سنت ترتیب سے دہونا۔ بارہوین سنت ہات اور پانون کے انگلیونکا

خلال کرنا - تیرہوین[۱۳] سنت ہر ہر اعضا کو تین تین مرتبہ دہونا جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے -

آگے وضو کے دو[۲] سنتین ہین

ایک[۱] سنت پیچہے پیشاب کے اور پیچہے پاخانے کے ڈہیلے لینا - دوسری[۲] سنت پانی سے دہونا -

وضو کے چھہ[۶] مکروہ

پہلا[۱] مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا - دوسرا[۲] مکروہ بائین ہاتھ سے بیعذر موٹھ مین اور ناک مین پانی لینا - تیسرا[۳] مکروہ سیدہے ہاتھ سے بیعذر ناک چھنکنا - چوتہا[۴] مکروہ پانی اوپر منھ کے زور سے مارنا - پانچوان[۵] مکروہ کلیان جان بوجھ کر بیچ پانی کے کرنا - چھٹا[۶] مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تہوڑا یا بہت بیچ وضو کے دیکھنا -

وضو گیارہ[۱۱] چیزوں سے ٹوٹتا ہے

پہلی[۱] چیز پیشاب کے جائے سے کچھہ نکلنا - دوسری[۲] چیز پاخانہ کی جائے سے کچھہ نکلنا - تیسری[۳] چیز کسی جائے سے لہو بہنے موافق نکلنا - چوتھی[۴] چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا - پانچوین[۵] چیز قی منھ بھر کر نکلنا چھٹی[۶] چیز ٹیکا لگا کر سونا - ساتوین[۷] چیز دیوانہ ہونا - آٹھوین[۸] چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا - نوین[۹] چیز نشہ سے بیہوش ہونا دسوین[۱۰] چیز

ننگا ہوکر ننگی عورت کو لپٹنا - گیارہوین چیز نماز مین بالغ نے پکار کر ہنسنا -

تیمم مین تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَ لِاسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ دوسرا فرض دونو پہنچے پاک مٹی پر مار کر اوپر منھ کے ملنا - تیسرا فرض پھر دونو پہنچے مٹی پر مار کر دونو ہاتھون کو کہنیون تک ملنا -

نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے

پہلا فرض تن پاک کرنا - دوسرا فرض جامہ پاک کرنا - تیسرا فرض جاے پاک کرنا چوتھا فرض ستر عورت کرنا - پانچوان فرض وقت پہچاننا - چھٹا فرض قبلہ پہچاننا - ساتوان فرض نیت کرنا -

سات فرض اندر کے

پہلا فرض تکبیر تحریمہ بولنا - دوسرا فرض قیام کرنا - تیسرا فرض قراءت پڑھنا - چوتھا فرض رکوع کرنا - پانچوان فرض دو سجدہ کرنا چھٹا فرض قاعدہ آخر کا بیٹھنا - ساتوان فرض بعد قاعدۂ آخر کے اپنے اختیار سے نماز کے باہر ہونا -

نماز کے بارہ واجب

پہلا واجب سورۂ فاتحہ پڑھنا - دوسرا واجب ضم سورہ کرنا - تیسرا واجب فرض نماز کے دو رکعت اول مین قراءت پڑھنا - چوتھا واجب

فجر اور مغرب اور عشا مین پکار کر پڑہنا - پانچوان[۵] واجب ظہر اور عصر مین آہستہ پڑہنا - چہٹا[۶] واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا - ساتوان[۷] واجب آرام سے رکن ادا کرنا - آٹھوان[۸] واجب نماز فرض مین اور وتر مین بیچ کا قاعدہ بیٹھنا - نوان[۹] واجب دونون قاعدون مین اَلتَّحِیَّات عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑہنا - دسوان[۱۰] واجب لفظ سلام بولکر نماز کے باہر ہونا - گیارہوان[۱۱] واجب وتر مین دعا قنوت پڑہنا - بارہوان[۱۲] واجب ہر نماز مین عید کے چہہ تکبیرین بولنا -

نماز کے بیس[۲۰] سنتین

پہلی سنت دونو ہاتھ مردان کانون تک اور عورتین مونڈہون تک اوٹھانا - دوسری[۲] سنت نیچے ناف کے مردان اور عورتین اوپر چہاتی کے رکہنا - تیسری[۳] سنت سیدہا ہاتھ اوپر بائین کے رکہنا - چوتھی[۴] سنت نظر جاے سجدہ کے رکہنا - پانچوین[۵] سنت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑہنا چہٹی[۶] سنت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بولنا - ساتوین[۷] سنت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے الحمد شروع کرنا - آٹھوین[۸] سنت آخر مین الحمد کے آمین بولنا - نوین[۹] سنت رکوع مین تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ بولنا دسوین[۱۰] سنت امام رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوے اوٹھنا

گیارہوین[11] سنت مقتدیان ربنا ولک الحمد بولنا - بارہوین[12] سنت سجدہ مین تین مرتبہ سبحان ربی الاعلے بولنا - تیرہوین[13] سنت تمام تکبیرین اوٹھنے اور بیٹھنے کے بولنا چودہوین[14] سنت فرض کے دو رکعت آخرمین فقط الحمد کا سورہ پڑہنا - پندرہوین[15] سنت مردان بائین پاؤن پر اور عورتین دونون پاؤن سیدہی طرف نکال کر چوتڑون پر بیٹہنا - سولوین[16] سنت بیچ قاعدہ کے نظر گود مین رکہنا - سترہوین[17] سنت سر ہاتھ پاؤن کے انگلیونکا وقت سجدہ کے اور وقت قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکہنا - اٹھارہوین[18] سنت درود قاعدہ آخرمین بعد التحیات کے پڑہنا - اونیسوین[19] سنت بعد درود کے کچھہ دعا ماثورہ دین مین مانگنا - بیسوین[20] سنت وقت سلام کے سیدہے اور بائین طرف منھہ پہیرنا -

نماز کے اونیس[19] مکروہ

پہلا[1] مکروہ سیدہے اور بائین طرف دیکہنا - دوسرا[2] مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پونچنا - تیسرا[3] مکروہ پگڑی کے پہیر پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا - چوتہا[4] مکروہ باوجود کپڑون کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے آنگ اور ننگے سر نماز پڑہنا پانچوان[5] مکروہ سر یا کاندہون پر کپڑا ڈال کر دونو پلو لٹکے ہوے نماز پڑہنا چہٹا[6] مکروہ ہات کمر پر رکہکر کہڑے رہنا - ساتوان[7] مکروہ جماعت سی جدا کہڑے رہنا - اٹھوان[8] مکروہ بایان ہاتھ سیدہے ہاتھ پر رکہنا - نوان[9] مکروہ انگلیان

ہاتھ اور پانون کے توڑنا۔ دسوان مکروہ آنکھین اُٹھا کر آسمان کو دیکھنا۔ گیارہوان مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا۔ بارہوان مکروہ جاے سجدہ کے کنکرے سرکانا۔ تیرہوان مکروہ بیچ سجدہ کے کہنیان زمین پر رکھنا۔ چودہوان مکروہ تصویر جاندار کی چھت پر۔ یا زمین پر یا بازو پر یا رسامنے ہونا۔ پندرہوان مکروہ نزدیک پائخانہ کے نماز پڑھنا سولہوان مکروہ سیدھے پاؤن پر بیٹھنا۔ سترہوان مکروہ مانند عورتون کے چوتڑون پر بیٹھنا۔ اٹھارہوان مکروہ آگے التحیات کے بسم اللہ پڑھنا۔ انیسوان مکروہ جان بوجھ کر کوئی سنت نماز کی نکرنا۔

نماز بائیس چیزون سے ٹوٹتی ہے

پہلی چیز کسیکو السلام علیکم بولنا۔ دوسری چیز جواب سلام کا دینا تیسری چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی چیز واسطے دنیا کے رونا پانچوین چیز واسطے دنیا کے پکارنا۔ چھٹی چیز واسطے دنیا کے اُف کرنا ساتوین چیز واسطے دنیا کے آہ بھرنا۔ آٹھوین چیز کچھ کھانا۔ نوین چیز کچھ پینا۔ دسوین چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہوین چیز بعذر کھنکارنا۔ بارہوین چیز اللہ سے دنیا کی مراد مانگنا۔ تیرہوین چیز منھ طرف سے قبلہ کے پھیرنا۔ چودہوین چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا۔ پندرہوین چیز قرارت نہ پڑھنا۔ سولہوین چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کھلنا

ستترھوین چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا - اٹھارہوین چیز اپنے امام کے سوا دوسرے کو بتانا - اونیسوین چیز ایک رکن مین تین حرکت کرنا بیسوین چیز دونو ہاتون سے ایک مرتبہ کچھہ کام کرنا - اکیسوین چیز ایسی حرکت کرنا کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے کہ نماز مین نہین ہی - بائیسوین چیز خندہ کرنا یعنے اپنی ہنسی کا آواز آپ سُننا - جانکہ رات دن مین سترہ رکعت نماز پڑہنا فرض ہی دو رکعت فجر مین - چار رکعت ظہر مین - چار رکعت عصر مین تین رکعت مغرب مین - چار رکعت عشا مین - تین رکعت واجب الوتر مین جانکہ رات دن مین بارہ رکعت نماز پڑہنا سُنت موکدہ ہی دو رکعت فجر مین چھے رکعت ظہر مین دو رکعت مغرب مین دو رکعت عشا مین -

اسطور سے التحیات بیچ قاعدون کے پڑہنا

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط۔

اس طور سے دعا قنوت بیچ واجب الوتر کے پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

بعد نماز کے یہ دعا پڑھنا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

بعد اذان کے یہہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

بیان غسل میت کا

مستحب ہی کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے یعنے باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے اگر اوسے علم نہلانے کا نہین ہے دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے پہلے عود تختے کو دلا کر میت اوپر اوسکے سلا کر تمام کپڑے اوس میت کے اوتار کر لنگی ناف سے گہٹنے تک ڈہانپ کر نہلانا شروع کرے اور سواے نہلانے والون کے دوسرے نہ دیکہین نہلانے تک عود جلاوے اور غفرانک یا رحمٰن بولتے رہووے بیر کی پتی ڈالکر پانی گرم کرے اگر نہ ملین سادا پانی کفایت کرتا ہے پہلے ایک ڈہیلے استنجے کی جاے کو صاف کرے بعد تین یا پانچ یا سات ڈہیلے سے پاخانہ کی جاے کو صاف کر کر کپڑا ہاتون کو لپیٹ کرا ستنجے پاخانہ کی جاے دہو کر وضو کراوے بغیر منہ مین اور ناک مین پانی ڈالنے کے لاکن مستحب ہی کہ کپڑا اگیلا اونگلی پر لپیٹ کر دانتون پر پہراوے اور سوراخ ناک کے اسی طور سے صاف کرے بعد وضو کے اگر بال داڑی کے اور سر کے ہووین لعاب سے چہال گلخیرو کے دہووے وگرنہ صابون کفایت کرتا ہے بعدہ کروٹ کرے اوپر بائین مونڈے کے اور دہووے سیدہا طرف تمام اوسکا اس طور سے کہ پانی تختے تک

پہنچے بعد اوسکے کروٹ کری اوپر سیدہی مونڈہے کے آور دہووے بایان
طرف تمام اوسکا بعدہٗ ٹیکا پیچہے دیکر آہستہ پیٹ ملے اگر پاخانے کے یا
پیشاب کے جائے سے کچہہ نکلی اوسے دہووی پہر دوبارہ وضو نہ کراوی
اگر میت چہوٹی ہے فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اوسکے موافق ترتیب
سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ مین تین تین یا پانچ پانچ
یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے۔ جانکہ زیادہ سات مرتبہ سے کراہیت ہے
بعد غسل کے کفن پہناوے ایسی کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تہا۔ جان کہ
مرد کو کفن سنت تین کپڑے ہین ایک کفنی دوسری ازار تیسر الفافہ کفنی
گلے سی ٹخنون تک ازار اور لفافہ سر سی پاؤن تک آور عورتون کو پانچ
کپڑے سوائے اِن تین کے دو کپڑے اور ہین ایک سر بند دوسرا سینہ بند
ورازی سر بند کے دو گز شرعی آور چوڑائی ایک بالش درازی سینہ
بند کی تین گز آور چوڑائی بغل سے ران تک اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو
کفن کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسرے لفافہ آور عورت کو تین کپڑے
ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ اور یہہ بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ
پاوی دیوے اگر کفن مطلق نہ ملے میت کو بیچ گہانس خوشبو کے یعنے
روسہ کے لپیٹے جانکہ پہلے لفافہ اوپر اوسکے ازار اوپر اوسکے کفنی
بچہا کر میت اوپر اوسکے سلاکر خوشبو لگاوے یعنے عطر ملے بعدہٗ کافور

سات جگہہ لگاوے - ایک پیشانی دو ہتیلیان دو گھٹنے دو پنجے پاؤنکے
پہرہ پہلی ازار بائین طرف سے پیچہے پیدے ہے طرف سی لپیٹ کر بعد اوسکے
لفافہ اوسی طور سے پلیٹے بعدہ تین جاے باندہے ایک اوپر سرکے دوسرا
بیچ کمر کے تیسرا نیچے پاؤن کے اور عورتون کو بعد کفنی پہنانیکے بال سرکے
دو حصہ کرکر چہاتی پر ڈال کر پیچہے اوسکے سربند یعنے دامنی اوپر سرکے
اور گرد دو نو پلون سے دو نو طرف سے بال پٹے پیچہے اوسکے سینہ بند
پیچہے اوسکے لفافہ لپیٹ کر تین جائے باندہے اور نماز موافق ترتیب لکہے
ہوے کے پڑہے - جان کہ نیت نماز جنازہ فرض ہے اگر جنازہ مردکا
ہوے برابر سینہ کے کہڑے رہوے اگر جنازہ عورتکا ہو برابر سرکے کہڑے
رہوے اور نیت یون کرے نماز پڑہتا ہون مین اس جنازہ کی
سات چار تکبیرون کے اور دعا واسطے اس میت کے اگر امام ہووے
پیچہے اس امام کے بولے واسطے اللہ تعالی کے اللہ اکبر بولکر ہات باندہے
بعد اوسکے ثنا پڑہے یعنے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑہے بعد
اوسکے پہر بغیر ہات اوٹہانیکے اللہ اکبر بولکر درود کہ بیچ التحیات کے
ہے تمام پڑہے پہر بغیر ہاتہہ اوٹہانیکے اللہ اکبر بولکر یہہ دعا پڑہے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا

وَذَکِّرْنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ بعد اس دعا کے پہر اللہ اکبر بولکر سلام پہیرے نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے کا ہو یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جنازہ لڑکی کا ہو تو یون پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتین اون کے فرض ہین نیت یہہ ہی نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانِ الْمُبَارَکِ لِلّٰہِ تَعَالٰی یا یون کہے روزہ رکہتا ہون مین فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالی کے جان کہ بعد آدہی رات کے ساتوان حصہ رات کا رہتے تک سحر کرنا سنت ہے ساتوان حصہ رات کا چار گہڑی ہوتی ہی بعضے دراز رات مین سوا یا ساڑہے چار گہڑی ہوتی ہی لاکن قریب ساتوین حصہ کے کہانا کہانے سے سنت نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہی پس واہان سی کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبنے تک تین چیزین حرام ہین ایک چیز کچہہ کہانا دوسری چیز کچہہ پینا تیسری چیز جماع کرنا جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا مختار ہے کسی چیز افطار کرے کہ وقت افطار کا ہو نیت افطار کی شرط نہین ہی بلکہ فاتحہ پڑہے

اور شکر اللہ کا کری اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہی کوئی جان بوجھ کر بیچ
روزہ کے ان تین چیزون سی ایک چیز کیا یعنی کچھ کہایا یا کچھ پیا یا جماع کیا
اوسپر قضا اوس روزہ کے اور کفارہ آیا یعنی ایک غلام یا ایک باندی
آزاد کرے اور ایک روزہ قضا کا رکھی یا باندی غلام میسر نہین ساٹھ غریبون
کو پیٹ بھر کہانا کہلاوے اور ایک روزہ رکھے یا قدرت کہانا کہلانیکی نہین
ساٹھ روزہ پے در پے رکھے اور روزہ قضا کا رکھی اگر کوئی مٹی یا کنکرے یا
یا موتی یا سیپی سوائے انکے جو چیز کہ نہین کہانیکی ہی کہایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے
شہوت باہر نکالا یعنے انزال کیا روزہ گیا لاکن بغیر کفارہ کے قضا روزہ
لازم پڑا اور کسی نے بھولے سی پیٹ بھر کر یا تہوڑا پیٹ کہانا کہایا پانی
پیا یا شہوت سی خود بخود چھوٹ گیا یا خواب مین جماع سی انزال کیا روزہ
نہین گیا اور اگر کسی نے کہانے کی چیزون سی زبان پر رکھا لاکن حلق تک
نہین پہنچا روزہ مکروہ ہوا یا کسی نے روٹی چبا کر لڑکے کو کہلایا وقت ضرور کے
جایز آیا اور کسی نے حجامت کیا یعنے فصد لیا جو کون سی سینگیون سے
لہو نکالا یا سرمہ آنکہو مین لگایا یا تیل سیر مین ڈالا یا خوشبو سونگا ان تمام
صورتو مین روزہ نہین گیا اور کچھ گناہ نہین ہوا۔

تمام شد رسالہ مسائل ضروریہ فی صلوۃ المفروضہ من تالیف فقیر حقیر محمد نعیم
بن محمد حفیظ المعروف بمسکین شاہ نقشبندی الحیدرآبادی

غفر اللہ لہ ... وصلی اللہ ... (حاشیہ پر دستی تحریر، ناخوانا)

قصیدہ چکیدہ قلم ارشاد رقم حضرت ایشان ماقلبی روحی فداہ مدظلہ وزاد فیضہ

ہین فخر رسل انجمن آرائے مدینہ
گرو بیان رہتے ہین تولای مدینہ

وحدت مین فنا ہووین نہ کیسے طور سے اب ہم
رہتے ہین دل و جان سے تمنائے مدینہ

دریائے محبت مین سراپا ہی ڈوبا
جو دل سے ذرا دیکھین تماشای مدینہ

ای اہل نظر غور سے دیکھو تو ذرا تم
تصویر کا عالم ہے سراپائے مدینہ

اب صحو کو ہی تسلیم ہے اور دوری ادب آ
جس روز سے ہم ہوگئے شیدای مدینہ

لیجاؤن اگر سر کو فلک پر تو سزاوار
رہتا ہی میرے سر مین جو سودائے مدینہ

واللہ نظر حور پہ ہرگز نکرین ہم
ہے اپنے مقابل رخ زیبای مدینہ

یثرب کے ہر اک ذرہ مین محبوب کا دیدار
رشک چمن طور ہے ہان جائے مدینہ

ہر ذرہ ممکن کا مفر یثرب و بطحا
مولائے جہان ہے مرا مولای مدینہ

مسکین کی اب خاک کو ای باد صبا تو
لیجا کے فنا کر دے بصحرائے مدینہ

ہم عاصیان شفاعت احمد سے جائینگے
ٹھنڈی ہوا بہشت کی کیا خوب کھائینگے

دیدار مصطفیٰ پہ میری جان ہے فدا
صدقہ سے اونکے رویت جانانکو پائینگے

نسل بد سے ہی فاطمہ زہرا کی ہم پہ مہر
دست حسین سر پہ غریبونکی لائینگے

ہمکو حضور تام سے آگہ کرے خدا
پھولون نہ اپنی جسم مین چہ ہم سمائینگے

یارب تو فعل بد سے یہ مسکین کو بچا
جنت مین وہ ہمارے نہین ساتھ آئینگے

رسالہ فقہ

موسوم بہ

صورت نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ط بعد حمد وصلوٰۃ کے بوجھ کہ جاننا فرض کا اوپر عاقل و بالغ کے فرض ہے اور جاننا واجب کا واجب اور جاننا سنت کا سنت اور جاننا مستحب کا مستحب ہی فرض اللہ تعالی کے حکم کو کہتے ہین اور واجب بھی اوسیکا حکم ہے اور سنت جس کام پر رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم ہمیشگی فرمائے ہین اوسکو کہتے ہین اور مستحب جو کام نیک بیچ عبادت کے ہووے اوسے کہتے ہین اگرچہ تعریف ہر ایک کی بیچ بڑے جلدون کے مکتوب ہے

لیکن یہہ واسطے فہم لڑکون کے خوب ہے بوجہ ثابت کرے تیرے تئین اللہ تعالی اوپر راہ مستقیم کے اس بات کو کہ ایمان سات چیزون کے یقین کرنے کو کہتے ہین پہلے اللہ تعالی کی وحدنیت کا یقین کرنا یعنے نہین ہے دوسرا شریک اوسے دوسرا فرشتونکا یقین کرنا کہ مخلوق نورانی ہین اور ہمیشہ عبادت مین لاثانی ہین تیسرا انبیاؤنکا یقین کرنا کہ واسطے راہ بتانے آدمیون کے بہیجے ہوے اللہ تعالی کے ہین چوتھا کتابونکا یقین کرنا کہ یہہ کلام اللہ تعالی کا اوپر اون نبیون کے اوترا ہی پانچوان تقدیر کا یقین کرنا کہ نیکی اور بدی رنج اور راحت اللہ تعالی سے ہے چھٹا قیامت کے دن کا یقین کرنا کہ لوگ اوٹھینگے اور اپنے اعمال کی جزا پاوینگے خوب سمجھ کہ ایمان قایم ہونے کے پانچ تھم ہین پہلا زبان سی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا ہے دوسرا نماز ہے تیسرا روزہ ہے چوتھا زکواۃ ہے پانچوان حج ہے اب فرایض اور واجبات اور سنتین ان سبکی ساتھ سہل طریق کے بیان کئے جاتے ہین اللہ تعالی اپنے فضل سے سب اہل اسلام کو یاد کرنیکی ہدایت دیوے تاکہ مضبوطی ایمان کی ہووی اور دوچیزین

کہ عین ایمان ہین ایمانداروں کو نصیب کرے ایک تو وحدت
اللہ جل جلالہٗ کی اور دوسرے محبّت رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ و آلہ وسلّم کی آلٰہی طفیل سے اہل ایمان کے اس مسکین کو
دریائے احدیت اور دریائے عشق احمدیت مین غرق کر آمین
ثم آمین بہیبت محمّد سے ملے وحدت خدا کی ٭ آلٰہی وے محبّت
مصطفٰے کی۔ غسل کے تین فرض پہلا[1] فرض غرارہ کرنا دوسرا[2]
فرض ناک مین پانی لینا تیسرا[3] فرض تمام بدن کو دہونا غسل کے
پانچ سنتین پہلی[1] سنّت دونو ہاتھ پہنچوں تک دہونا دوسری[2]
سنّت جسم کو نجاست لگی ہو دہونا تیسری[3] سنّت استنجے
پاخانے کی جائے دہونا چوتھی[4] سنّت وضو کرنا پانچوین
سنّت تمام بدن تین مرتبہ دہونا وضو کے چار فرض پہلا[1] فرض
تمام مونھ دہونا یعنے پیشانی کے بال اوگنے کی جائے سے
نیچے تک ٹھڈی کے اور ایک کان کی لولک سے دوسرے
کان کی لولک تک دہونا دوسرا[2] فرض دونو ہاتھ کہنیاں تک
دہونا یعنے کہنیاں بھی دہونا تیسرا[3] فرض پاؤ سر کا مسح کرنا۔
چوتھا[4] فرض دونو پاؤن ٹخنوں تک دہونا یعنے ٹخنے بھی دہونا
وضو کے تیرا[13] سنتین ۔ پہلی[1] سنّت دونو ہاتھ پھونچوں تک دہونا

غسل کے تین فرض

غسل کے پانچ سنتین

وضو کے چار فرض

وضو کے تیرا[13] سنتین

دوسری سُنت بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ یہہ بولنا اگر کسی کو یاد نہووے فقط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کفایت کرتا ہے تیسری سُنت نویت اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاِسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ بولنا اگر کوئی عربی بول نہ سکے تو یہہ بولنا وضو کرتا ہون واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے سُنت ادا ہوتی ہے چوتھی سُنت کُلیان کرنا پانچوین سُنت مسواک کرنا چھٹی سُنت ناک مین پانی لینا ساتوین سُنت داڑہی کا خلال کرنا۔ آٹھوین سُنت تمام سر کا مسح کرنا نوین سُنت کانون کا مسح کرنا دسوین سُنت سیدہی طرف سے دہونا یعنے پہلے سیدہا پیچھے بایان دہونا گیارہوین سُنت ترتیب سے دہونا یعنی پہلے مونھ پیچھے ہاتھ بعد مسح سر کے پانون دہونا۔ بارہوین سُنت ہر ہر اعضا کو تین مرتبہ دہونا یعنے ہر ہر کریکو ہاتھ اور پانون کے۔ تیرہوین سُنت ہاتھ اور پانون کی اونگلیان کا خلال کرنا جان کہ مسح گردن کا مستحب ہے لازم کہ مسح سر کا اور کان کا ایک پانی سے کرے اور واسطے مسح گردن کے دوسرا پانی لیوے (بوج) کہ آگے وضو کے دو سُنتین ایک سُنت پیچھے پیشاب کے اور پیچھے پاخانہ کے ڈہیلے لینا دوسرے سُنت پانی لینا یعنے پانی سے دہونا۔

سر کے آگے وضو دا

وضو کے چھے مکروہ ہین

پہلا مکروہ وقت استنجے کے بات کرنا۔ دوسرا مکروہ بائین ہات سی بیعذر منہ مین اور ناک مین پانی لینا تیسرا مکروہ سیدہے ہات سے بیعذر ناک چہنکنا۔ چوتھا مکروہ پانی اوپر منہ کے زور سے مارنا پانچوان مکروہ کلیان جان بوجھکر بیہچ پانی کے کرنا۔ چھٹا مکروہ ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن تہوڑا یا بہت بیہچ وضو کے دیکہنا

وضو گیارہ چیزون سے ٹوٹتا ہی

پہلی چیز پیشاب کی جاے سے کچہہ نکلنا یعنے پیشاب یا مذی یا ودی یا منی بے شہوت نکلے دوسرے چیز پاخانہ کے جائے سے کچہہ نکلنا یعنے پاخانہ یا ہوا یا کدو دانہ گیلا نکلے تیسری چیز کسی جائی سے لہو بہنے موافق نکلنا۔ چوتھی چیز کسی جائے سے پیپ بہنے موافق نکلنا پانچوین چیز قے منہہ بھر کر نکلنا چھٹی چیز ٹیکا لگا کر سونا ساتوین چیز دیوانہ ہونا۔ آٹھوین چیز کسی آزار سے بیہوش ہونا نوین چیز نشہ سے بیہوش ہونا۔ دسوین چیز ننگا ہو کر ننگی عورت کو لپٹنا گیارہوین چیز نماز مین بالغ نے پکار کر ہنسنا بعج کہ وقت نا ہونے پانی کے اللہ جل جلالہ نے واسطے آسانی امت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے طہارت مٹی سے فرمایا ہی نام اوس طہارت کا

تیمم ہے یقین جان کہ بال برابر طہارت پانی اور طہارت مٹی مین فرق نہین ہے کسواسطے کہ دونون حکم اوسی اللہ جل جلالہ کے ہین تیمم کے آٹھ سبب ہین پہلا سبب پانی چوطرف کو بھرتک دور ہوئے دوسرا سبب کوا ہوئے ڈول رسی نہوئے۔ تیسرا سبب پانی کے جائے جان یا مال کا ڈر ہووے یعنے شیر یا چور ہووے چوتھا سبب پانی والا قیمت سے پانی کے زیادہ مانگے یعنے قیمت سے بستی والون کے مسافرون سے زیادہ مانگے پانچوان سبب وضو کرنے سے پیاسہ رہوے چھٹا سبب لگانے سے پانی کے ہاتھ پاؤن اکڑین۔ ساتوان سبب لگانے سے پانی کے آزار زیادہ ہووے آٹھوان سبب وضو کرنے سے عید یا میت کی نماز جاوے۔

تیمم کے آٹھ

تیمم کے تین فرض

پہلا فرض نیت کرنا نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاِسْتِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ اس طور سے کہہ نہ سکے تو یہ کہے نیت کرتا ہون مین تیمم کی واسطے دور ہونے حدث کے اور واسطے درستی نماز کے دوسرا فرض دونون پنجے پاک مٹی پر

مارکر اوپر منہ کے ملے تیسرا فرض پھر دو نو پنجے مٹی پر مار کر دو نو ہاتو نکو کُہنیاں تک ملے جان کہ نماز کے چودہ فرض سات فرض باہر کے سات فرض اندر کے باہر کے یعنے آگے نماز کے ادا کرنا اندر کے یعنے بیچ نماز کے ادا کرنا۔ سات فرض باہر کے پہلا فرض تن پاک کرنا۔ یعنے احتیاج غسل کی ہو غسل کرنا یا احتیاج وضو کی ہو وضو کرنا۔ سیو آسے اون دو کے کیسی جائے نجاست لگی ہو تو پاک کرنا۔ دوسرا فرض جامہ پاک کرنا یعنے کپڑے نماز پڑہنے کے پاک ہونا۔ تیسرا فرض جائے پاک کرنا یعنے نماز پڑہنے کی جائے نجاست سے پاک رہنا چوتھا فرض ستر عورت کرنا۔ یعنے مردان نیچے سے ناف کے نیچے تک گہٹنون کے ڈھانپنا۔ اور عورتان سیو اسے منہ اور سیو اسے نیچے ہاتون پانون کے تمام بدن ڈھانپنا۔ اور باندیان مانند مردون کے ڈھانپنا۔ لاکن پیٹ اور پیٹ بھی ڈھانپنا۔ پانچوان فرض وقت پہچاننا یعنے وقت پانچون نمازون کا پہچاننا۔ چھٹا فرض قبلہ پہچاننا یعنے وقت نماز کے منہ طرف قبلہ کے کرنا۔ ساتوان فرض نیت کرنا یعنے نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ صَلٰوۃَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ لِلّٰہِ تَعَالٰی

نماز کے چودہ فرض

ستا فرض باہر کے

یا جو نماز ہوئے نام اوس نماز کا بیچ جائے وقت کے
بولے کوئی زبان عربی نا سمجھے یون کہے نماز پڑھتا ہون
مین فجر کی پیچھے اس امام کے واسطے اللہ کے اور رکعتین
ہر نماز کی بولے بہتر ورنہ دل مین تصور کرے اگر نمازی
اکیلا ہے نیت عربی مین اُقتَدَیتُ بِھٰذَا الاِمَامِ۔
نیت ہندی مین پیچھے اس امام کے نہ بولے بیچ سُنت
اور نفل کے نماز پڑھتا ہون مین واسطے اللہ تعالے
کے اتنا کفایت کرتا ہے سات فرض اندر کے پہلا فرض
تکبیر تحریمہ ہے یعنے بعد نیت کے اللہ اکبر بولے دوسرا
فرض قیام ہے یعنے بعد اللہ اکبر کے کھڑا رہوے تیسرا
فرض قرائت ہے یعنے کلام اللہ سے کچھ پڑھے چوتھا فرض
رکوع ہے یعنے دونون ہاتھون سے دونون گھٹنے پکڑ کر جھکے
اور پیٹھ مانند تختے کے برابر رکھے پانچوان فرض سجدہ
یعنے سات ٹکرے بدن کے زمین پہ رکھے ایک سر اور
دو پنجے ہاتون کے اور دو گھٹنے اور دو پنجے پانوں کے
جان کہ ناک شریک سر کے ہے چھٹا فرض قاعدہ آخر ہے
یعنے ہر نماز کے آخر مین موافق التحیات پڑھنے کے

سات

بیٹھے ساتوان فرض بعد قاعدہ آخر کے اپنے اختیار سے باہر ہونا ہے یعنے کچھ کام یا کلام کرے نماز کے بارہ واجب پہلا واجب سورہ فاتحہ پڑھنا یعنے الحمد کا سورہ پڑھنا دوسرا واجب ضم سورہ کرنا یعنے بعد الحمد کے کلام اللہ سے کوئی سورہ پڑھنا۔ تیسرا واجب فرض نماز کی دو رکعت اول مین قرارت پڑھنا۔ چوتھا واجب پکار کر پڑھنا یعنی بیچ فجر اور مغرب اور عشا کے پانچوان واجب آہستہ پڑھنا یعنے بیچ ظہر اور عصر کے چھٹا واجب ترتیب سے رکن ادا کرنا یعنے پہلے قیام پیچھے رکوع پیچھے سجدہ کرنا۔ ساتوان واجب آرام سے رکن ادا کرنا اس طور سے کہ ہر ایک ہات پانو کا اپنے جاے پر آکر آرام پکڑے۔ آٹھوان واجب نماز فرض مین اور وتر مین قاعدہ بیچ کا بیٹھنا۔ نوان واجب دونون قاعدون مین التحیات تمام پڑھنا یعنے وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنا۔ دسوان واجب لفظ سلام بولنا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ سیدہے اور بائین طرف بولکر نماز کے باہر ہونا۔ گیارہوان واجب وترین دعاے

قنوت پڑھنا بارہواں[12] واجب ہر نماز مین عید کے چھے[6] تکبیرین بولنا یعنے پیچھے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیرین بولکر قرارت شروع کرنا۔ اور دوسری رکعت مین بعد قرارت کے تین تکبیرین بولکر رکوع کرنا جان کہ تکبیر اس رکوع کے واجب ہی اور بوجہ دو رکعت مین فرض کے قرارت پڑھنا فرض ہی اور باقی رکعتو مین مستحب ہے اور تمام رکعتون مین وتر اور سنت اور نفل کے قرارت فرض ہے اور قاعدہ بیچ کا سیوا ے وتر کے فرض ہے۔

نماز کے بیس[20] سنتین

پہلی[1] سنت دونون ہاتھ مردان کا نون تک اور عورتان مونڈون تک اوٹھانا دوسری[2] سنت نیچے ناف کے مردان اور عورتان اوپر چھاتی کے رکھنا تیسری[3] سنت سیدھا ہاتھ اوپر بائین کے رکھنا۔ چوتھی[4] سنت نظر جائے[4] پر سجدہ کے رکھنا۔ پانچوین[5] سنت سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيۡرُكَ پڑھنا چھٹی[6] سنت اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ الرَّجِيۡمِ بولنا ساتوین[7] سنت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سے الحمد شروع کرنا اٹھوین[۸] سُنّت آخر مین الحمد کے آمین بُولنا۔ نوین[۹] سُنّت تین مرتبہ رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ بُولنا دسوین[۱۰] سُنّت رکوع سے امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے اوٹھنا۔ گیارہوین[۱۱] سُنّت مقتدیان رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بُولنا بارہوین[۱۲] سُنّت تین مرتبہ سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بُولنا تیرہوین[۱۳] سُنّت تمام تکبیرین اوٹھنے کی اور بیٹھنے کی بُولنا چودہوین[۱۴] سُنّت فرض کے دو رکعت آخر مین فقط الحمد کا سورہ پڑہنا پندرہوین[۱۵] سُنّت مرد ان بائین پانون پر اور عورتان دونون پاؤن سیدہے طرف نکالکر چوتڑون پر بیٹھنا سولہوین[۱۶] سُنّت بیچ قاعدہ کے نظر گود مین رکہنا سترہوین[۱۷] سُنّت سرہات پاؤن کے اُنگلیون کا وقت سجدہ کے اور قاعدہ کے طرف قبلہ کے رکہنا اٹھارہوین[۱۸] سُنّت درود قاعدہ آخر مین بعد التحیات کے پڑہنا انیسوین[۱۹] سُنّت بعد درود کے کچھ دعا اموردین مین مانگنا۔ بیسوین[۲۰] سُنّت وقت سلام کے سیدہے اور بائین طرف منھ پہیرنا۔ ترتیب نماز جانکہ حاجت سے پیشاب

اور پاخانہ کے فارغ ہوکر ساتھ درستی تمام کے فرضان
اور سُنّتان وضو کے ادا کرکر دل سے خطرات ماسوا اللہ
جُدا کرکر اوپر مصلے کے مانند غلام کے باادب آکر باادب
کہڑا رہو سے اور دونون ہاتون کو دونون جہان سے
اٹھاکر دونون کانون تک لاکر نیت نماز کی کھے بعدہ
ساتھ لفظ اللہ کے دو لو لک کو دونون انگہوٹھے لگاکر
ساتھ عظمت و جلال کے تصوّر اپنے معبود کا کرکر مانند چھجے
ناؤ کے ہاتون کو لاکر نیچے ناف کے رکھے پر اکبر کے
باندہے اِس طور سے کہ تین انگلیان سیدہے ہاتھ کے
بائین ہاتھ پر رہوین چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے پہونچا
پکڑے اور درمیان مین دونون پانون کے فاصلہ چہار
انگلیان کا رہوے اور نظر جائے پر سجدے کے رہوے
بعد اوسکے ثنا اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر سورۂ
فاتحہ تمام کرے اور آخر مین اوسکے آمین بولے بعدہ کوئی
سورہ ضم کرے اور دل کو سوائے اللہ کے کسی طرف
نہ کہے یا طرف معنے یا لفظون کے رکہے پیچھے ضم سورہ
اللہ اکبر اس طور سے کہے کہ رے اکبر کا پیچ رکوع کے

آخر ہووے وقت رکوع کے دونون پنجون سے دونون
گھٹنے پکڑ کر ہاتون کو مانند چلے کے سیدہے اور پیٹھ کو مانند
تختے کے رکھکر نظر پیٹ پر پاؤن کے رکھے بیچ رکوع کے
تین یا پانچ مرتبہ تسبیح کہکر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بولتے
ہوئے اوٹھے اور سیدہا مانند ستون کے آرام سے
موافق ایک تسبیح کے کہڑے رہوے بعد اوسکے ساتھ
اللہ اکبر کے سجدیمین جھکے کہ رے اکبر کا بیچ سجدے کے
تمام ہووے جان کہ واسطے سجدے کے ایسا سیدہا بیٹھے
گویا کسی نے پتھر بیچ پانی کے مارا اور طریق بیٹھنے کا یہ ہی
کہ پہلے سیدہا گھٹنا زمین پر رکھے۔ پیچھے بایان گھٹنا رکھے
بعدہٗ پہلے سیدہا ہات پیچھے بایان ہات رکھے بعد اون کے
پہلے ناک پیچھے پیشانی رکھکر نظر کو ناک یا گال پر رکھے اور
سر و رمیان مین ہاتون کے ایسا رکھے کہ کنکر کان سے
گرے تو ہات پر پڑے پیٹ کو رانون سے اور بازو
کو پہسلیون سے اور پنڈلیان اور کہنیان کو زمین سے
دور رکھے اور عورتان ان تمام کو ملادیوین نہایت
عجز سے سجدہ کرے بیچ سجدے کے تین یا پانچ مرتبہ

تسبیح کہکر اللہ اکبر بولتے ہوئے اُٹھے وقت اوٹھنے کے
پہلے پیشانی پیچھے ناک اوٹھاوے بعدہٗ پہلے بایان ہات
پیچھے سیدہا ہات اوٹھاکر درمیان مین دونو سجدون کے
آرام سے موافق ایک تسبیح کے بیٹھے بعد اوسکے اوسی
طور سے دوسرا سجدہ کرے بعد دوسرے سجدے کے
پہلے بایان گھٹنا پیچھے سیدہا گھٹنا اوٹھاکر قیام مین کہڑ
رہوے بوجہ کہ اس جائے ایک رکعت تمام ہوئی اور
دوسری رکعت مانند رکعتِ اول کے پڑھ کر قاعدے
مین بیچ حضوری کے باادب بیٹھے اور نظر گود مین رکھے
پہچون کو ہاتون کے زانوون پر ایسا رکھے کہ سرا ونگلیونکا
کنارے پر گھٹنون کے رہوے اور اُنگلیان آپسمین
نہ ملی نہ بہت کشادہ رہوین طرف قبلہ کے سرہاتھ پاؤن
کے اونگلیون کا رہوے بعد قاعدے کے التحیات
اس طور سے پڑہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ

لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اللہم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین ط بعد اوس کے پھیلے سید ہے طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر بائین طرف سلام بولکر منھ پھراوے وقت سلام کے اگر اکیلا ہے فرشتون کے ساتھ کراما کاتبین کے نیت کرے اور اگر امام ہے مقتدیون کے ساتھ فرشتون کے اور مقتدیان امام کے اور بازوالون کے اور فرشتون کی نیت کرین آ اللہ تعالی نماز مومنون کی اس طور سے ادا کرو اوے - نماز مین اونیس[11] مکروہ ہین - پھیلا[1] مکروہ سید ہے بائین طرف دیکھنا - دوسرا[2] مکروہ پیشانی سے مٹی یا غبار پوچنا - تیسرا[3]

ین اونیس[19] مکروہ ہین

مکروہ پگڑی کے پھیر پر یا ٹوپی پر سجدہ کرنا۔ چوتھا مکروہ
باوجود کپڑون کے اور پگڑی ٹوپی کے ننگے انگ اور
ننگے سر نماز پڑھنا۔ پانچوان مکروہ سر یا کاندہون پر کپڑا اڈالکر
دو نو پلو لٹکے ہوئے نماز پڑھنا۔ چھٹا مکروہ ہاتھ کمر پر رکھکر کہڑے رہنا۔
ساتوان مکروہ جماعت سے جدا کھڑے رہنا۔ اٹھوان مکروہ
بایان ہات سیدہے ہات پر رکھنا۔ نوان مکروہ انگلیان ہات
پاؤن کے توڑنا۔ دسوان مکروہ آنکھین اوٹھاکر آسمان
دیکھنا۔ گیارہوان مکروہ کپڑے سے یا کسی چیز سے کھیلنا
بارہوان مکروہ جائے سجدے کے کنکرے سرکانا۔
تیرہوان مکروہ بیچ سجدے کے کہنیان زمین پر رکھنا چودہون مکروہ
تصویر جاندار کی چھت پر یا زمین پر یا بازو پر یا سامنے
ہونا پندرہوان مکروہ نزدیک پاخانے کے نماز پڑھنا
سولوان مکروہ سیدہے پاؤن پر بے عذر بیٹھنا سترہوان
مکروہ مانند عورتون کے چتڑون پر بیٹھنا اٹھارہوان مکروہ
آگے التحیات کے بسم اللہ پڑھنا اونیسوان مکروہ جان بوجکر
کوئی سنت نماز کی نکرنا کہان کہ سنت کو کسی نے اگر اہانت
سے نہ کیا وہ کافر ہوا

نماز بائیس چیزونسے توٹتی ہے

نماز بائیس[۲۲] چیزونسے توٹتی ہے

پھلی[۱] چیز کسیکو السلام علیکم بولنا۔ دوسری[۲] چیز جواب سلام کا دینا۔ تیسری[۳] چیز تھوڑی یا بہت بات کرنا۔ چوتھی[۴] چیز واسطے دنیاکے رونا پانچوین[۵] چیز واسطے اوسی دنیا کے پکارنا چھٹی[۶] چیز واسطے اوسی کے اُف کرنا ساتوین[۷] چیز واسطے اوسی کے آہ بھرنا آٹھوین[۸] چیز کچھہ کہانا۔ نوین[۹] چیز کچھہ پینا۔ دسوین[۱۰] چیز کوئی بات کا جواب دینا۔ گیارہوین[۱۱] چیز بعیذر کہکارنا بارہوین[۱۲] چیز اللہ سے دنیا کی مُراد مانگنا۔ تیرہوین[۱۳] چیز منھہ طرف سے قبلہ کے پھیرنا چودہوین[۱۴] چیز نماز کا کوئی رکن نکرنا یعنے قیام یا رکوع یا سجدہ چھوڑ دینا۔ پندرہوین[۱۵] چیز قرارت نہ پڑہنا یعنے کلام اللہ سے کچھہ نہ پڑہنا سولہوین[۱۶] چیز ناف سے گھٹنے تک اکثر عضو کا کہلنا یعنے بہت سے ران یا بہت گھٹنا یا دوسرا بدن دیکھنا۔ سترہوین[۱۷] چیز کلام اللہ دیکھکر پڑہنا۔ اٹھارہوین[۱۸] چیز اپنے امام کے سیوائے دوسریکو بتانا۔ اونیسوین[۱۹] چیز۔ ایک رکن مین تین حرکت کرنا یعنے تمام قیام یا تمام رکوع یا دوسرے رکنو مین ایک ہاتھہ سے تین[۳] مرتبہ کچھہ کام کرنا یعنے پگڑی

یا کپڑا درست کرنا - بیسوین[۲۰] چیز دونون ہاتون سے
ایک مرتبہ کچھ کام کرنا - اکیسوین[۲۱] چیز ایسی حرکت کرنا
کہ دوسرا دیکھنے والا سمجھے نماز مین نہین ہے بائیسوین[۲۲] چیز
خندہ کرنا جاننا کہ ہنسا تین[۳] قسم پر ہی ایک[۱] قہقہ دوسرا[۲] خندہ
تیسرا[۳] تبسم - قہقہ وہ ہے کہ آواز ہنسنے والے کا بازو
والا سُنے اوس سے وضو جاتا ہے - خندہ وہ ہے کہ ہنسنے
والا اپنا آواز آپ سُنے اوس سے نماز جاتی ہے - تبسم
وہ ہے کہ آپ بھی نہ سُنے یعنے لبون مین مُسکرا وے اوس
نہ وضو جاتا نہ نماز جاتی بوجہ کہ رات دن مین سترا[۱۷] رکعت
پڑھنا فرض ہے فجر کو دو رکعت ظہر کو چار رکعت عصر کو
چار رکعت - مغرب کو تین[۳] رکعت عشا کو چار رکعت وقت
فجر کا ابتدا ر صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہے ابتدا
صبح صادق کی چار گھڑی رات سے ہوتی ہے - لاکن
روشنی ہوئی پر پڑھنا مستحب ہے وقت ظہر کا ابتدا ر
آفتاب ڈھلنے سے سایہ ہر شئے کا سیوا ئے سایہ
اصلی کے دو برابر ہوئی تک ہے - سایہ اصلی وہ کہ وقت
سر پہ ہونے آفتاب کے زمین پر پڑے - جاڑون کے

رات دن رکعت

بیان

دنون مین سایہ اصلی طرف شمال کے پڑتا ہے اور بعضے
دنون مین دہوپ کے نہین پڑتا ہے لاکن سوائے سایہ
اصلی کے سایہ اول مین پڑہنا مستحب ہے اور وقت
عصر کا بعد دو سایہ کے آفتاب ڈوبے تک ہے لاکن زرد
ہوئے پر آفتاب کے پڑہنا کراہیت ہے اور وقت مغرب کا
بعد آفتاب ڈوبے کے شفق ڈوبے تک ہے جان کہ بعد
آفتاب ڈوبے کے سرخی ہوتی ہے بعد سرخی کے سفیدی
ہوتی ہے اوس سفیدی کو شفق کہتے ہین دو گھڑی رات تک
شفق رہتی ہے۔ لاکن بہت تارے نکلے پڑہنا کراہیت ہے
اور وقت عشا کا بعد سفیدی ڈوبے کے سفیدی تک صبح
صادق کی ہے لاکن چھہ گھڑی رات سے پہر رات تک پڑہنا
مستحب ہے جان کہ نماز عیدین کے اور جمعہ کی اور وتر کی
واجب ہے نیت عیدین کی یہ ہے دو رکعت نماز
واجب پڑہتا ہون مین اس عید الفطر کی یا اس عید الضحیٰ
کی سات چھہ تکبیرون کے پیچھے اس امام کے واسطے اللہ
تعالی کے اور نیت جمعہ یہ ہے دو رکعت نماز پڑہتا ہون
مین اس جمعہ کی بدلے مین فرض ظہر کے پیچھے اس امام کے

نماز عیدین

نیت جمعہ

نیت وتر

واسطے اللہ تعالی کے اور نیت وتر کی یہہ ہے تین
رکعت نماز واجب الوتر کی پڑہتا ہون مین واسطے
اللہ تعالی کے تیسری رکعت مین بعد ضم سورہ کے دونون
ہاتھہ کانون تک اٹھاکر تکبیر کہکر پھر ہات باندہے بعدہٗ
دعاء قنوت اس طور سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ
عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ
وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ
رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ
بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ بعد دعا قنوت کے رکوع کرکے
نماز تمام کرے جان کہ سنت دو قسم پر ہے ایک موکدہ
دوسرے غیر موکدہ موکدہ وہی ہے کہ نبی ہمارے صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تمام عمر پڑہے ہووین ایک دو مرتبہ
نہ پڑہے ہووین غیر موکدہ وہ ہے کہ تمام عمر مین ایک
دو مرتبہ پڑہے ہووین رات دن مین سنت موکدہ
کی بارہ رکعت ہین دو رکعت آگے فجر کے چار رکعت

رات دن سنت موکدہ رکعت ۱۲

آگے ظہر کے دو رکعت بعد ظہر کے دو رکعت بعد مغرب کے
دو رکعت بعد عشا کے بیچ جمعہ کے دس رکعت موکدہ ہین
چار رکعت آگے جمعہ کے چھہ رکعت بعد جمعہ کے رات
دن ہین سنت غیر موکدہ کی آٹھ رکعت ہین چار رکعت آگے
عصر کے چار رکعت آگے عشا کے سنت موکدہ کا نہ پڑہنے والا
گنہگار ہے اور آخرت مین عذاب کے سزاوار ہے ۔
واسطے سنت غیر موکدہ کے مختار ہے پڑہے یا نپڑہے
لاکن نہ پڑہنے والا ثواب عظیم کا چھوڑنے والا ہے سجدہ
سہو کے پانچ سبب پہلا سبب تاخیر فرض کرنا یعنے بعد
تکبیر تحریمہ کے دیر سے قرات شروع کرنا یا بعد قرات آگے
ٹھر کر رکوع کرنا یا دوسرے کوئی فرض کو دیر کرنا دوسرا سبب
دو مرتبہ بھولے سے رکن ادا کرنا یعنے دو قیام یا دو رکوع
یا تین سجدہ کرنا تیسرا سبب رکن کی تقدیم تاخیر کرنا یعنے
بعد تکبیر تحریمہ کے پہلے رکوع کرنا بعد قیام کرنا یا پہلے سجدہ
کرنا بعد رکوع کرنا یا اور کسی رکن کو آگے پیچھے کرنا چوتھا
سبب دو مرتبہ واجب کو ادا کرنا یعنے دو مرتبہ سورہ
الحمد کا پڑہنا۔ یا نماز فرض مین دو مرتبہ بیچ کا قاعدہ بیٹھنا

سہو کے پانچ سبب

یا اور کوئی واجب کو دو مرتبہ ادا کرنا - پانچواں سبب ترک
واجب کرنا - الحمد کا سورہ نہ پڑہنا یا ضم سورہ نکرنا یا بیچ کا قاعدہ
نمازِ فرض کا نہ بیٹھنا یا قرارت پکار کر پڑہنے کی جائے آہستہ
پڑہنا یا آہستہ پڑہنے کی جائے پکار کر پڑہنا یا سوائے اونکے
اور کوئی واجب چھوڑ دینا تمام ان صورتون مین سجدۂ سہو
آتا ہے سجدہ سہو کا اس طور سے ادا کرے کہ قاعدۂ آخر مین
بعد اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑہنے کے
امام ایکطرف سلام پھیرے اور اکیلا دو طرف سلام پھیر کر
دو سجدہ کرے بعد سجدون کے پھر ابتدا سے التحیات پڑہکر
سلام پھیرے اللہ تعالی اپنے رحم سے اس نماز کو مانند نماز بے
سہو کے قبول کرتا ہے جاننا چاہئے کہ سہو امام کا مقتدیون تمام پر ہے
سہو مقتدیونکا امام پر نہین بلکہ طفیل سے امام کے معاف ہے
نماز قصر کے تین سبب - سفر مین حکم آدھی نماز پڑہنے کا ہے
قصر نام اوسکا ہے پہلا سبب ارادہ سفر کا تین دن کے راہ
کا ہووے دوسرا سبب اپنی بستی کے گھر دیکہنا موقوف
ہووین یعنے اپنے گھر سے سفر کو نکلے دس یا پانچ قدم پر نیت
نماز کا آیا اوس جا قصر نہ پڑہے یا سفر سے آتے وقت -

اپنی بستی کے گھر دیکھنے لگے وہان سے قصر موقوف تیسرا سبب بستی کا
رہنے والا امام مسافر کا ہووے یعنے اگر بستی والا امام مسافر
ہووے مسافر تابعداری سے امام کے نماز تمام کری اور اگر مسافر امام
رہنے والونکا ہوا اپنے قصر پڑھے مقتدیان بعد سلام پھیرنے
امام کے باقی نماز تمام کرلین کوئی سفر مین قصر نہ پڑھا نہایت گناہ
مین گرا کسواسطے کہ اوس نے اللہ تعالی کے حکم سے منھہ پھیرا

اقامت کے دو سبب

اقامت کے دو سبب یعنے قصر موقوف ہونے کی دو سبب
پہلا سبب مسافر اپنے گھر کو پہنچے دوسرا سبب کسی جاے
پندرہ دن رہنے کی نیت کرے اگر کوئی اندر پندرہ دنکی جانا ہی نکلا
لاکن برسون مہینون نکلے نہین جاتا ہے قصر پڑھتے رہے جانو کہ فرض
دو قسم پر ہے۔ ایک فرض عین دوسرا فرض کفایہ فرض عین وہ ہی جبتک ہر ہر
شخص اپنی ذات سے نہ کری ادا نہین ہوتا ہے مانند نماز روزے کے

فرض کفایہ

فرض کفایہ وہ ہے جماعت سی یا گھر سے ایک شخص ادا کری سب پر سے ادا ہووے
مانند جواب چھینکنے کے اور جواب سلام کے اور پوچھنی بیمار کے
اور نماز جنازے کے یعنے جماعت مین کسی نے چھینک کر
الحمد للہ بولا یا کسی نے جماعت پر سلام کہا ایک نے جواب
دیا سب پر سے فرض ادا ہوا یا جماعت سے ایک نے

واسطے پوچھنے بیمار کے گیا سب پر سے ادا کیا اسیطور نماز جنازہ ایک نے جماعت سے جا کر پڑھا سب کے ذمہ کی ادا کیا ۔

بیان غسل

بیان غسل میت کا

غسل میت مستحب ہے کہ نہلانے والا میت کا خویش نزدیک کا ہووے یعنے باپ یا بھائی یا بیٹا ہووے اور باوضو ہووے اگر اوسے علم نہلانے کا نہین ہے ۔ دوسرا کوئی پرہیزگار نہلاوے پہلے عود تختے کو دلاکر میت کو اوپر اوس کے سلا کر تمام کپڑے اوس میت کے اوتار کر لنگے ناف سے گھٹنے تک ڈھانپ کر نہلانا شروع کرے اور سوا اسے نہلانیوالون کے دوسرے نہ دیکھین نہلانے تک عود جلاوے اور غفرانک یا رحمان بولتے رہے بیر کے پتے ڈالکر پانی گرم کرے اگر نہ ملین سادہ پانی کفایت کرتا ہے پہلے ایک ڈھیلے سے استنجی کی جاے کو صاف کرے بعد نین یا پانچ یا سات ڈھیلے سے پاخانہ کی جاے کو صاف کر کر کپڑا ہاتون کو لپیٹ کر استنجے پاخانہ کی جاے دہو کر وضو کراوے بغیر منھہ مین اور ناک مین پانی ڈالنے کے لاکن مستحب ہے کہ کپڑا گیلا اونگلی پر لپیٹ کر دانتون پر پھراوے اور سوراخ

ناک کو اسی طور سے صاف کرے بعد وضو کے اگر بال ڈاڑہی کے
اور سر کے ہوویں لعاب سے جہال گلخیرو کی دہووے
وگرنہ صابون کفایت کرتا ہے بعدہ کروٹ کرے اوپر
بائین مونڈھے کے اور دہووے سیدہا طرف تمام اوسکا
اِس طور سے کہ پانی تختے تک پہنچے بعد اوسکے کروٹ
کرے اوپر سیدھے مونڈھے کے اور دہووے بایان
طرف تمام اوس کا بعدہ ٹیکا پیچھے دیکر آہستہ پیٹ ملے
اگر پاخانے کے یا پیشاب کے جای سے کچھ نکلے اوسے
دہووے پھر دوبارہ اوضو نہ کراوے اگر میت پھولی ہی
فقط پانی پیٹ پر ڈالے بعد اوس کے موافق ترتیب
سابق کے تین مرتبہ کروٹ کرے ہر کروٹ مین تین تین
یا پانچ پانچ یا سات سات مرتبہ پانی ڈالے بوجہ کہ زیادہ
سات مرتبہ سے کراہیت ہے بعد غسل کے کفن پہناوے
ایسے کپڑے کا کہ عید اور جمعہ کو پہنتا تہا جان کہ مرد کو کفن سنت
تین کپڑے ہین ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ
کفنی گلے سے ٹخنون تک ازار اور لفافہ سر سے پاون تک
اور عورتون کو پانچ کپڑے سوائے ان تین کے دو کپڑے

بیان کفن میت

اور ہین ایک سربند دوسرا سینہ بند درازی سربند کی دو گز
شرعی اور چوڑائی ایک بالش درازی سینہ بند کی تین گز اور
چوڑائی بغل سے ران تک اگر کفن سنت نہ ملے مرد کو کفن
کفایت دو کپڑے ایک ازار دوسری لفافہ اور عورت کو
تین کپڑے ایک کفنی دوسرے ازار تیسرا لفافہ اور اگر
کچھ بھی نہ ملے کفن ضرور جتنا کہ پاوے دیوے اگر کفن
مطلق نہ ملے میت کو بیچ گہانس خوشبو کے یعنے روسہ وغیرہ کے
لپیٹے جان کہ پہلے لفافہ اوپر اوس کے ازار اوپر اوس کے
کفنی بچھا کر میت کو اوپر اوس کے سلا کر خوشبو لگاوے
یعنے عطر ملے بعدہ کافور سات جگہہ لگاوے ایک پیشانی
دو ہتیلیان دو گھٹنے دو نیچے پانون کے بعدہ پہلے ازار
بائین طرف سے پیچھے سیدھے طرف سے لپیٹ کر بعد
اوس کے لفافہ اوسی طور سے لپیٹے بعدہ تین جاے باندھے
ایک اوپر سر کے دوسرا بیچ کمر کے تیسرا نیچے پانون کے
اور عورتون کو بعد کفنی پہنانے کے بال سر کے دو حصہ
کر کر چہاتی پر ڈال کر پیچھے اوس کے سربند یعنے دامنی اوپر
سر کے اوڑھا کر دونو پلون سے دونو طرف سے بال لپیٹے

پیچھے اوس کے سینہ بند پیچھے اوس کے لفافہ لپیٹ کر تین جاگے
باندھے اور نماز موافق ترتیب لکھے ہوئے کے پڑھے توجکہ
نیت نماز جنازہ کی فرض ہے۔ اگر جنازہ مرد کا ہے برابر
سینہ کے کھڑے رہے اگر جنازہ عورت کا ہے برابر سر کے
کھڑے رہے اور نیت یون کرے نماز پڑھتا ہون مین
اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیرون کے اور دعا واسطے اس میت کے
اگر امام ہووے پیچھے اس امام کے بولے واسطے اللہ تعالی کے
اللہ اکبر بولکر ہاتھ باندھے بعد اوس کے ثنا پڑھے یعنے
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے بعد اوس کے
پھر بغیر ہاتھ اوٹھانے کے اللہ اکبر بول کر درود کہ بعد التحیات کے
ہے تمام پڑھے پھر بغیر ہاتھ اوٹھانے کے اللہ اکبر بول کر
یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا
وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ
مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا
فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط بعد اس دعا کے پھر اللہ اکبر بولکر
سلام پھیرے نماز جنازہ تمام ہوئی۔ اگر جنازہ لڑکے کا ہے

یہہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر جنازہ لڑکی کا ہے تو یون پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً

بیان رو

بیان روزے ماہ رمضان المبارک کا

جان کہ روزے تمام ماہ رمضان کے اور نیتین اون کے فرض ہین نیت یہہ ہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا فَرْضًا مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ الْمُبَارَکِ لِلّٰہِ تَعَالٰی یا یون کہے روزہ رکھتا ہون مین فرض اس ماہ رمضان کا واسطے اللہ تعالی کے جان کہ بعد آدھی رات کے ساتوان حصہ رات کا باقی رہے تک سحر کرنا سنت ہے ساتوان حصہ رات کا چہار گھڑی ہوتی ہے بعضے درازراتون مین سوا یا ساڑھے چار گھڑی ہوتی ہے لاکن قریب ساتوین حصہ کے کہانا کہانے سے سنت نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم بخوبی ادا ہوتی ہے پس وہان سی کہ صبح صادق شروع ہے آفتاب ڈوبنے تک تین چیزین حرام ہین ایک چیز کچہہ کہانا دوسری چیز کچہہ پینا تیسری چیز جماع کرنا جب یقین ہوا کہ آفتاب ڈوبا

مختار ہے کسی چیز سے افطار کرے کہ وقت افطار کا ہے
نیت افطار کی شرط نہین ہے بلکہ فاتحہ پڑہے اور شکر اللہ کا
کرے اور دعا مانگے کہ وقت قبولیت کا ہے کوئی جان
بوجھ کر بیچ روزہ کے اِن تین چیزون سے ایک چیز کیا
یعنے کچھ کہایا یا کچھ پیا یا جماع کیا اوس پر قضا اوس روزے
کی اور کفارہ آیا یعنے ایک غلام یا ایک باندی آزاد کرے
اور ایک روزہ قضا کا رکھے۔ اور اگر باندی غلام میسر نہین تو
ساٹھ غریبون کو پیٹ بہر کہانا کہلاوے اور ایک روزہ
رکھے اور اگر قدرت کہانا کہلانے کی نہین تو ساٹھ روزے پے
در پے رکہے اور روزہ قضا کا رکھے اگر کوئی مٹی یا کنکر
یا موتی یا سیپی سوا اِن کے جو چیز کہ نہین کہانے کی ہے
کہایا یا غرغرہ کیا یا ہاتھ سے شہوت باہر نکالا یعنے انزال
کیا روزہ گیا لاکن بغیر کفارہ کی قضا روزہ لازم پڑا اور اگر کسی نے
بھولے سے پیٹ بھر کر کہایا یا تہوڑا میٹ کہانا کہایا یا پانی پیا یا شہوت
خود بخود چہوٹ گیا یا خواب مین جماع سے انزال کیا
روزہ نہین گیا اور اگر کسی نے کہانے کی چیزون سے
زبان پر رکھا۔ لاکن حلق تک نہین پہونچا روزہ مکروہ ہوا

یا کسی نے روٹی چابکر لڑکے کو کھلایا وقت ضرور کے جائز آیا اور اگر کسی نے حجامت کیا یعنے فصد لیا یا جوکون سے سرنگیون سے لہو نکالا یا سرمہ آنکھون مین لگایا یا تیل سرمین ڈالا یا خوشبو سونگا اِن تمام صور تون مین روزہ نہین گیا اور کچھ گناہ نہین ہوا جو امت محمّد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے دعا بعد کہنے یا سُننے اذان کے پڑھیگا

دعا بعد اذان

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ دامن شفاعت مین لپٹا رہیگا گوش دل سے سُن اور پھول ایمان کو اعتقاد کے ہاتھ سے چُن کہ دنِ قیامت کے جلال سے اللہ جل جلالہ کے لوح اور قلم اور عرش سے فرش تک کُل مخلوقین اور ملائکین ومقربین اور مرسلین مکملین لرزان اور ترسان رہینگے کسی کو قدرتِ دم مارنے کی نہین رہیگی اوس وقت سید المرسلین صلوۃ اللہ علیہ و آلہ وسلم بیچ مقام محمود کے سجدہ ادا کرینگے اور ثنائے الٰہی

بیان شفاعت

بجا لاوینگے۔ پس اللہ جل جلالہٗ ساتھ رحم تمام کے کلام رحمت العالمین سے کریگا اور فرماویگا اَے رسول میرے اور اَے مقبول میرے سر اوٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے اَے حبیب میرے اور اَے محبوب میرے ہر کوئی رضا میری چہتا ہے مین رضا تیری چہتا ہون اوس وقت شفیع المذنبین پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السّلام کی اور جمیع ملائکہ کی کرکر بعدہٗ ساتھ امت اپنے تمام امتونکے شفاعت کرینگے بعدہٗ کلام کرنے اللہ جل جلالہٗ نے ساتھ خیر الانام کے تمام مخلوق اور ملائکہ اور مرسلین کو تسکین خاطر ہوگی جان کہ تسکین خاطر کل کی شفاعت کل کی ہے سبب پہلے شفاعت جبرئیل علیہ السّلام کا یہہ ہے کہ اس دار دنیا مین جبرئیل علیہ السّلام نے سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم سے عہد و پیمان کئے ہین اور عرض کئے ہین اَے سید و اَے محبوبِ خدا آدن قیامتکے پہلے شفاعت واسطے جبرئیل کے جناب باری مین کلام کیجئے۔ بعدہٗ جمیع ملائکہ مقربین اور مخلوق کی شفاعت کیجئے اَے وہ لوگون کہ دم امت محمدی صلی اللہ علیہ آلہ وسلّم

کا مارتے ہو لازم کہ فرمان سے اون کے ہرگز نہ سر پھیرو
اور شرع سے سرِ مو تجاوز نکرو اور نمازِ پنجگانہ ادا کرو اور
جان و مال اپنا انپر فدا کرو اور محبت مین اون کے مرو کہ تا کل
قیامت کے شفاعت مین اون کے رہو پس یہہ مسکین بے
تسکین کہ نعلین بردار سیدّ المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلّم کا ہے چند مسئلہ ضرور یہ نماز کیو اسطے یاد کرنے
لڑکوں کے تحریر کر کر نام اس کا صورت نماز
رکھا ہے آلٰہا خدایا غفورا رحیما طفیل سے صورت محمدی
اللّٰہُمَّ صلِّ وسلّم علیہ وآلہٖ صورت
نماز کو قبول کر کر اس مسکین کو اور والدین کو اور
برادران اور اقربا اور محبان اور کاتبان اور
ناظران اور قاریان کو اور کل مُسلمین اور مسلمات
کو اور مومنین اور مومنات کو دامن مین شفاعت
حضرت سیّد المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے
لپیٹ آمین ثم آمین بتیسیم تاریخ دوسری محرم الحرام
کے کہ سنہ ۱۲۵۴ بارہ سو چوپن ہجری نبوی صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلّم گذرے تھے کہ نقش صورتِ نماز کا

پردہ بطون سے صفحہ ظاہر پر اوٹھا تمت تمام شد

محمد اگر نہ ہووے کس ہووے شے نہ ہووے ہر دو عالم را وجودی

صلی اللہ تعالی علیہ

وآلہ واصحابہ وسلم

دائما کثیرا کثیرا

ط

تجوید الحروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ا ب ت ث ج ح

قلب — اخفا — اظہار

خ د ذ ر ز س

اخفا — ادغام بے غنہ — اخفا

ش ص ض ط ظ

اخفا — اخفا

رسالہ قرارت موسوم بہ دوائر التجوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

قاعدہ قلب

قاعدہ قلب بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے **ب** آوے تو نون کے تئین بدل میم سے کرتے ہین اور باغنہ پڑھتے ہین مانند مِنْۢ بَعْدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ کے

ادغام باغنہ

قاعدہ ادغام باغنہ بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے یومن مین سے کوئی حرف آوے تو نون کے تئین بدل اس حرف سے کرتے ہین اور باغنہ پڑھتے ہین مانند مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ کے

ادغام بےغنہ

قاعدہ ادغام بےغنہ بعد نونِ ساکن اور نون تنوین کے ر یا ل آوے نون کے تئین بدل ر سے یا ل سے کرتے ہین اور بغیر غنہ کے پڑھتے ہین مانند اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کے

اظہار

قاعدہ اظہار بعد نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے ء اور ھ اور ح اور خ اور ع اور غ ان چھے حرفوں مین سے

کوئی حرف آوے نون کے تئیں ظاہر کرتے ہین اور پڑھتے ہین مانند وَآمَنَہُم مِّنْ خَوْفٍ ؛ کُفُوًا اَحَدٌ کے قاعدہ اخفا بعد نون ساکن اور نونِ تنوین کے ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك اِن پندرہ حرفون سے کوئی حرف آوے نون کے تئیں اخفا کرتے ہین یعنے پوشیدہ کر کر سات غنہ کے پڑھتے ہین مانند فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ؛ وَکَاْسًا دِھَاقًا کے قاعدہ تفخیم ماقبل لفظ مبارک اللہ کے پیش یا زبر آوے لفظ مبارک کے تئیں پُر پڑھتے ہین مانند اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؛ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ کے قاعدہ ترقیق ماقبل لفظ مبارک کے زیر آوے یا خود زیر دار ہووے لفظ مبارک کے تئین باریک پڑھتے ہین مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے قاعدہ تفخیم را ماقبل حرف را کے پیش یا زبر ہووے یا خود پیش دار ہووے و یا زبر دار ہووے پُر پڑھتے ہین مانند یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے قاعدہ ترقیق را ماقبل حرف را کے زیر ہووے یا خود زیر دار ہووے باریک

پڑھتے ہین مانند فرعون وتمارق کے وصلے اللہ
تعالیٰ علے خیر خلقہٖ سیدنا محمدٍ وآلہٖ
واصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم
(الراحمین)

رسالہ قرارت موسوم بہ ہدایت القرآء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علے
خیر المرسلین محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین
بعد حمد وصلوٰۃ کے اے تلاوت کرنیوالے قرآن شریف
اللہ تعالیٰ نے تعریف مین اور توصیف مین تیرے
حدیث قدسی فرمایا ہے۔ جو چاہے کہ میرے سے بیوسطے
باتین کرے پس وہ کلام شریف پڑھے اسواسطے فقیر مسکین نے
چند قواعد قرائت کے ساتھ سہل طریق کے بیان کیا ہی
لازم قاری کے تئین کہ موافق اوس کے قرارت پڑھے
تاکہ نرمی سے باتین خدائے باری سے کرے اے قاری
نون اوپر دو قسم کے ہے ایک نون ساکن جزم دارکے
تئین کہتے ہین مانند اَنْ کے دوسری نون تنوین دوپیش

دو زبر دو زیر کے تئین کہتے ہین مانند بِہٖ کے تمام اٹھائیس ۲۸
حرف ہین اون مین سے ب بعد اون دو نو نوں نون کے
آوے نون کے تئین بدل میم سے کرتے ہین اور سات
غنہ کے پڑہتے ہین غنہ وہ ہے کہ آواز طرف ناک کے جاوے
مانند مِنْم بعدِ وَ انتَ حِلٌّم بِہٰذَا البَلَدِ
کے اسے قاعدہ قلب کہتے ہین باقی رہے ستائیس ۲۷
حرف اون مین سے ی و م ن کہ مجموع اوسکا
یومن ہوتا ہے بعد اِن دو نون نو نون کے
آوے ادغام سات غنہ کے کرتے ہین یعنے نون کے
تئین بدل اوس حرف سے کرتے ہین اور باغنہ
پڑہتے ہین مانند فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا
یَّرَہٗ کے باقی چھ ۶ مثالان قیاس کر اور اِسکے
اِسے قاعدہ ادغام کہتے ہین باقی رہے تئیس ۲۳ حرف
اون مین سے ر یا ل بعد اون دو نون نو نون کے
آوے نون کے تئین بدل ر سے کرتے ہین اور ر
مین ادغام کرتے ہین اور بغیر غنہ کے پڑہتے ہین مانند
اَنْ رَّاٰہُ اسْتَغْنٰی کے یا نون کے تئین بدل لام سے

کرتے ہین اور لام مین ادغام کرتے ہین یہان بھی بغیر
غنہ کے پڑھتے ہین مانند وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا
اَحَدٌ کے اگر سای اور لام یؤمن مین
شریک ہووے مجموع اوس کا یرملون ہوتا ہے
اسے قاعدہ یرملون کہتے ہین باقی رہے اکیس۲۱
حرف اون مین سے ء اور ھ اور ح اور خ
اور ع اور غ ان حرفون کو حرف حلقی کہتے
ہین بعد اون دو نون نون کے آوے اون دونو
کو ظاہر کرتے ہین اور پڑھتے ہین مانند وَآمَنَھُمْ
مِنْ خَوْفٍ اور کُفُوًا اَحَدٌ کے باقی دس۱۰
مثالان قیاس کر اوپر اس کے اسے قاعدہ اظہار کہتے
ہین باقی رہے پندرہ حرف ت ث ج د
ذ ز س ش ص ض ط ظ ف
ق ک اِن پندرہ حرفون سے بعد اون دونو
نونون کے کوئی حرف آوے نون کے تئین اخفا کرتے ہین
یعنے پوشیدہ کر کر سات غنہ کے پڑھتے ہین مانند
فَاَمَّا مَنْ طَغٰی اور وَکَاسًا دِھَاقًا

کے باقی اٹھائیس مثالان قیاس کر اوپر اسکے اسے قاعدہ
اخفا کہتے ہین آے قاری لفظ مبارک اللہ دل سے
تیرے جاری ماقبل اوس کے پیش یا زبر آوے لفظ کے
تین پُر پڑہتے ہین مانند اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ
کے اسے قاعدہ تفخیم کہتے ہین اگر ماقبل اوس کے زیر آوے
یا خود زبر دار ہووے لفظ مبارک کے تین باریک
پڑہتے ہین مانند بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے اور
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے اسے قاعدہ
ترقیق کہتے ہین اور اسی طور سے حال حرف ر کا ہے
کہ ماقبل اُس کے پیش ہووے یا زبر ہووے یا خود پیش دار
ہووے یا زبر دار ہووے پُر پڑہتے ہین مانند
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ کے
باقی دو مثالان قیاس کر اوپر اس کے اس قاعدہ کے تین
بھی تفخیم کہتے ہین اگر ماقبل حرف ر ی کے زیر ہووے
یا خود زیر دار ہووے باریک پڑہتے ہین مانند فِرْعَوْنَ
اور وَنَمَارِقُ کے اس قاعدہ کے تین بھی ترقیق
کہتے ہین اے قاری اللہ تعالیٰ نے کلام شریف مین

فرمایا ہے پڑہو تم قرآن شریف کو سات آہستگی کے یعنے
علم قراءت کے تئین تحقیق کرکر حرف اور مد اور شد
بخوبی ادا کرو اور رضائے الٰہی مین ڈوبو آے قاری
جو تحریر فقیر کی ہے الف بے قراءت کی ہے اسپر
قناعت نہ کرکر بحر قراءت مین غوطہ مارکر موتی کمالکے تئین ہیچ ہاتہ کے
لاکر شب و روز بیچ قراءت کلام مجید کے رہو اور عمر اپنی بیچ
اوس کے آخر کرو تا کہ شفاعت سے کلام شریف کے
دن قیامت کے نجات پاو وصلی اللہ تعالیٰ
علےٰ خیر خلقہٖ محمدٍ و آلہٖ و اصحابہٖ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

خطب

الخطبة الاولیٰ لیوم الجمعه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ ط وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ط اَیْ
عَلٰی صُوْرَۃٍ جَمِیْلَۃٍ شَرِیْفَۃٍ نَجِیْبَۃٍ ط لِاَنَّہٗ
خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ ط وَ الْاِنْسَانُ لِلْخِلَافَۃِ مِرْاٰتِیَّۃٌ

اَلْجَمَالِ وَ الْکَمَالِ هٰذَا هُوَ الْخُلُقُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ
وَصَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَبِیْبَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ بِہٖ حَیْثُ
قَالَ فِیْ کَلَامِہِ الْقَدِیْمِ۔ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ ط اَلْخُلُقُ الْعَظِیْمُ هِیَ عُکُوْسُ الْاَسْمَاءِ
وَالصِّفَاتِ الَّتِیْ انْطَبَعَتْ فِیْ مِرْاٰۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ
وَظَهَرَ فِیْہِ الْکَمَالَاتُ الْقَدِیْمَۃُ الْوُجُوْبِیَّۃُ
الرَّبُوْبِیَّۃُ ط لِاَنَّہٗ صَارَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا
مُحِبًّا وَمَحْبُوْبًا وَفِیْ دَارِ الْاٰخِرَۃِ مَحْبُوْبًا
صِرْفًا فَلِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّہٖ ؎
بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ ۔ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ۔ صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَآلِہٖ ؎ شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ ۔ قَسِیْمٌ
جَسِیْمٌ نَسِیْمٌ وَسِیْمٌ ۔ اَیُّهَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا
وَافْهَمُوْا اَنَّ نَبِیَّکُمْ وَرَسُوْلَکُمْ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ

لا شریک لہ لاحدٍ فی مرتبتہ عند اللہ
بل ھو حبیب اللہ لہذا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک
مقرب ولا نبی مرسل۔ تقبل اللہ تعالیٰ
دعاء آدم بسببہ ونجی نوح نبی اللہ بمددہ
وکان النار بردًا وسلامًا علیٰ خلیلہ
بقوتہ وخرج موسیٰ کلیم اللہ من البحر بنظرہ
فاتبعوا شریعۃ نبیکم واسلکوا طریقۃ رسولکم
طریق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیٰ قسمین القسم الاول اعتقادی والقسم
الثانی عملی۔ والاعتقادی انما ھو منحصر
فی مذھب اھل السنۃ والجماعۃ لا اختلاف
فیہ قدر راس شعرۃ۔ وکلہ حق حق
حق فنا للازم علی الناس کلھم ان یعتقدوا
موافق اعتقاداتھم لانہ لا سبب للنجاۃ
والفلاح الا ھو والعمل منحصر فی اجتھاد

الائمۃ الاربعۃ وھم کلھم علی الحق ط فاتبع لمن شئت من
ھولاء الاربعۃ واعمل علی الحکمۃ وکن فی محبۃ الثلاثۃ
الباقیۃ لمحبۃ امامک ۔ فبعد الاعتقاد لابد من العمل
الکامل علی الشریعۃ المصطفویۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم وھو اداء الصلوٰت الخمسۃ وصیام شھر رمضان
واداء الزکوٰۃ علی صاحب النصاب والحج من احسن الوجوہ
اذا استطعتم الیہ سبیلا ط وبعدہ سلوک طریق الصوفیۃ
یعنی ذکر اللہ تعالی من القلب واللسان موافق ارشاد صاحب
الارشاد لان الفناء والبقاء وقرب اللہ تعالی ومحبۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم علی درجۃ الکمال لا یحصل
الا بہ والذاکر کذا یصل الی الایمان الحقیقی ۔ وصلی اللہ
تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ وسلم برحمتک
یا ارحم الراحمین ط

الخطبۃ الثانیۃ لیوم الجمعۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ ط الحمد للہ الذی قدر لنا الایمان ط الصلوٰۃ
والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ الذین

نعمت و ناطر بنی الاسلام و الاحسان خصوصاً علی
افضل الصحابة بالتحقیق امیر المومنین حضرت ابی بکر
ن الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام من الملک
العلام علی قاتل الکفرة والمرتاب من کان رائیہ موافقا
للوحی والکتاب امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام من الملک العلام علی
جامع القرآن کامل الحیاء والایمان امیر المومنین
حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہ ثم السلام
من الملک العلام علی اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب
امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ
وعلی العشرة الباقیة المبشرة الذین بایعوا صلی اللہ علیہ
وآلہ وصحبہ وسلم تحت الشجرة رضی اللہ تعالی عنہم ثم السلام
علی العمین الشریفین بین الناس حمزة والعباس رضی اللہ
تعالی عنہما و ثم السلام علی امہات المومنین والمسلمین
حضرت خدیجة الکبری وحضرت عائشة الصدیقة
رضی اللہ تعالی عنہما وعلی باقیة الازواج المطہرات
رضی اللہ تعالی عنہن ثم السلام علی بنت النبی صلی اللہ

تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اَلَّتِیْ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ حَقِّھِمَا اَلْفَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی الْاِمَامَیْنِ الْہُمَامَیْنِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَضْرَتِ الْحَسَنِ الْمُجْتَبٰی وَاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حَضْرَتِ الْحُسَیْنِ شَہِیْدِ وَادِیِ کَرْبَلَاءِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ الصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَعَلٰی تَبَعِ التَّابِعِیْنَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ

دعائے سلطان الزمان بخواند

اَللّٰہُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَشَرِیْعَتَہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَشَرِیْعَتَہٗ سہ بار بخواند عِبَادَ اللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ صَلُّوْا صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ وَاذْکُرُوا اللہَ فَاِنَّ ذِکْرَ اللہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَفْضَلُ وَاَکْرَمُ وَاَکْبَرُ۔

تمت

ومن کلام الشریف مد ظلہم العالی

منھ سے بولو تب نہ بنجاؤ خدا کیواسطے ۔۔۔ دور سے آئے تمہارے ہم لقا کیواسطے

لطف فرماؤ کرم کی تم کرو ہم پر نگاہ ۔۔۔ خدمتِ شاہی مین آئے ہم دعا کیواسطے

مت کہو ای جان مسکین چل نکل جا دور ہو ۔۔۔ دل پھنسا ہے زلفین کالی بلا کیواسطے

ایضاً قصیده منہ مدظلہ و زاد فیضہ

ای محمد جانِ من بر تو فدا — آمدی از بحرِ وحدت خوش بقا
گر بقای تو نبودی در جهان — کے شدی ازلِ جهان اهل امان
گر نبودی ذات نو بر من عیان — ذات من معدوم بودی در جهان
ما عدم بودیم فانی در عدم — بوے تو داده نشانی از قدم
خوش خبر امیدی تو از کتم عدم — خوش نهادی بر سرِ هستی قدم
این کرشمه از کجا آورده — ذاتِ حق را تو نمایان کرده
کنت کنزاً را ظهوری آمدی — آیکه تو از فهم ما بالاتری
شاه بودی در حریم کبریا — آمدی بر ما عیان راز خفا
سر مکنون را تو کردی عیان — بی نشان را داده سر ما نشان
شاه بادا اے سرور عالی مقام — از طفیلِ جاهِ تو یابیم مرام

این عجب کاری که مسکین رانبی
غوطه دادی در وجود خارجی
تمام شد جلد اوّل لذاتِ مسکین

بعده آغاز جلد ثانی

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ مجموعہ ملفوظات سیدنا و مرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف
مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ ورا دفصہ المسمّٰی بہ

طمانیۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذاتِ مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد ثانی

مشتمل بر بست رسائل مفصلہ ذیل

المراقبات	رسالہ ارشادیہ	قرب محبوب	رسالہ سلوک
رمز محبوب	سال محبوب	جلوہ محبوب	طریق محبوب
دیدار یار	تجلی دلدار	امر معروف	نہی منکر
حواس خمسہ	دکان شیرینی	قال صحیح	مست ناز
سمت خاص	مار و پیاز	زیر و بم	مزاح محمدی

خادم حضرت الیشان فقیر مسکین ابوطاہر محمد عبدالقادر کان اللہ لہ بکمال صحت لباس طبع در رسانید

در مطبع مفید دکن حیدرآباد دکن طبع شد
سنہ ۱۳۱۲

فہرست جلد ثانی لذاتِ مسکین

تمت

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

الحمد لله والمنه که این مجموعهٔ مبارک محتوی تمامی مسائل وارشادات مشتمل بر ملفوظات حضرت پیر و مرشد قدوة السالکین زبدة العارفین شیخ زمان قطب جهان قلزم خدمات عمان حالات منبع فیوضات سرمدی مقتدای طریقهٔ نقشبندی مجددی خلیفهٔ خواجگان راه هدی نائب خیر البشر مجدد مائة رابع عشر دستگیر روشن ضمیر سیدنا وشیخنا ومولانا ومرشدنا حضرت محمد نعیم المعروف به **مسکین شاه** صاحب قبله ادام الله تعالی علی رؤسنا ظلهم العالی ما کرّرت الایام واللیالی — المسمّٰی به

طُمانینةُ القُلُوبِ فی ذِکرِ المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذّاتِ مسکین ۱۳۱۱ھ

جلد ثانی

کمینهٔ غلامان وکمترین خاکروبان وسگِ درگهِ آستانهٔ فیض نشانهٔ حضرت استاذی قبلهٔ روحی ومهجتی فداه فقیر حقیر مسکین ابوطاهر محمد عبدالقادر رزقنی الله تعالی من برکاته ونفعنی الله من کمالاته وجعلنی الله سبحانه فی الدارین من عبیده وخدمه واحیانی الله تعالی واماتنی حتی یرتضی فی رضائه ومحبته ورحم الله عبدا قال آمین — بنظر کثرت شوق یاران طریقه بغرض افادهٔ عام بکمال تصحیح وتنقیح وتمام جدت وترتیب بغایت طبع درر سانید —

در مطبع مفید دکن بلدهٔ حیدرآباد طبع شد

المراقبات للسلوک النقشبندیۃ المجددیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ الذین حصلوا القرب وسعدوا. بعد حمد وصلوۃ کے فقیر محمد نعیم معروف ساتھ مسکین شاہ کے مراقبات نقشبندیہ مجددیہ رحمہم اللہ تعالی کے تئیں ساتھ زبان ہندی کے جسطور سے کہ طالبوں کو تعلیم کیا ہے بیچ اس مختصر کے ترجمہ کرتا ہے اللہ تعالی بغیر کم و زیادتی کے ساتھ حاصل ہونے احوالکے یاد کرنے کی ہدایت دیوے اور استقامت بیچ اسکے کرامت فرما دے آمین یا رب العالمین و یا خیر الناصرین۔

مراقبۂ احدیت آنکھیں بند کرکر زبان تارک کو لگا کر دل کی طرف متوجہ ہو کر دل کو اللہ تعالی کی طرف متوجہ کرکر اللہ اللہ ذکر کرنا اور مرشد کی تصویر کو سامنے جما کر ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالی

کے وہانسے فیض مرشد کے لطیفۂ دل پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ دل سے میرے لطیفۂ دل پر آتا ہے۔
اسیطور سے لطیفۂ روح سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالی کے وہانسے
فیض مرشد کے لطیفۂ روح پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ روح سے میرے لطیفۂ روح پر آتا ہے
اسیطور سے لطیفۂ سرّی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالے
کے وہانسے فیض مرشد کے لطیفۂ سری پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفۂ سری سے میرے
لطیفۂ سرّی پر آتا ہے۔
اسیطور سے لطیفۂ خفی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالے
کے وہانسے فیض مرشد کے لطیفۂ خفی پر آتا ہے۔ مرشد کے لطیفۂ خفی سے میرے
لطیفۂ خفی پر آتا ہے۔
اسیطور سے لطیفۂ اخفیٰ سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالے کے وہان سے
فیض مرشد کے لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے مرشد کے لطیفہ اخفی سے میرے لطیفۂ اخفیٰ پر آتا ہے۔
اسیطور سے لطیفۂ نفسی سے اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالے کے وہان
سے فیض مرشد کے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ نفسی سے میرے لطیفۂ نفسی پر آتا ہے۔
اسیطور سے لطیفۂ قالب سے کہ جسے سلطان الاذکار کہتے ہیں اَللّٰہُ اَللّٰہ
ذکر کرنا اور ایسا خیال کرنا کہ اللہ تعالی کے وہانسے فیض مرشد کے لطیفۂ قالب
پر آتا ہے مرشد کے لطیفۂ قالب سے میرے لطیفۂ قالب پر آتا ہے
ذکر نفی اثبات کا ساتھ بند کرنے دم کے کلمۂ لا کے تئیں ناف سے اٹھاکر

لطیفہ نفسی تک پہنچا کر اِلَّا اللّٰہ کے تئین سینہ کی بائیں پر تصور کر کر اِلَّا اللّٰہ کو تئین لطیفہ روح سے لیکر تمام لطیفوں سے گذار کر لطیفہ قلب پر ضرب کرنا معنی کلمہ طیبہ کو اس طور سے خیال کرنا نہیں ہے کوئی مقصود سوای ذات پاک کے تئین یا پانچ پر یا زیادہ اس سے ہو سکے لیکن طاق پر دم چھوڑنا وقت چھوڑنے دم کو محمد رسول اللّٰہ دل سے اور زبان سے کہنا۔ بعد تھوڑے ذکر کو الٰہی مقصود من توئی و رضای تو۔ محبت و معرفت خود بدہ۔ اِس دعا کو ساتھ عجز و انکساری کے مانگنا۔

مراقبہ معیت ساتھ ذکر نفی اثبات کے معنی اِس آیہ شریفہ کو وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ اللہ تعالیٰ ساتھ ہمارے ہے اِس طور سے کہ شان کو اُسکے سزاوار ہے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کے لطیفہ قالب پر وہانسے فیض آتا ہے لطیفہ قالب پر۔ مراقبہ ہر لطیفہ کا ساتھ ذکر اسم ذات کے اِس طرح سے تصور کرنا مراقبہ لطیفہ قلبی تجلیات افعالیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر دل مبارک حضرت محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم وہان سے فیض آتا ہے اوپر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام کے وہان سے فیض آتا ہے بواسطہ دل مبارک پیران کبار کے اور بواسطہ دل مبارک پیر میرے اوپر دل میرے کے

مراقبہ لطیفہ روحی تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر روح مبارک حضرت محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے وہانسے فیض آتا ہے اوپر روح مبارک حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے وہانسے فیض آتا ہے بواسطہ روح مبارک پیران کبار کے اور بواسطہ روح مبارک پیر میرے اوپر روح میرے کے۔

مراقبہ لطیفہ سری تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ سے فیض آتا ہے اوپر سری مبارک حضرت محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کے وہانسے فیض آتا ہے اوپر سری مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام

کو وہانسی فیض آتا ہی بواسطہ سرّی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ سرّی مبارک پیر میری اوپر سرّی میری کے

مراقبہ لطیفہ خفی تجلیات صفات سلبیہ آلہیہ سی فیض آتا ہی اوپر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وہانسی فیض آتا ہی اوپر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہانسی فیض آتا ہی بواسطہ خفی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ خفی مبارک پیر میرے اوپر خفی میرے کے۔

مراقبہ لطیفہ اخفیٰ تجلیات شان جامع آلہیہ سی فیض آتا ہی اوپر اخفیٰ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی وہانسی فیض آتا ہی بواسطہ اخفی مبارک پیران کبار کی اور بواسطہ اخفی مبارک پیر میرے اوپر اخفی میرے کے

مراقبہ اقربیت جانکہ لطیفہ نفسی مین سارے تین دائرے ہین۔ دائرہ اول مین مراقبہ اقربیت اسطور پر کرنا ہین دائرہ اول مین ہون جو اقربیت کا ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید اللہ تعالی نزدیک زیادہ ہے میری شہ رگ سے اس ذات سے

اصل اصل اصل
اصل اصل
دائرہ ثالث اصل دائرہ ثانی
اصل اسما
شیون و اعتبارات
اسما و صفات
دائرہ اولی

فیض آتا ہی مرشد کی لطیفہ نفسی پر معہ دائرہ اول وہانسے فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر معہ دائرہ اول معہ لطائف خمسہ عالم امر۔

مراقبہ محبت مین دائرہ ثانی مین ہون جو اصل ہی دائرہ اول کا یحبہم و یحبونہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالی ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالی کی تئین اس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کے لطیفہ نفسی پر معہ دو دائرہ وہان سی فیض آتا ہی میری لطیفہ نفسی پر

معہ دو دائرہ معہ لطائف خمسۂ عالم امر۔

مراقبۂ محبت مین دائرہ ثالث مین ہون جو اصل ہی دائرہ ثانی کا یُحِبُّهُم وَیُحِبُّونَه دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ سہ دائرہ وہانسی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی پر معہ سہ دائرہ معہ لطائف خمسۂ عالم امر

مراقبۂ محبت مین قوس مین ہون جو اصل ہی دائرہ ثالث کی یحبهم ویحبونه دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تئین اور دوست رکھتی ہین ہم اللہ تعالیٰ کی تئین اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ وہانسی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ معہ لطائف خمسۂ عالم امر۔

مراقبۂ اسم ظاہر هُوَ الظَّاهِرُ وہ ذات جو مسمی ہی اسم ظاہر کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے لطیفۂ نفسی پر معہ قوس معہ دوائر ثلثہ وہان سی فیض آتا ہی میری لطیفۂ نفسی معہ قوس معہ دوائر ثلثہ معہ لطائف خمسۂ عالم امر۔

مراقبۂ اسم باطن هُوَ الْبَاطِنُ وہ ذات جو مسمی ہی اسم باطن کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے عناصر ثلثہ پر سوای عنصر خاک کی وہانسی فیض آتا ہی میری عناصر ثلثہ پر سوای عنصر خاک کے۔

مراقبۂ کمالات نبوت وہ ذات جو منشا ہی کمالات نبوت کا مُعرّا ہی جمیع اعتبارات سابقہ سے اور مُبرّا ہی ہمہ تعینات سی اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ وہان سے فیض آتا ہی میرے عنصر خاک پر معہ عناصر ثلثہ۔

مراقبۂ کمالات رسالت وہ ذات ہی جو منشا کمالات رسالت کا اُس ذات سی فیض آتا ہی

مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ کمالات اولوالعزم وہ ذات جو منشا ہی کمالات اولوالعزم کا اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت کعبہ وہ ذات جو حقیقت کعبہ ہی مسجود لہ جمیع ممکنات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت قرآن وہ ذات جو حقیقت قرآن ہی مبدأ وسعت بیچون حضرت ذات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہانسی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر

مراقبہ حقیقت صلوٰۃ وہ ذات جو حقیقت صلوٰۃ ہی کمال وسعت بیچون حضرت ذات اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سی فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ معبودیت صرفہ وہ ذات جو معبودیت صرفہ ہی اُس ذات سی فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہانسے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت ابراہیمی علیہ السلام وہ ذات جو منشا ہی حقیقت ابراہیمی کا اُنسیت ذات کے ساتھ ذات کے اُس ذات سے فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہان سے فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت موسوی علیہ السلام وہ ذات جو منشا ہی حقیقت موسوی کا محبت ذات اُس ذات سی فیض آتا ہی مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہانسی فیض آتا ہی میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت محمدیؐ ۱ وہ ذات جو منشا ہے حقیقت محمدیؐ کا محب و محبوب
خود اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے
میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حقیقت احمدیؐ ۲ وہ ذات جو منشا ہے حقیقت احمدیؐ کا محبوب خود اُس
ذات سے فیض آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے
میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ حب صرفہ ۳ وہ ذات جو منشا ہے حب صرفہ کا اُس ذات سے فیض
آتا ہے مرشد کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

مراقبہ لاتعین وہ ذات جو لاتعین ہے اُس ذات سے فیض آتا ہے مرشد
کی ہیئت وحدانی پر وہاں سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

خاتمہ مراقبات سلوک نقشبندیہ

مجددیہ رحمہم اللہ تعالیٰ بیچ تاریخ گیارہویں رجب المرجب ۱۲۷۶ بارہ سو چہتر
ہجری ہوئی تھی کہ اتمام کو پہونچی اللہ تعالیٰ بتصدق نعلین
مبارک حبیب اپنی صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین مقبول
قلوب پیران کبار رحمہم اللہ کریں آمین ثم آمین
تاریخ این رسالہ ارشاد شدہ است ۱۲۷۶

رسالہ ارشادیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد صلی اللہ علیہ و علی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد فقیر حقیر بے تسکین محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ از پیروان طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ و یکے از غلامانِ جناب شیخ زمان قطبِ دوران قوت ارباب ایمان تقویت اصحابِ ایقان پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی حضرت شاہ سعد اللہ صاحب دام اللہ افاضتہم کہ ہرگاہ باستفادۂ جناب کرامت مآب از مراقبات و مکاشفات و واردات و واقعات سرمایۂ بے سرو سامانی بہم رسانید حکم عالی صادر گردید کہ رسالۂ موجز الاملا مبسوط الاشارہ درین طریقۂ عالیہ انشا سازد تا برادرانِ دینی را فائدۂ حاصل آید اگرچہ این بے بضاعت استطاعت این امر نداشت وغیر از قبول امر جلیل القدر چارہ ہم ندانست پس برطبق ارشادِ مکرمت بنیاد

بدین عنوان اساس تحریر نہاد واللہ الموفق بالاتمام از تعلیمات و تلقینات
حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی کہ این درویش بے خویش کمر ارادت
را بر میان جان بستہ در حلقہ بگوشان صدق اعتقاد در آمدہ و روزگاری چند
در مشق توجہات طریقۂ عالیۂ نقشبندیہ گزراندہ بدین حال سمت ارشاد
پذیرفتہ کہ انسان مرکب از لطائف عشرہ است پنج از عالم امر و پنج
از عالم خلق عالم امر آنکہ از امر کُن پیدا شدہ۔ و عالم خلق آنکہ ظہورش بتدریج
آمد۔ عالم امر فوق عرش۔ و عالم خلق تحت عرش۔ لطائف عالم امر قلب و
روح و سری و خفی و اخفےٰ۔ و لطائف عالم خلق لطیفۂ نفس و
خاک و آب، باد و نار ارشاد دائرہ امکان عبارت از ہر دو عالم است
نصف آن بالائے عالی عرش و نصف سافل
آن تحت عرش
بایں صورت

اخفےٰ
خفی
سری
روح
قلب
عرش
نفس
نار
باد
آب
خاک

پس این فقیر
را ہر قدر کہ صفائی
لطائف عشرہ
بتوجہات و ارشادات حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی ہم رسیدہ بعرض و اظہار خواہد آورد ارشاد

کہ محل قلب زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو ست زبان بکام چسپانیدہ مفہوم اسم مبارک **اللہ** کہ بیچون وبیچگونہ وبے شبہ وبے نمونہ است ملحوظ خاطر داشتہ متوجہ بدل باشد ودل را متوجہ باو سبحانہ دارد ودر ذکر اسم ذات از زبان خیال مستغرق باشد اما زمان دخول توجہ ذکر را موقوف داشتہ باینطور متوجہ باشد کہ فیض از باری تعالیٰ بر قلب شیخ من مے آید واز آنجا بر قلب من میرسد چونکہ چندی درویش بخویش مورد توجہات قلبی حضرت پیر ومرشدی فداہ قلبی وروحی ماندہ دید کہ فرحتے عجیب بر قلب وحرکتے درو پدید آمد وذکر اسم ذات یعنی **اَللہُ اَللہ** جاری گردید ومشاہدہ میکرد کہ از قلب مقدسہ حضرت پیر ومرشدی فداہ قلبی وروحی مثل امواج دریا بر قلبم میرسد بسان ترشح نمناک در حالت استغراق تلذذے وفرحتے ازآن بر باطن من بر میخورد پس باید کہ صورت شیخ را بلحاظ فیض فیضان حقیقی روبروی خود یا درون دل خود یا خود را بصورت شیخ تصور نماید آین ہر سہ را ذکر رابطہ گویند وبے این ذکر رابطہ فتح الباب بطون نمیگردد وہر قدر کہ ذکر رابطہ پُر غلو باید سلوک علو۔ واین فقیر را ذکر رابطہ آنقدر غلو کرد کہ گاہے ذکر بے فکر شیخ سر نمیزد بلکہ در ہر شی غیر صورت شیخ نمے بیند وآخر الامر خود را از خویش بر کنار می یافت مصرع فانی شدم بشیخ ومرادم حصول شد، نور این لطیفہ در عالم مثال معصفرین است ارشاد کہ محل لطیفہ روح زیر پستان

راست بفاصلۂ دو انگشت است باید که باو متوجه باشد بتوجهات حضرت پیر و مرشدی
فداه قلبی و روحی حرکتے درو پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید و این فقیر را
از قوت لطیفۂ قلب جسم ناصفۂ دست یسار و از قوت لطیفۂ روح جسم ناصفۂ
دست یمین بحرکت آمد ارشاد که فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ روح شیخ و از آنجا
بر لطیفۂ روح خود تصور کند نور این لطیفه در عالم مثال احمر (سرخ) است ارشاد
که محل لطیفۂ سری برابر پستان چپ جانب وسط سینه بفاصلۂ دو انگشت است
متوجه باشد در آن هم بتوجه حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی حرکتے
پدید آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد که فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ سر شیخ و از آنجا بر لطیفۂ
سری خود تصور کند نور این لطیفه در عالم مثال ابیض (سفید) است ارشاد که
محل لطیفۂ خفی برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت طرف وسط سینه
است بتوجه حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی درین هم حرکتے پدید آمد
و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد که فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ خفی شیخ
و از آنجا بر لطیفۂ خفی خود تصور کند نور این لطیفه در عالم مثال اسود (سیاه) است
ارشاد که محل لطیفۂ اخفیٰ که الطف و احسن و اصل لطائف عالم امر و اقرب
است بذات حضرت او سبحانه و در میان لطائف کالزجاج در وسط سینه
است بتوجه حضرت پیر و مرشدی فداه قلبی و روحی در آن هم حرکتے پدید
آمد و ذکر اسم ذات جاری گردید ارشاد که فیض از باریتعالیٰ بر لطیفۂ اخفیٰ

شیخ و از آنجا بر لطیفہ اخفے خود تصور کند نور این لطیفہ در عالم مثال اخضرست ارشاد این زمان بہ لطائفیکہ فوق عرش ست جانب اصلِ خویش جذبے و عروجے واقع میشود بر صاحبش گرمی و بیتابی و بیہوشی ظاہر میگردد ارشاد اصل لطیفۂ روح فوق لطیفۂ قلب و اصل لطیفۂ سری فوق لطیفۂ روح و اصل لطیفہ خفی فوق لطیفہ سری اصل لطیفۂ اخفے فوق لطیفہ خفی و تا بدائرہ امکان منتہی گشتہ و ہریک ازینہا بحسب مدارج خویش الطف و اقرب بجناب ایزدی ہستند ارشاد کہ محل لطیفۂ نفسی در وسط پیشانی ست در آن ہم بتوجہ حضرت پیرو مرشدی فداہ قلبی و روحی حرکتے پدید آمد و ذکر اسم ذات جارے گردید ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ نفسی شیخ و از آنجا بر لطیفۂ نفسی خود تصور کند و نور این لطیفہ در عالم مثال مایل بہ ابیض ست و بستر توجہ متبرکہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی بر لطیفۂ قالب نقیر گردید و در آن ہم از سر تا پا حرکتے پدید آمد و از ہر بُن مو ذکر اسم ذات جاری گردید این را سلطان الاذکار گویند ارشاد کہ فیض از باری تعالیٰ بر لطیفۂ قالب شیخ و از آنجا بر لطیفۂ قالب خود تصور کند و نور سلطان الاذکار برین فقیر چنان متجلی گردید کہ چادر سرمائی مائل بہ سبزی از سر تا پاست و بحر مایان اسم ذات از ہر بُنِ موش بوطہ ہائے

سفید کہ از لمعۂ آن عالمی روشن ارشاد کہ بزرگان طریقۂ عالیۂ
نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اذکار مقررہ را با شرائط مسطورہ در شبانہ روز (۲۵۰۰)
بست و پنجہزار امر فرمودہ اند باین طریق کہ از ہر لطیفہ ہزار ہزار کرت تا
لطیفۂ سبعہ و باز از سر گیرد و تا بست و پنجہزار رساند و بہ ثبوت این
فقیر پیوست کہ درین طریقۂ عالیہ بعد از صحت اعتقاد و اتباع سنت
حبیب رب العباد و استلزام توجہ شیخ و دوام اذکار شرط است کہ تغیر
از توجہ شیخ الکشاف بطون محال چنانکہ حافظ شیراز میفرماید بیت
آنان کہ خاک را بنظر کیمیا کنند ٭ آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند
ارشاد مراقبہ احدیت در دارہ امکان بدینطریق میباید کہ از ذات احد
مسمّیٰ باسم مبارک اللہ بیچون و بیچگونہ و بے شبہ و بے نمونہ فیض بر لطیفۂ
قلب و یا بر لطیفۂ روح و یا بر لطیفۂ سری و یا بر لطیفۂ خفی و یا بر لطیفۂ اخفیٰ
و یا بر لطیفۂ نفسی و یا بر لطیفۂ قالب می آید ارشاد کہ ذکر نفی و اثبات کہ نفس
را زیر ناف حبس کردہ و لا را از آنجا برداشتہ تا بلطیفۂ نفسی بکشند
و الٰہ را از آنجا بر کتف راست آوردہ الا اللہ را از لطیفۂ
روح و خفی و اخفیٰ و سری گذرانده بر لطیفۂ قلب ضرب نماید تا اثر
ذکر در ہر بن مو برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت ندہد معنی کلمۂ طیبہ
را ملحوظ خاطر دارد یعنی نیست ہیچ مقصودی بجز ذات پاک نیستی خویش

و اثبات ہستی ذاتِ پاک او تعالیٰ بکند و برہمین طریق تا مقدور نفس را بر
عدد طاق سہ یا پنج یا ہفت فرو گذارد و بعدہ ہمین دستور از سر گیرد
و وقت فرو گذاشتن نفس اسم مبارک محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم ضم نماید و لحاظ عدد طاق را **وقوفِ عددی** گویند
اما وقوف قلبی ضرور اگر حصر نفس ضرر کند بے حصر ش نفی اثبات کند
والا آنرا تا مقدور کہ تواند بدرازی رساند آنرا قلش سہ مرتبہ تا اکثرش
کہ نہایتے ندارد و بعد ذکر این ملحوظ دارد کہ خدایا مقصود من توئی و رضائے
تو محبت و معرفت خود بدہ این را بازگشت گویند **ارشاد** از صبح
صادق تا نزدیک زوال ذکر اسم ذات واز زوال تا بصبح دیگر ذکر نفی و اثبات
این ہر دو ذکر تا شمار بست و پنجہزار ست **ارشاد** ذکر بے فکر در سلوک این
طریقہ مفید نیست وقتیکہ مزاج از کثرت ذکر بکاہلی رسد فکر بے ذکر مفید
است **ارشاد** انوار و تجلیات را بیرون باطن خویش دیدن سیر
آفاقی گویند و سیر آفاقی تا عرش ست و اندرون باطن خویش دیدن
سیر انفسی خوانند و سیر انفسی بالائے عرش تا بدائرہ امکان و این فقیر
را انوار لطائف گاہے در مقام خویش مشاہدہ افتاد و گاہے بشکل
دائرہ از لطون بجانب فوق و اطرافش نور ہر لطیفہ و گاہے ہمہ یکجا
و گاہے بصورت نور و دعودی کہ در مجمرانداز ند و اکثری بایطور عرجے

واقع شد کہ اول متوجہ بہ لطیفۂ قلب گردیدہ و بعدہ بطرف لطیفۂ روح
و بعدہ بطرف لطیفۂ سری و بعدہ بطرف لطیفہ خفی و بعدہ بطرف لطیفۂ
اخفٰے و بعدہ بطرف لطیفۂ نفسی چونکہ این ہمہ لطائف ورذکر اسم ذات
بخوبی جاری گردید بلطیفۂ قالب متوجہ شد و آنہم از سرتا پا بحرکت آمد و ذکر
جاری گردید و در بحر استغراق مستغرق گشت و ہمدران استغراق عروج
مسطورہ واقع شد و وقوع عروج گاہے بانوار لطائف و گاہے بی آن
و در ہر دو صورت اشیائیکہ در عروج مشاہدہ مے افتد بے قید عدم
و وجود انوار لطائف منکشف میگردد و در وقت عروج سیر آفاقی و انفسی
ہر دو تمام میشوند گاہے نزول بر مقام خویش و گاہے از آن ہم تنزل
میکند و درین وقت باین فقیر اکثر رویت صحیحہ مشاہدہ میشد کہ ہرگز
خلاف آن ممکن نبود بلکہ ہر امریکہ در پیش مے آمد زمان خفتنی در دل
تصور یدہ مے خسپید و سبحانہ تعالیٰ از رویت صحیحہ بظہور می آورد و تشریح
اینہمہ انکشاف و وقوع حالات این فقیر محض باظہار شکر معطی مطلق
و احسان توجہات حضرت پیر و مرشدی برحق و ترغیب طالب صادق
روزے از مشاہدۂ انوار لطائف و رویت صحیحہ بخدمت حضرت پیر و
مرشدی فداہ قلبی و روحی اتفاق عرض افتاد کہ بر صفائی لطائف
دلیلی استوار است یا نہ ارشاد فرمودند کہ دلیل اقوی توجہ الی اللہ

است بلکہ توجہ باین عوارض کہ سالک را پیش مے آیند از مقصود حقیقی
باز ماندن ست و ہرگاہ کہ استقامت توجہ الے اللہ در ذکر نفی و اثبات
خواہ بہ بے خطرگی و خواہ بکم خطرگی تا چہار ساعت برسد مراقبۂ معیت
در دائرۂ ثانی کہ عبارت از ظلال اسما و صفات ہست میکنند آن را
ولایت صغری میگویند

دائرہ
ظلال اسما و صفات و در حقیقتش
اصول اصول لطائف خمسہ اند
مسمٰے بولایت
صغرے
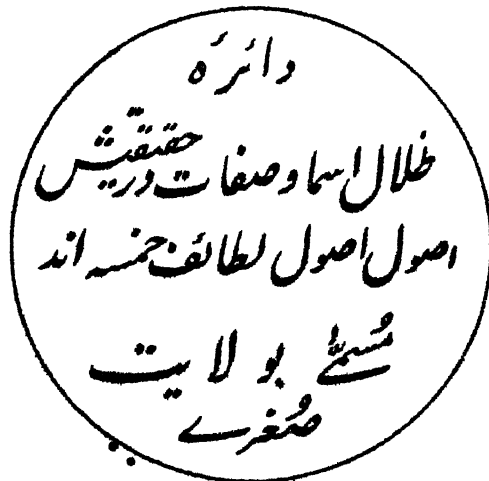
ارشاد مراقبہ معیت یعنی مفہوم کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ
در لحاظ دارد یعنی اللہ تعالے باماست چنانکہ بشان او سزاوارست و
از ان ذات فیض بر لطیفۂ قالب خود تصور کند کہ مورد فیضان درین
مراقبہ لطیفۂ قالب ست و باید کہ معیت او تعالے با ہر لطیفہ و با ہر بن
مو و با ہر ذرہ از ذرات ممکنات تصور کند ارشاد فقرا معیت او
تعالے بذات میدانند و علما از علم او و پیران طریقۂ ما رحمہم اللہ تعالے معیت او تعالی را
چنانکہ بشان او کہ بیچون و بیچگونہ ست معیت او نیز بیچون و بے چگونہ میدانند

ارشاد مراقبۂ معیت با ذکر نفی اثبات میکنند ارشاد مراقبۂ احدیت از صبح صادق تا باستوا و بعد از آن مراقبۂ معیت از استوا تا صبح دیگر ارشاد در مراقبۂ معیت لحاظ این امور مشروط یکے لحاظ معنی ذکر دوم لحاظ معنی آیۃ سوم توجہ بہ قلب چہارم توجہ قلبی با و تعالے کہ مبدأ فیض ست پنجم دفع خواطر ششم رابطہ در ثبوت این فقیر رسید کہ بدفع خواطر و جمعیت خاطر ذکر کثیر و التزام صحبت شیخ کبیر مع رابطہ حکم اکسیر دارد و درین مراقبہ توحید وجودی و ذوق وشوق و آہ و نالہ و استغراق و بیخودی و دوام حضور و توجہ وغیرہ حاصل میشود و این فقیر را باین ہمہ حالات قوتے مثل ارض و سما در قلب مفہوم میگردید چنانکہ ہر عقدہ کہ پیش مے آمد بمجرد توجہ او تعالے از فضل خویش حل میفرمود اما از خدا غیر از خدا خواستن موجب انفعال و باور اک فقیر رسید کہ از قوت لطیفۂ قلب قوت لطیفۂ روح صد چند و از آن قوت لطیفۂ سری صد چند و از ان قوت لطیفۂ خفی صد چند و از آن قوت لطیفۂ اخفی صد چند اما از انجا کہ لطیفۂ قلبی بعالم خلق نزدیک و لطائف دیگر بسبب لطافت خویش از عالم خلق بعید قوت قلبی مفہوم سالک میگردد و قوت لطائف دیگر مفہوم نمیگردد و در ثبوت فقیر چون لطائف عالم امر کہ بذوق وشوق و عشق او تعالے در ذات سالک بخوبی تصرف نماید بعد اضمحلال لطائف عالم خلق کہ عناصر

است بر ہمان تصرف خویش باقی میمانند و فیض آنہا در عالم خلق کہ فیض
ارواح نامند باقی میماند بمصداق قول بزرگان اِنَّ اَوْلِیَاۤءَ اللّٰہِ لَا
یَمُوْتُوْنَ حافظ شیرازے مے فرماید **بیت** ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد
بعشق ثبت ست بر جریدۂ عالم دوام ما **ارشاد** مراقبۂ احدیت و
معیت اصل سلوک اند کسیکہ این را بخوبی و بدرستی بکند سلوک آن قوی
میگردد **ارشاد** کسے را کہ قوت توجہ منظور باشد استقامت این ہر دو
مراقبہ زیادہ کند و مدت آنرا تا سہ سال شمار کردہ اند حضرت پیر و مرشدی
فداہ قلبی و روحی باین **فقیر** مراقبہ ہر لطیفہ علیحدہ علیحدہ بدین طور ارشاد
فرمودند **ارشاد** مراقبۂ لطیفۂ قلبی کہ از تجلیات افعالیہ الٰہیہ بر قلب مبارک
حضرت **محمد** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید
واز آنجا بر دل مبارک حضرت آدم علیہ السلام واز آنجا بواسطۂ پیران کبار
و بواسطۂ شیخ من بر دل من بہ فیض توجہ حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی
و روحی باین مراقبہ متبرکہ فیض بہ خاطر فاطر طاری گردید بالغرض اگر
کسے را زندگانی ہزار سالہ بہم رسد خطور ماسوی اللہ در دلش مخطور نگردد
واز غلبات حالات افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم مطلق
داند این را فنای قلبی خوانند و اگر افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را
ناشی از فعل او سبحانہ تعالیٰ داند این را بقائے قلبی نامند و ولایت

این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ست پس ہر گرا احوال
این لطیفہ از احوال لطائف دیگر غالب آید آنرا آدمی المشرب گویند ارشاد مراقبۂ
لطیفۂ روح اینکہ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ بر روح مبارک حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید و
از آنجا بارواح مبارک حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما السلام واز آنجا
بواسطۂ پیران کبار وبواسطۂ شیخ من بر روح من وباین مراقبۂ عالیہ در
بحر فیض مستغرق میگردد وکسیکہ از غلبات حالات صفات خویش وصفات
ممکنات را معدوم دید آنرا فنائے روح میگویند وقایم مقامش صفات
ثبوتیۂ باریتعالے دید آنرا بقائے لطیفۂ روح میگویند وولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام ست پس ہر گرا
احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا ابراہیمی المشرب گویند
ارشاد مراقبۂ لطیفۂ سری اینکہ از تجلیات شیونات ذاتیہ الٰہیہ بر سری
مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم فیض می آید
واز آنجا بر سری مبارک حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام واز آنجا
بواسطۂ پیران کبار وبواسطۂ شیخ من بر سری من وکسیکہ از غلبات
حالات ذات خویش وذات ممکنات را معدوم یافت آنرا فنائے لطیفۂ
سری میگویند وبقائے لطیفہ سری دیدن ذات حق ہست بجائے آن

و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ علی نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ و
السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا
موسوی المشرب میگویند ارشاد مراقبہ لطیفۂ خفی اینکہ از تجلیات صفات
سلبیہ الٰہیہ بر خفی مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم فیض مے آید و از آنجا بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علی
نبیّنا وعلیہ السلام و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من بر خفی
من و کسیکہ در صفات سلبیۂ او تعالیٰ فانی گردید آن را فنائے لطیفۂ
خفی گویند و بقائے لطیفۂ خفی باقی بودن بہ آن و ولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسیٰ علی نبیّنا وعلیہ السلام ست پس ہر کرا احوال
این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آنرا عیسوی المشرب گویند
ارشاد مراقبہ لطیفہ اخفے اینکہ از تجلیات شان جامع الٰہیہ بر
اخفے مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ
وسلم فیض مے آید و از آنجا بواسطۂ پیران کبار و بواسطۂ شیخ من
بر اخفے من فنائے لطیفہ اخفے گذشتن از اخلاق ذمیمۂ خود ست
و بقائے لطیفۂ اخفے متخلق باخلاق او سبحانہ جل شانہ شدن و ولایت
این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت محمد صلعم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ واصحابہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف

دیگر غالب آید آنرا محمدؐ صاحب المشرب گویند بر طبق ارشاد حضرت پیر و مرشدی فداہ قلبی و روحی رسالۂ موجزہ در تشریح دو مراقبہ بنا بر مبتدیان این طریقۂ عالیہ بتاریخ ہفدہم ماہ جمادے الثانی سنہ ۱۲۵۷ ہجرے مقدسہ باتمام رسید۔ او تعالیٰ
از فضل خویش قبول جناب کرامت مآب
گردانا د آمین ثم آمین

بیت

محمدؐ از تو مے خواہم خدارا
الٰہی از تو عشق مصطفےٰ را

ومن کلامہ الشریف ظلہ علی روس الخادمین وعمتہم فیضہ فی العالمین

در بحر تحیر چو حباب است دل ما
ای وای اگر از گریہ چو آب است دل ما

ای وائے بشد عمر بجائے نرسیدیم
در ہستی دو روزہ بخواب است دل ما

آن جام الست کہ رسید است بدستم
دانند بزرگان کہ خطاب است دل ما

گر من نروم بر در میخانہ عجب نیست
مدہوش از ان جام شراب است دل ما

گر تیر خدنگم زنی افسوس نباشد
بر آتش ہر دوی تو کباب است دل ما

در شرع روان حاجت تلقین نماند است
از مصحف روی تو کتاب است دل ما

مسکین چہ توان کرد کہ خود رانہ نمود است
این عالم ناسوت حجاب است دل ما

رسالہ موسوم بہ قرب محبوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَآلِہٖ وَصَحْبِہِ الْمُجْتَبٰی اما بعد مراد از وقت کہ در لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔ واقع وقت مستمر ست نہ وقت شاذ اِنْ کَانَتِ الْوَقْتُ الشَّاذُّ مُرَادًا لَزِمَ النَّقْصُ فِیْ مَرْتَبَۃِ الْمُحِبِّ زیرا کہ محب نمے خواہد کہ محبوب از من جدا شود پس وقت شاذ دال بر جدائی محبوب ست گاہے وصل و گاہے فصل آیں تصوّر در ذات محمدی بعید از مرتبہ محمدی ست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تعین اول کہ مقابل لا تعین ست وآئینہ داری او بر و پس وجود مطلق کہ محبوب برحق ست متجمع جمیع صفات کمالات و منزّہ از جمیع نقصانات ست تعین اول کہ حقیقت محمدیست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آئینہ داری آن کمالات میکند خلق محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کنایت از آن کمالات ست کہ در آئینہ محمدی جلوہ گر شدہ ست صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در ذات احدیت بطریق اصلیت و در ذات احمدیت بطریق ظلیت موافق فرمودہ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ بیت جود می جوید گدایان و ضعاف ٭ ہمچو خوبان کا ئینہ جویند صاف ٭ روی احسان از گدا پیدا شود

روی خوبان تر آئینہ زیبا شود، پس محبوبان و دلبران آئینہ را در بر گرفتہ ہر آن و ہر
زمان نظارگی جمال خویش نمودہ در بحر وصل غوطہ زن میباشند آے یار جانی
وای عاشق لاثانی نکتہ عجیب و غریب بشنو و سر موا ز التذاذ او بیرون مشو تا دیکہ
محبوب بذات خود بر خود آشفتہ و عاشق نشود دیگرے از کجا پیدا آید کہ بروا شفتہ
و عاشق گردد پس محبوب حقیقی آئینہ محمدی را صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
رو بروی خود کشید نظارگی جمال خویش نمودہ از آشفتگی تمام فرمود اَنَا
الْمَحْبُوْبُ وَ اَنَا الْمَوْجُوْدُ وَ اَنَا الْمَقْصُوْدُ وَ اَنَا الْمَطْلُوْبُ این مقام نیز از قرب
احمدیست صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم اگاہ باش و ہوش دار کہ تعین را از مقابل
شدن لا تعین گزیری نیست و یکدم از ہمدمی الیسکینہ نہ ازینجہت فرمودند آن
سرِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ
مُقَرَّبٌ وَّ لَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ یعنی مرا ہمیشہ با محبوب خود وقت خاص ست کہ نمیگنجد
در آن وقت ملک مقرب و نبی مرسل فہم کن ای یار جانی بیا بمیدان لاثانی این وقت
خاص ستر مقصود بر باطن و عالم امر محمدیست صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ محبوب
کبریائیت ظاہر محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ عالم خلق ست مستغرق در
عاشقیت حق ست بیت ای ظاہر تو عاشق و معشوق باطن ست ۔۔ روی ترا کہ دید
بگو نیز ساکن ست ۔۔ آمدم بر سر مطلب چہ عروج جسم مبارک محبوب در شب معراج آن
بود کہ آن جسم مبارک بہ لباس محبت یعنی عاشقیت مزین بود آنرا در بحر معشوقیت

غوطہ دادہ مثل باطن محبوب گردانیدہ ہر دو را عین یکدیگر ساختہ رحمت عالمیان
را سبب راحت و آسایش امت گردانیدہ بعد نزول تمام از شب گشت عالی
مقام مخاطب بہ امت مرحومہ شدہ از زبان دُرفشان و رحمت نشان ارشاد فرمودند
مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ بہر این گفت احمد صلعم مختار پس آنان کہ از وقت مذکورہ
الصدر وقت خاص تصور پیدا اند مراد شان وقت معراج شریف باشد کہ ظاہر شریف در
آن وقت بزیور خصوصیت آن چنان مشرف و مزین گشتہ بود کہ کسے را در آن وقت
از ملک مقرب و یا از نبی مرسل دخلے نبود و یار بود و دلدار بود موافق شعر ہندی
بیت کیا کام جگ کی جھگڑے سے دلدار بہلا اور آپ بہلی ؎ اغیار سے خلوت
خالی ہو بس یار بہلا اور آپ بہلے ؎ خوشا نصیب آشفتگان جمال محمدی صلعم
و گرفتاران کمال احمدی صلعم صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ در یکدیدا
از مرتبہ محبوبیت یار سر فراز گردیدہ صاحب راز و صاحب اسرار شدہ
بہ غمخواری محبوب برسند یعنی محبوب غمخوار ایشان میباشد کہ دیگری را
در آن مرتبہ نشانی و گمانی نیست۔ الحمد للہ علی مراتبہم رضی اللہ تعالےٰ
عنہم۔ پس وقت استمراری و وقت شاذ در ذات محمدی صلعم صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم جمع اند۔ و صلی اللہ تعالےٰ علی خیر خلقہ محمدٍ
و آلہ و صحبہ وسلم ؁

رسالۂ سلوک

موسوم بہ بنام تاریخی

لذت القلوب

۱۲۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اعطانا القرب والمعرفۃ بمحبتہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

اما بعد فقیر حقیر از سر تا پا پر تقصیر و مظہر قول سعدی بے نظیر۔ من آنم کہ من دانم اگر خوبی نفس خبیثم را واگر دانم مردمان مانند تیر از من بگریزند و تا روز حشر برین گدا چشم واکردہ نہ بینند چہ کند و چہ گوید کہ از خود خبری ندارد پس احوال محبوب را چسان بزبان آرد بیت

اگہ از خویشتن چو نیست چنین چہ خبر دار از چنان و چنین

باوجود این بے خبری خبرے از محبوب حقیقی و آثرے از مطلوب تحقیقی بگوید و بجوید خود را در بحر ندامت غرق کردن ست و احوال محبوب را متفرق نمودن پس چہ کند کہ دل قرار نمیگیرد و زبان سکوت نپذیرد

ہر چند میخواہد کہ خلعت کَلَّ لِسَانِیْ را در بر گیرد لاکن طَالَ لِسَانِی
غلبہ میکند و میگوید کہ چیزے در احوال نگار نگارا آی سالک راہِ صفا
و اے طالب خدا بدان و بفہم کہ اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنفَاسِ
خَلقِ اللّٰہِ نسبتے کہ بینَ الرّبِّ والعبد ثابت ست چون آن نسبت
قوت یافت صاحب نسبت مطلوب را دریافت ازانیجا حضرت
مُوسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام در مقدمہ راعی کہ واعی خدا بود مخاطب
بعتاب گردید و مانند بید بلرزید بیت تو براے وصل کردن آمدی
نے براے فصل کردن آمدی تا توانی پا منہ اندر فراق
اَبْغَضُ الاَشْیَاءِ عِنْدِی الطَّلَاق چونکہ عروس نسبت ضعیف و نحیف
بہ وصال محبوب جلوہ گر گردید تشبیہائی درویشان و طرقہاے محبوبان
را چہ بیان کند و چہ نوع تشریح دہد کہ ہمہ شاہراہ اند و موصل
بہ شہنشاہ آی سالک راہِ صفا و اے طالب خدا بدانکہ طریقہ نقشبندیہ
و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ و طیفوریہ و رفاعیہ و طبقاتیہ
و دیگر طرق کہ اند کلہم حق اند و موصل بحق ہمہ صاحبانِ طریقہ مدارج
قرب و مقاماتِ عظیمہ راطے نمودہ بمقام نہایت الوصال رسیدہ
و دقیقہ از دقایق کمال فرو نگذاشتہ اند کمال طریقہ را باتباع شرع
منحصر داشتہ اصل کار را در اتیان احکام شریعت انگاشتہ ظاہر او

و باطناً فانی فی الشیخ بودہ مستغرق بجمال محبوب حقیقی گشتہ اند با وجود کمال
و تکمیل فیما بین یکدیگر فانی و عاشق جانی بودند گویا کلہم اوراق یک شیرازہ
و مجموعہ شان ہی اند از ہذا اے سالک راہ صفا و اے طالب خدا با وجود
حلقہ بگوشی پیران طریقہ بزرگان شریفہ سلسلہ عالیہ نمود گرفتاری
آشفتگی ہمہ دوستان خدا امر ضروری و لا بدی کہ بغیر این انکشاف
بطون و انصراف کمون محال پس قول مجتہدان دین و بزرگان
اہل یقین شکر اللہ تعالیٰ سعیہم چہ زیبا آمد کرامات الاولیاء حق
یعنی کرامات اولیاء رحمۃ اللہ علیہم ظل معجزات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام
اند مبادا انکار ظل موجب انکار اصل گردیدہ سم قاتل شدہ بموت
ابدی رساند ای جان من وی جانان من بگوش جان بشنو و
آگاہ باش الا ان حزب اللہ ہم الغالبون حزب اللہ اولیا
اللہ اند رحمہم اللہ کہ ندا فاذکرونی اذکرکم بگوش جان شان
رسیدہ استیلاء ذکر بحدی رسانیدہ اند کہ نسبت ذاکر و مذکور را
از میان برداشتہ دلق احدیت و بیہوشی را پوشیدہ بیت
محرم این ہوش جز بیہوش نیست مر زبان را مشتری جز گوش نیست
کمر بند معیت را بر کمر بستہ تاج اقربیت را بر سر نہادہ گلو بند یحبہم
و یحبونہ را در گلو بستہ بہ کحل مازاغ البصر و ما طغی

متحمل گردیدہ از شمشیرِ لا ہستی خود و ہستی جمیع ممکنات را بریدہ پیش نگاہ شاہنشاہ مسند آرائے وجوب وجود در خود بود در بود حاضر مے شوند خدا نیستند لاکن ز خدا جدا نیستند بیت

مردانِ خدا خدا نباشند ؛ لاکن ز خدا جدا نباشند ؛

با وجود بندگی کار خداوندی میکنند بے اختیار بہ کلام ما اعظم سانی لَیْسَ فِی جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰہِ لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرِیْ دَیَّارٌ متکلم مے شوند حتے کہ دم انا الموجود مے زنند اول سر نیاز برآستانۂ ایشان دار بعدہ خود را در میدان طریقت آر فرد

راہِ راست ست با تو گفتم این ؛ بروا سے سالکِ طریقِ یقین

وقتیکہ این فقیر را مسمی بہ محمد نعیم المشتہر بہ مسکین ہوسِ راہِ یقین من طرق شیران دین و محبانِ متین و مقوم شریعت خاتم النبیین پیدا شد فرد ہوس مسکین ہوسی اشت کہ در کعبہ رسد ؛ دست در پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید ؛ چنگل طلب بدامن فیض فیاض زمان قطب دوران سید نا و مولانا و مرشد نا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ قدس اللہ سرہٗ العزیز زد چونکہ فضل خدائے ذی الجلال و الکمال شامل حال خود داشت قبولش فرمودہ فاتحہ بارواح طیبۂ خواجگانِ نقشبند رحمہم اللہ خواندہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اِلیٰ آخِرِہٖ سہ مرتبہ

ایمان مجمل و ایمان مفصل یک یک مرتبہ۔ کلمۂ طیبہ دو مرتبہ۔ یکے کلمۂ شریعت دیگر کلمۂ طریقت۔ و کلمۂ توحید یک مرتبہ ارشاد نمودہ تلقین ذکر فرمودند

وحضرت ایشان را ارادتے براد اللہ حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علی شاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استفادتی بہ ماہ مبین حضرت شمس الدین حبیب اللہ میرزا مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را کرامتے بہ آل محمد حضرت نور محمد بدوانی رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشانرا شرافتے بہ فیض بخش باطن حضرت حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشانرا حمایتی بہ حامی دین حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را عنایتی بہ شاہ مخدوم یعنی حضرت خواجہ محمد معصوم رح

وحضرت ایشان را فصاحتے بہ معدن یقین حضرت مجدد دین حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را الطافے بہ قطب اللہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را شرافتے بہ خانۂ دل روشنگی حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را سماحتے بہ درلیش حضرت خواجہ محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را لجاجتے بہ ذات عابد حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را استمدادی بہ ذاکر اللہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را انشراحے بہ شیخ مرغوب حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را افتتاحے بہ شاہِ دین حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را نسبتے بہ مقوم الدین حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند مشکلکشا رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشانرا قربتی بہ مظہر جمال و جلال حضرت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

وحضرت ایشان را نزہتے بہ حق شناسی حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را استعانتے بہ منظورِ رحمان حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را ہدایتے بہ فنا فی المعبود حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را اشراقے بہ خواجۂ متعارف حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔

وحضرت ایشان را مرحمتے بہ پیر صادق حضرت خواجہ عبدالخالق
غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را استفتاحے بہ مطیع سبحانی حضرت خواجہ
ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را فتوحے بہ واصل ابدی حضرت خواجہ ابو علی
فارمدی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را اشراقے بہ خلق رحمانی حضرت خواجہ ابوالقاسم
گرگانی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را فیضے بہ شاہ زمانی حضرت خواجہ ابوالحسن
خرقانی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را التفاتے بہ سالکان طریق حامی حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔
وحضرت ایشان را انبساطے بہ مرشد حاذق حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
وحضرت امام را انصبابے بآنکہ بر شرق وغرب حاکم حضرت
امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
وحضرت امام را تصورے بہ معدن قرآنِ عربی حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
وحضرت سلمان را حرمتے از مسند آرائے محب و محبوب اکبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔
وحضرت صدیق را یقینے بہ سید الانبیا وحبیب خدا حضرت محمد ﷺ مصطفےٰ و احمد ﷺ مجتبےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔
وحضرت حبیب را صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بمقتضائے حدیث قدسی کُنْتُ کَنْزاً مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کنز ذاتی از پردۂ غیب الغیب سر برآوردہ بہ دریائے محبت غوطہ زدہ دانۂ میم را از ان کشیدہ احمد ﷺ گردانیدہ کمالات ذاتی وشیونی وصفاتی واعتباری را در و منعکس گردانیدہ قابلیت اولی نام نہادہ بوئے ظلیت باو نارسانیدہ در دائرۂ اصل جا دادہ از خلعت محبوبیت صرفہ سرفراز گردانید و باز میم دیگر را بجائے الف احمد ﷺ نہادہ نام پاکش محمد ﷺ گردانیدہ محبوب انعکاسی در پردۂ انعکاس آمد از وسمۂ محب ومحبوبیت ذاتیہ چہرہ اش را آرایش داد و آسایش جمیع ممکنات را منحصر بر ستایش او ساخت حتےٰ کہ ذرۂ از ذرات جہان رابے واسطۂ آفتاب روئے محمد ﷺی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم در بارگاہ ایزدی بار نہ داز دیگرے در

محبت ذاتی سرورکار نہ خوش گفت آنکہ گفت ؎

مِنْ بَہِیْدِلِ الْجَمَالِ تَوْ عَجَبَ حَیْرَانَم   اَللّٰہ اَللّٰہ چہ جمال ست بدین بو العجبی

یعنی بر جمال ایزدی ہمچنانکہ حیرت وانگیز عقل ست بر جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حیرت در حیرت و فرحت در فرحت بو العجبی یعنے دیدہ کہ از جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مشرف گردید ہمان زمان بہ مرتبہ محبوبیت رسید۔ اے جانِ من وے جانانِ من بگوشِ جان بشنو وآگاہ باش کہ ایزد متعال بشان حبیب ذی الکمال والجمال ارشاد فرمود وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ خلقِ عظیم کنایہ ازآن کمالِ ذاتی کہ منعکس در جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم است کہ مورد حدیثِ شریف كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ یعنی رضائے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عینِ رضائے احدیست ونیز حدیثِ قدسی بشان محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واردست لَوْلَاكَ لِمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلِمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ یعنے اگر روے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان نبودے برائے چہ افلاک را پیدا وبرائے چہ ربوبیت را ہویدا کردمے خوش گفت آنکہ گفت ؎ زلف تو ہر دو جانب خون ریز عاشقانست چیزے نہ میتوان گفت روئے تو درمیان ست ؎ چونکہ عاشق صادق

راکشتہ نکنی و قاتعش را بزیور مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرصع نسازی
بمرتبہ معشوقیت صرفہ نرسانی ای عاشق جانی جمال محمدی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم در نزاکت لاثانی ست و برائے سالکان محمدی
المشرب بوصال سبحانی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ جمال محمدی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجب جمالی ست ذو جہتین جہتے بحق وجہتے
بخلق جہت ثانی بمقام عاشقیت رحمانی وجہت اولی در محبوبیت
مولی کہ از ہمہ اولے آن جہت ثانی امت خود را کہ بفخر خیر الامم مفتخر اند
جذب فرمودہ بمرتبہ عاشقیت رسانیدہ آن انجا بمقام محبوبیت صرفہ
کہ متعلق بجہت اولے ست مشرف میفرماید ۵
ای ظاہر تو عاشق و معشوق طلعت ہا ست، روی ترا کہ دید بگو تو ساکن ست
آرزوے انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین باوجود اصلیت بہ تبعیت او
بود ہمین وجہ بود تا امت نشوی از اولش خاص او مشرف نہ گردی
ای جانِ من وای جانانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش بمقتضائے
حدیث شریف اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ روے محمدی صلی
اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وحقیقت احمدی صلوات اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم ظہور اول ست ونمود اکمل و مرکز جمیع موجودات و نمودات
و اصل در اصل چہ حقیقت مرسلین و چہ حقیقت ملائکہ مقربین ہمہ

ظلالِ او یند و آو حقیقت الحقایق ست پس ظل را بغیر لحوق باصل و اجزا، دائرہ را بے توجہ بمرکز چارہ نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماید؂

خیال روئے تو در ہر طریق ہمرہِ ماست　　نسیم موئے تو پیوندِ جانِ آگہِ ماست

انبیا و اولو العزم پناہِ او جویند۔ ملائکہ مقربین ثنا او خوانند؂

ہمہ انبیا در پناہِ تو اند　　مقیم درِ بارگاہِ تو اند

پس بندۂ مسکین و ذرہ بے تسکین راجز عجز دامنگیر بیان و در تحریر عیان نیست فَلْأَخْتِمْ بِالصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ای جان من و ای جانانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش پیر کسی ست کہ ظاہرش باحکام شرع آراستہ و دستِ باطنش از ماسوے اللہ برداشتہ منازلاتِ سلوک و مقاماتِ عروج بواسطۂ شیخ کامل و مکمل طی نمودہ باشد ہر قدر کہ جذب قوی دارد موجب قربتش و احوالش فرحت بخش صدورتش ممد سلوک و سیر صحبتش انقطاع کنندۂ غیر چون نظر بصیرت بجمال مبارکش افتد توجہ الی اللہ پیدا و نعرۂ باطن بے اختیار ہویدا شود وَھٰذَا مَقْبُوْلُ حَبِیْبِ اللّٰہِ وَھٰذَا مِنْ رِّجَالِ اللّٰہِ وَھٰذَا اَھْلُ اللّٰہِ وَھٰذَا فَنَا فِی اللّٰہِ کامل شخصے ست کہ عروجش اعظم و مکمل مردیست کہ نزولش اکمل واتم باشد حتے کہ مثل عوام کوچہ گرد و بازار بوزد مَالِھٰذَا الرَّسُوْلِ

یَاکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ کہ در شان آقائے او نازل است
فیضیاب باشد شخصیکہ متصف باین صفت باشد عزیز الوجود و کبریت
احمر در بودست طالبان صادق و عاشقان فائق را لازم و ضرور کہ
رجوع باین طبیبِ حاذق نمایند و علاج امراض باطن کنند تا نجات از
گرفتاری ماسوی اللہ یابند و در اطاعتِ او چنان کوشند کہ خود را
کالمیت بدست او دارند و در حرکات و سکنات فنائے او باشند
مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎ چون گرفتی پیر ہین تسلیم شو
ہمچو موسے زیر حکمِ خضر رو ؂ دقیقۂ از دقائق آداب فرو نگذارند و در اہم
را اصل آداب دانند و ہرچہ بر وست فرع اوست باید کہ از فرع نیز دست
برداشتہ نباشد چنانکہ رو بروے او دو زانو با ادب سر فرو ہشتہ
چشم سر بستہ خود را عاجز ترین غلامانِ او دانستہ بنشینند و خطرۂ غیر را
در دل نگذارند مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماید ؎
دل نگہدارید اے بے حاصلان در حضورِ حضرتِ صاحب دلان
در تذکرۃ الاولیا منقول ست کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ
علیہ ہر روز در خدمت امام ہمام حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
حاضر میشدند مدت یکسال منقضی گشت ارشاد فرمودند اے بایزید کتاب
از طاقچہ بیار بعرض رسانیدند طاقچہ نمیدانم کتاب از کجا آرم ارشاد فرمودند

چندین مدت مدید بر تو گذشت طاقچۂ دیوانخانہ ما را ندیدی عرض داشتند
کہ بدیدن طاقچہ حاضر نمے شوم بلکہ برائے نظارگی قلب مبارک سید
السالکین یعنے نبیرۂ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ
از یک نظر خوش اثر کارش چنان تمام فرمودند کہ بایزید ہمان زمان
بدریائے محبت رحمان غوطہ زدہ بہ کلام لَیْسَ فِی جُبَّتِی سِوَی اللہ
مترنم گردید پس آداب شیخ لاریب باید کہ سایۂ خود بر ذات او بلکہ
بر صفات او نیندازند و از مطہرۂ او وضو نسازند و پیالۂ آب را لب خود
نرسانند و آواز خود را بمقتضائے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِیِّ بر آوازِ او بلند نسازند ای جانِ من با وجود این آداب
نظر بر خوشنودی او باید داشت در لہو و لعب و حشت و ہشت کہ
ممنوع شرع نباشند مر صحبتش پابند از ذکر گفتن و فکر نمودن آن را بہتر
دانند۔ منقول ست روزے سواری مبارک محبوب شاہِ دین و معشوق
عاشق متین حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ تعالے علیہ میرفت
وجہ ملقب بودن اولیا آن بود کہ طالب صادق را از نظر اول بمرتبۂ
ولایت رسانیدے و از رقیت ماسوے اللہ آزادی بخشیدے
صوفی بجمال یوسفی بر سواری مبارکش گذشت از آنجا کہ عتبہ
بوسان آن والا زمان بینندۂ وحدت در کثرت و دانندۂ تنزیہ

در تشبیہ و یابندہ تجلی صوری بودند نظر پاکش کہ متصف بہ بصارت یعقوبی بود بر جمال یوسفی افتادہ با وجود قدرت استادہ کردن آفتاب و مہتاب خواستند کہ استادہ شود استادہ نشد و ہمراہ رکاب والا امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کہ یکے از خادمان آن صاحب زمان بودند بوجوند خطرۂ معشوقی در آئینہ دل خسروی منعکس گردید تاج مبارک خود بر انگشت سبابہ نہادہ پاے کوبان و از خود پریشان بل بلہم بل بلہم کلام بے معنی بزبان گویان در میدان استرضاے شیخ آمدند صوفی در گرداب صافی افتادہ متحیر شدہ باستاد از خوشنودی تمام انشراح صدر شیخ گردید ہمان زمان خسرو را بمرتبۂ قطبیت رسانید اے جان من حتے المقدور سر مو خلاف او نجویند نہ ظاہراً نہ باطناً مال و اموال زن و فرزند مادر و پدر را قربان او سازند رضای محبوب در رضاے او و سخط محبوب در سخط او دانند او را روپوش فعل خدا بلکہ فعل او مستہلک در فعل اللہ یابند در سایۂ عاطفت او چنان زندگانی نمایند کہ غبار ملال بر دامن حال او ننشیند مبادا تازیانۂ اَلفِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ بزند و مرض باطن طول کشیدہ بموت ابدی سازد ای جان من بگوش جان بشنو طالبے در صحبت کامل و مکمل شد

خویش و آثار فیض بر ظاہر و باطن نیافت بانکسارِ تمام رو بروے
آن فیض بخش خاص و عام معروضہ نمودہ باید دریافت اگر از زبان
مبارک کہ مترجم کلامِ رحمان ست بشارتِ مقامات یافت آن را
گاؤ تحج دانستہ بدانکہ ماموریست سرگرم باشد بمنزلِ مقصود خواہد
رسید اےجانِ من بگوش جان بشنو واگاہ باش مسلکِ صاحبانِ
مقاماتِ عظیمہ ورا جلان منازلِ طریقہ دو اند یکے صاحب کشف عیناً
باشد و یا وجداً و دیگرے بے کشف نہ عیناً و نہ وجداً ہر دو قاطعانِ رہ
اند وَاللّٰذَّاتُ مُفَارِقٌ بَیْنَہُمَا یعنی یکے با لذت و دیگرے بے
لذت آخر تیرسعیِ شان بر ہدفِ مقصود خواہد رسید اگر شیخش بشارتِ
مقامات نداد و نفرمود کہ قسمتِ تو بجائے دیگرست ہیتواند کہ لباسِ
صبر بر قامت طلب بپوشد و منتظر آبِ رحمت باشد والا بشیخ دیگر رجوع
کند و شیخ اول را بچشم حقارت نہ بیند اگر از تقدیراتِ ایزدی تخریبات
سرمدی میانِ پیر و مرید مفارقتِ صوری و مباینتِ معنوی افتاد
قناعت بر نعمتِ باطنی کہ از و یافتہ است ناکردہ بشیخ دیگر رجوع
نمودہ کارِ خود را باتمام باید رسانید۔ اےجانِ من و ہمی جانانِ
طالبیکہ باوجود دریافت رشدِ خویش و آثارِ فیض از شیخ خود رگردیدہ
بشیخ دیگر رجوع کرد خوب نکرد غالباً طوقِ ادبار بگردنِ حالِ او افتد و در

آخرش قیل و قال۔ ای جان من و ای جانانِ من طالبِ صادق کہ طلبش بانتہا رسیدہ کہ دامنگیر شیخ کامل مکمل گردید مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ درحقش میفرماید؎ شیخ کامل بود و طالب منتہی ؎ مرد چابک بود و مرکب درگہی ؎ بنظر اول آن مے یابد کہ دیگران در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند۔ ای جانِ من بگوش جان بشنو و آگاہ باش نقدِ عمر کہ در کیسۂ ہستی تو نہادہ اند عجب نقدی ست توصیفش از تقریر بیرون ست و تعریفش از تحریر افزون۔ لازم کہ نتیجۂ صرفش جز وحدانیت الٰہ و محبتِ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دیگر نباشد تو مولانائے رومی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید؎ نقد را دادم زر قلب استدم شاد شادان سوے جانان میرم ؎ پس دامن پیر را از بس تحقیق و تدقیق باید گرفت متبادا بدام ناقصے بلکہ کاذبے افتد و نقدِ عمر در بازارِ او صرف گردد جز خسارت ابدی بدست نہ مے آرد۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید؎ ای بسا ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستے نشاید داد دست ؎ خود را از دست خود ذبح نمودن بہتر و پیالۂ سمِ قاتل خوردن خوشتر از تربیت گرفتن شیخ ناقص و مکتر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید؎ زخود بہتری جوی فرصت شمار

کہ باہم خودے گم کنی روزگار ، صحبت ذم و نظرہ سم و کلامہ تسبیح و بیانہ تفضیح چرا کہ نفس خبیثش از امارگی بیرون نیامدہ و مدعی خدائے خود است و نہ ۔ منعکس از دست خباثت در خباثت و قباحت در قباحت اے جان من وقتیکہ از شیخ خود امرے خلاف شرع سرزد و بر بشریت حمل نمودہ آزان گذشتہ اعتقاد خود را راسخ باید داشت اگر ہمچنان کرات و مرات بظہور رسید حتی کہ سہو بشریت را دور گردانید در تخلیۂ تام معروضہ باید نمود اگر تشفی تمام فرمود فبہا و آلا او از مرتبہ شیخی افتاد و تو از مرتبہ مریدی مانند تیر از و باید گریخت و ہدف مقصود ہر جا کہ باشد بدست آرید ۔ فقیر راقم عفی عنہ بفضل ایزدی ہر قدر کہ منازلات نقشبندیہ و مقامات مجددیہ رضی اللہ تعالے عنہم سیر و طیر نمودہ در معرکہ بیان و در تحریر عیان میسازد و بعضے از کشوفہائے صحیحہ و رموزہائے لطیفہ را نیز شریک شان میدارد و امید کہ این درشہوار را بگوش جان او یزند تا از آن ثمرۂ ایمان یابند ۔

منزل اول مراقبۂ احدیت اے جان من و ای جانان من بگوش جان بشنود و آگاہ باش اشیا کہ در زاویۂ ظلمات عدم معدوم و مغموم بودند حتے کہ نامے و نشانے نداشتند وقتیکہ آفتاب وجود

حقیقی و موجود خارجی و معبود تحقیقی بر سر ایشان تافت کہ ہم از
پردۂ عدم سر برآوردہ بوجود ظلیت موجود و نمود بے بود گردیدہ
بے اختیار از خود رفتہ در سجدہ افتادہ غیر محبوب دیگر را ندانستہ
متوجہ باو شدند چرا متوجہ باو نشوند کہ غیر او موجود و محبوب و
مرغوب و مطلوب نیست پس آنان کہ بحال خود ماندند و موجود
خارجی را مسلم داشتند مسلمان گشتند و ذی ایمان شدند و آنان کہ
دم از موجودیت خود زدند در ضلالت کفر افتادند و قبای کافری
بر قامت آذری پوشانیدند پس ہر کہ از دائرہ اسلام و ایمان
بواسطۂ شیخ کامل و مکمل کہ نائب مناب حبیب اوست صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم خرق حجب آفاقی و انفسی ظلمانی و نورانی
نمودہ بوصال محبوب حقیقی و ایمان تحقیقی مشرف گشتہ در زمرۂ
اولیاء اللہ داخل شدہ بخلعت اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا
خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ سرفراز شد زہے
سعادت و نجابت حزن و خوف کہ از لزومات فصل اند وقتیکہ
فصل از تصدق پیران کبار رحمہم اللہ تعالےٰ رفت و وصل جای
او گرفت حزن کجا و خوف کرا در آن زمان پرورش در جوار
رحمت للعالمین وسید المرسلین است و نیز بصدقہ نعلین ہر او

صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم غوطہ زنی در بحر سکینت وطمانیت است هَنِیۡئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُهَا پس پیران مارحمہم اللہ تعالے نقشبندیانند عجب نقشے زدہ اند کہ تعریفش از تحریر وتوصیفش از تقریر بیرون ست بمقتضاے حدیث قدسی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ نقش ذات مجردہ را بر نگینۂ دل کندیدہ خواہان وصل عریانند معاملۂ شان موافق ظن ایشان لا بیان وبے نشان حیرت دامنگیر حال اوشان بہ جاے میرسند کہ صفات را درانجا مدخلے نیست سبحان اللہ صفاتے کہ در مقام لاہو ولا غیرہ بودند از دائرہ ثانی سر برآوردہ در مرکز دائرہ اولے محو گردیدند معاذ اللہ کسے انفکاک صفات از ذات تصور نکند بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مطابق مطلوب ذات مجردہ را مشہود گردانند کہ محبوب اوست نہ آنکہ در نفس الامر واقع است

اے جان من واے جانان من بگوش جان بشنو وآگاہ باش مصداق وجود شدہ اند۔ واجب الوجود۔ وممتنع الوجود۔ وممکن الوجود۔ واجب الوجود آن کہ ہستی او بذات او وموجودیت او واجب۔ ممتنع الوجود آنکہ عدمیت او ونابود ماندنش لازم ممکن الوجود آنکہ عدم ووجود او مساوی باشد یعنی کس نمیرسید

مبارک ہو بہشت کے لوگون کو نعمین بہشت کی ۱۲

مین نزدیک کمان میرے بندیکے ہون میری ساتھ ۱۲

آدمی اوسیکے ساتھ ہے جسکو اوسے دوست رکھاہے ۱۲

کہ موجود کدام ست و معدوم کہ از وجود او چیزے نمیزاید و از عدم او نقصانی
نہ مے آید ظہور و نمود و وجود او از دیگرے چونکہ در موجودیت محتاج دیگر
باشد در امورات خود بطریق اولی محتاج تر باشد پس حاجت روای جمیع
موجودات و ممکنات حبیب اوست صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ مرکز
جمیع موجودات و معدن جمیع جواہرات حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ میفرماید ؎
بزیر زلف دوتا چون گذر کنی بنگر کہ از یمین و یسار ت چہ بیقرار اند
یعنی گنہ گاران امت و غربا ے وادیۂ وحشت غزلت گیر زاویۂ آن گیسو
رساند ہر گاہ نظر ایزدی بر جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
افتد ہمان زمان بے گفت و شنود و بے تک و پو آزادی امت مرحومہ
بلکہ جمیع امم خواہد شد خوشا نصیب گرفتاران گیسوئے مبارک و
آشفتگان روے با ملاحت حافظ شیراز فرماید رحمۃ اللہ علیہ ؎
خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد کہ بستگان کمند تو رستگار انند
ای جان من و ای جانان من دائرہ امکان بر دو قسم ست یکی عالم امر
لطیف و دیگر عالم خلق مکدر عالم امر فوق عرش و عالم خلق تحت عرش

باین صورت

ای جان من	اخفیٰ خفی سری روحی قلب عرش نفس نار باد آب خاک	بگوش جان بشنو
درمیان		ذات و
صفات		نسبت
اصلیت		و ظلیت
کہ ثابت		ست
تصوراً		نہ آن کہ
زماناً بے تصور		ذات تصور
صفات محال صفات		کہ در مرتبۂ ثانی
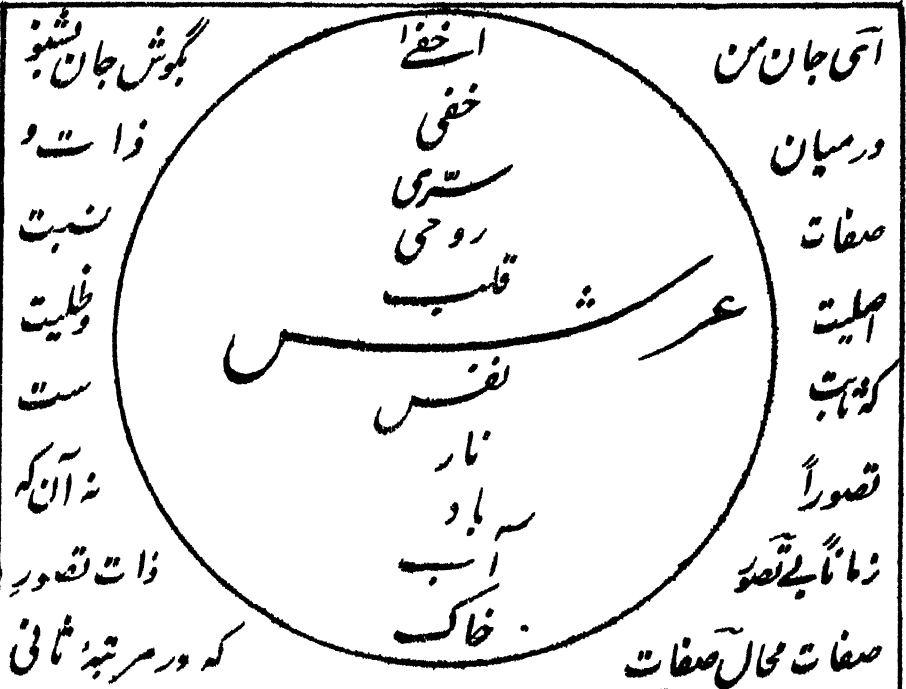
نمودار مے شوند حکم ظلیت دارند سابق ترین صفات حیٌّ ست پس اَللّٰہُ حَیٌّ اصل و عَلِیْمٌ ظل او اَللّٰہُ عَلِیْمٌ اصل مُرِیْدٌ ظل او اَللّٰہُ مُرِیْدٌ اصل و قَدِیْرٌ ظل او اَللّٰہُ قَدِیْرٌ اصل و سَمِیْعٌ ظل او اَللّٰہُ سَمِیْعٌ اصل و بَصِیْرٌ ظل او اَللّٰہُ بَصِیْرٌ اصل و کَلِیْمٌ ظل او اَللّٰہُ کَلِیْمٌ اصل و مُتَکَوِّنٌ ظل او و قس علی ہذہ الصفات الزائدۃ الی ظہور الفعل۔ آگاہ باش لطائف عالم امر چون کہ ظلال اسما و صفات زائدہ و ظلال افعال اللہ اند در مرآت کن ظہور فرمودہ جلوہ گر گردیدند لطیفہ اخفےٰ ظل اول لطیفہ خفی ظل ثانی لطیفہ سر ظل ثالث لطیفہ روحی ظل رابع لطیفہ

قلبی ظل خاص ہر یک بمدارج خویش بقرب ایزدی در پیش لطائف عالم
خلق لطیفہ نفس و لطیفہ نار و لطیفہ باد و لطیفہ آب و لطیفہ خاک ہر یک ازینہا
کدورتے وخساستے و دنائتے کہ دامنگیر حال دارند در گرداب بُعد
افتادند آہ ای جان من وای جانان من ہر چہ در عالم کبیر ست نمونہ آن
در عالم صغیر عالم صغیر اصل آن فرع و گوشوارۂ آن شرح لطائف عالم امر
کہ در عالم کبیر اند ظلال آنہارا در عالم صغیر جا دادہ و ودیعت نہادہ راز
محبتے و جذبے پنہان داشتہ جامعیت کلی عنایت فرمودہ خلعت خلافت
در بر پوشانیدہ مسجود الیہ جمیع ممکنات گردانید سبحان اللہ عجب جامعیت
ست کہ موجب خلافت گردیدہ مرتبۂ گروبیان را پس انداخت ازینجا
کہ جبرئیل علی نبینا و علیہ السلام فرمودے اگر یک سر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم، آہ ای جان من انسان کہ مرکب از لطائف اربع
عالم خلق ست حاصل خود لطیفۂ نفس دارد کہ بَیْنَ اَلْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوْبِ
فاصل حتے کہ دم انا الموجود میزند و خدارا نمے شناسد بلکہ دعوائے
خدائی میکند پس بدترین موجودات و مخلوقات و کمترین معقولات و
محسوسات اوست حدیث قدسی دَعْ نَفْسَكَ فَاِنَّهَا مُعَادَاةٌ
لِيْ در شان او و تیغ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ
الْاَكْبَرِ برجان او مقابلہ ازین دشمن قوی امر سرسری نیست

از جان گذشتہ و دست از سرِ خود شستہ بر توسنِ فنا نشستہ رو برو ے
محمدؐ صافی المشرب بمیدان بیائید آمید فتح عظیم و ظفر جسیم ست آی جان من
وی جانانِ من محل لطیفہ قلب زیر پستان چپ بفاصلۂ دو انگشت مائل
بہ پہلو ست و محل لطیفہ روح زیر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت
و محل لطیفہ سِرّ برابر پستان چپ بفاصلۂ دو انگشت بطرف سینہ و محل
لطیفۂ خفی برابر پستان راست بفاصلۂ دو انگشت بطرف سینہ و محل
لطیفۂ اَخفیٰ در وسطِ سینہ بر خر مہرۂ سینہ و محلِ لطیفۂ نفسی در وسطِ
پیشانی و محل لطیفۂ قالب کہ مجموعۂ لطائف عشرہ است از سر تا پاست
اَی جان من پیران ما رحمہم اللہ تعالےٰ اطلاق قلب بر سہ چیز نمودہ اند
اول مضغہ و دیگر ظل قلبِ حقیقی کہ ثابت بر مضغہ است و سوم حقیقت
جامعہ پس چشم سر بستہ زبان بکام چسپانیدہ و خود را بطرف قلب متوجہ
کردہ قلب را بہ اللہ تعالےٰ متوجہ نمودہ مفہومش بیچون و بیچگونہ در خیال
داشتہ با وجود عریانی لباس مستجمع جمیع صفات کمالات و منزہ عن
جمیع نقصانات را در بر پوشانیدہ از خود و از خودی خود غافل شدہ
موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ؎ نیست بر لوح دلم جز الفِ
قامتِ دوست ٭ چہ کنم حرف دگر یاد نداد استادم ٭ اَللّٰہُ اَللّٰہ ذکر کند
و صورتِ شیخ را روبروے خود یا اندرونِ دلِ خود و یا خود را بصورت

شیخ تصور رسیدہ خیال کند کہ فیض از باریتعالی بر قلب شیخ می آید و از آنجا
بر قلب من میرسد آین را ذکر رابطہ گویند و بے ذکر رابطہ فتح باب بطون
محال و طالب عریان از حال ہر قدر کہ رابطہ پُر غلو پایۂ سلوک علو آیجانِ
ذاکر بے رابطہ غیر واصل و صاحب رابطہ اگرچہ بے ذکر باشد الرابطۃ
شیئٌ عجیبٌ وغریبٌ فی المرتبۃ الاولیٰ فناءٌ فی الشیخ
وفی المرتبۃ الثانیۃ فناءٌ فی الرسول وفی المرتبۃ
الثالثۃ فناءٌ فی اللّٰہ شیخ فنا فی الرسول باشد و رسول فنا
فی اللّٰہ حتے کہ حرکتِ قلبی مفہوم گردد پس بالحاظ جمیع شرائط ہر آن و ہر
زمان در بحر حرکت مستغرق باشد آی جانِ من و ای جانانِ من
امورات دینی و دنیوی منحصر بر حرکتِ لسانی قلب کہ بحرکت بود
یا از حرکتِ او سالک را تمیز نبود از نعمتِ دینی محروم و مختوم قفلہ
بحرکت آمد و حرکتش متمیز ذاکر گردید بشارت فاذکرونی
اذکرکم بگوشِ جان رسیدہ جان را تازگی و ایمان را فرحت بی
اندازگی بخشیدہ آی جانِ من ہنوز نسبت ذاکر و مذکور باقی ست
جزاء اذکرکم کافی چون این نسبت از میان محب و محبوب میان
بر نسبت محبوب محب را در برگرفت و تمیز غیریت از خود رفت حضرت
شاہ شرف بو علی قلندر رحمۃ اللّٰہ علیہ میفرماید ؎ تو مباش اصلا کمال این

ترجمہ پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا تمکو

ست و بس ہا رود در وگم شود صال انیست و بس ہا ای جان من و ای جانان من متیز

از میان برخیزد نہ آنکہ غیریت عینیت گردد ہذا محال شرعی و عقلی
فالرب رب والعبد عبد سبحان اللہ عجب معاملہ ایست
عجیب و غریب غیریت و عینیت ہر دو رخت بر بستند و از محبوب
حقیقی دور تر افتادند در ینجا دقیقہ ایست غیریت کہ دامنگیر سالک
بود آنرا دور نمود اگر بوی عینیت بدماغ محبوب رسد یقینی غیر را عین
خود داند از مرتبہ محبوبیت فرو افتد پس نہ غیریت ماند و نہ عینیت
گرفتاران عقل عقیل الضدان لا یجتمعان گفتہ اند حالانکہ
شرع شریف آنرا جمع فرمودہ ای جان من وای جانان من این اجمالی
واضح گردانیم کہ از پیران ما رحمہم اللہ تعالی رسیدہ است بگوش ہوش
استماع کنی آہن کہ در آتش خود را سوخت غیریت را پاک سوخت
با وجود عینیت افعالی و صفاتی غیریت ذاتی ست آن کل ولایت
ست و این ثمرہ نبوت صاحب ولایت عینیت صفاتی و افعالی
را محمول بر ذات کردہ غائب را بر شاہد تصور دیدہ عینیت ذاتی خیال
کردہ مترنم بوحدت وجود ست صاحب نبوت کہ حدت بصر دارد غیریت ذاتی
را معاینہ فرمودہ حاکم باثنینیت ست ازانجا کہ سید المرسلین و خاتم النبیین
صلوات اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین فرمودہ اند آنا بشر

ترجمہ
مین بشر ہون

مِّنۡلُكُمۡ يُوحَىٰۤ اِلَيَّ وآوسبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمودہ سُبۡحٰنَ
الَّذِيۡۤ اَسۡرٰى بِعَبۡدِهٖ الی آخر ونیز کلمۂ شہادت دال برآنست
وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ شخصے بجای عبدہ ورسولہ
وحدہ لاشریک لہ گوید پا از دائرہ اسلام بیرون کشد و در تہلکۂ ابدی
افتد پس صاحبان ولایت ہرچہ بگویند وبکنند مقبول ومرغوب محبوب
ست ومقلدانِ ایشان مردود وتقلید مجتہدانِ دین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم محمود وخطای این بزرگواران امید ثواب دارد ونہ موجب عذاب
مجنون کہ انا لیلیٰ گفت عند اللیلی وعند الناس مرفوع واز دیگری نامسموع
پس مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری نیست بلکہ نفس الامری اثنینیت
ست کہ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بتبلیغ آن مستحق اند
ازانجا کہ فرمودہ اند لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰدَمُ صَفِيُّ اللّٰهِ ۔ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ نُوۡحٌ نَبِيُّ اللّٰهِ ۔ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبۡرَاهِيۡمُ خَلِيۡلُ اللّٰهِ
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَاوٗدُ خَلِيۡفَةُ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُوۡسُفُ
صِدِّيۡقُ اللّٰهِ ۔ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُوۡسٰى كَلِيۡمُ اللّٰهِ ۔ وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ عِيۡسٰى رُوۡحُ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلَّمَ علی ہذا القیاس جمیع انبیا
صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین با وحدانیت خدا رسالت خود جمع فرمودہ اند۔

مِّنۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ و آو سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمودہ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ الی آخرہ و نیز کلمۂ شہادت دال بر آنست وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ اگر شخصے بجای عبدہ و رسولہ وحدہ لاشریک لہ گوید پا از دائرہ اسلام بیرون کشد و در تہلکہ ابدی افتد پس صاحبان ولایت ہرچہ بگویند و بکنند مقبول و مرغوب محبوب ست و مقلدانِ ایشان مردود و تقلید مجتہدانِ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم محمود خطای این بزرگواران امید ثواب دارد و نہ موجب عذاب مجنون کہ انا لیلیٰ گفت عند اللیلیٰ و عند الناس مرفوع و از دیگری نامسموع پس مسئلہ وحدت الوجود نفس الامری نیست بلکہ نفس الامری اثنینیت ست کہ انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بتبلیغ آن مستحق اند از آنجا کہ فرمودہ اند لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰهِ۔ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوۡحٌ نَبِیُّ اللّٰهِ۔ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبۡرَاهِیۡمُ خَلِیۡلُ اللّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَاوٗدُ خَلِیۡفَةُ اللّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یُوۡسُفُ صِدِّیۡقُ اللّٰهِ۔ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُوۡسٰی کَلِیۡمُ اللّٰهِ۔ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِیۡسٰی رُوۡحُ اللّٰهِ وَلَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلَّمَ علی ہذا القیاس جمیع انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین با وحدانیت خدا رسالت خود جمع فرمودہ اند۔

آب سرد و نرم و حقیقتِ آتش گرم پس ثبوت العینیۃ فیہا یخرج من عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ای جانمن او سبحانہ در قرآن مجید ارشاد فرمود وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ غنائیتِ ذاتی و بیچونیت صفاتی مراحدیت راست محتاجیت ذاتی و انکساریت صفاتی مرعبدیت را

ثبوت العینیۃ بین العبد والرب محال و فی معاملۃ الابدیۃ زوال ای جانمن و ای جانانمن اینہمہ دلائل شرعیہ کہ شنیدی اگر راہ انصاف را پوئی و جان و ایمان را آب شرع شوئی یقین بدانی کہ مسئلہ وحدت الوجود و عینیت عبد و رب حق نیست و نہ نفس الامری بلکہ نفس الامری غیریت و اثنینیت ست طرفہ تر معاملہ ایست با وجود غیریت و اثنینیت قول صاحبانِ ولایت حق ست کہ غیر حق را نہ می بینند و نہ شناسند و نہ دانند و در دیدہ و دانش ایشان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم حق ست پس حق را می بینند و حق را می شناسند و حق را میدانند از آنجا کہ فرمودہ اند ؎ دیدہ غیر ترا نمی بیند ٭ یک قسم صد قسم ہزار قسم دیگری میفرماید ؎ بو کہ بوئی بشنوم از بوی او ٭ مست رقصم بی خرد در کوی او ٭ ثالثی میسراید ؎ دیدہ بکشا د جمالِ یار بین ٭ ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین ٭ رابعی میفرماید ؎ امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہرست درحیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست خامسے میسراید ؎ ہر جا آید در نظر اٰنچہ

وشر، جملہ ذاتِ حق بوداے بے خبر، اوست درارض وسما
ولامکان، اوست در ہر ذرہ پیدا و نہان، اوست پیدا و
نہان و آشکار، جلوہ گر وست در ہر شئی نگار، ساؔدے مے فرماید

ہر کہ ازین دیدہ درین دید ندید — دیدہ اش کور زغفلت ہمہ او بود ندید
ہر لحظہ کہ در شوقِ جمال تو شدم غرق — جز روئے تو پیشِ نظرم جلوہ گری نیست
در صومعۂ زاہد و در خلوتِ صوفی — جز گوشۂ ابروئے تو محرابِ دعا نیست

محبوبِ حقیقی و مرغوبِ تحقیقی را کہ در پردۂ غیب الغیب مستور
و مسرور بود از سمع بہ بصر و از گوش بآغوش آوردہ غیریت را
از غلبۂ احوال بہ عینیت مبدل گردانیدہ بزیورِ بِہٖ یَنطِقُ وَبِہٖ
یَشرَبُ وَبِہٖ یَتَکَلَّمُ وَبِہٖ یَمشِی متحلّی شدہ بایمانِ
شہودی و گمانِ وجودی خرسند اند بہترین امتانِ ایشان اند
و خوشترین زمان درویشان اند مقبولانِ خدا و محبوبانِ رسولِ خدا اند
دین و دنیا از نفسِ نفیسِ ایشان قائم و ایشان در صلوٰۃ دائمی
دائم۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎

روضۂ خلدِ برین خلوتِ درویشان است — مایۂ محتشمی خدمتِ درویشان است
قصرِ فردوس کہ رضوانش بدربانی رفت — منظری از چمنِ نزہتِ درویشان است
آنکہ پیشش بنہد تاجِ تکبر خورشید — کبریائیست کہ در حشمتِ درویشان است

ترجمہ: کہ اللہ تعالے کے ساتھ کہتا ہے اور اللہ تعالے کے ساتھ پیتا ہے اور اللہ تعالے کے ساتھ کلام کرتا ہے اور اللہ تعالے کے ساتھ چلتا ہے

دولتی اگر نباشد غم از آسیب زوال — بے تکلف بشنو آن دولت درویشان است

ای جانِ من وای جانانِ من وهم قومٌ لا یشقی جلیسهم
ولا یحرم انیسهم۔ ولا یخیب مسیسهم وهم
جلساء الله۔ وهم اذا رأوا ذکر الله۔ وهم من عرفهم
وجد الله لظاهرهم دواء۔ وکلامهم شفاء۔ و
صحبتهم ضیاء وبهاء۔ من رأی ظاهرهم خاب
وخسر۔ ومن رأی باطنهم نجا وافلح۔ الٰہی چیست آن که
دوستان خود را کردی هر که ایشان را شناخت ترا یافت وتا ترا نیافت ایشان
را نشناخت الٰہی در محبت ایشان گرو و در جمیع امور با ایشان پیرو دار
نه آنکه خود رو دار بحرمت حبیبه ونبیه صلی الله علیه وعلی آله واصحابه
وسلم۔ ای جانِ من وای جانانِ من حدیث قدسی لا یسعنی ارضی
ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن
وقتیکه قلب عبد مؤمن از دولتِ یسعنی ممتاز وسرفراز گشت
دشمنانِ عظیم وحاسدانِ جسیم از راهِ حواسِ خمسه خس وخاشاک را
آورده آنرا بر گرده مختوم میدارند واز دولت یسعنی محروم حتی که از
غلبهٔ ظاهر کالانعام (مانند جانوروں کے) میگردد وصاحب دولتے باید که به هیچ نے
متوجه شده باطن را بر ظاهر غالب ساخته پا در کوی طریقت نهاد

کار را با تمام رسانیدہ آنغامیت را بانسانیت مبدل گرداند و وسعت قلبی چنان حاصل نماید کہ بیچون درچون آرام گیرد۔ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

یعنی از حمل امانتِ بیچونی ہمہ ہا انکار کردند وابا نمودند پس انسان پا در میدان جرأت نہادہ آنرا برداشتہ دربحر ظلوماً جہولاً غوطہ زد وآنچنان ظلم برنفس خود روا داشت کہ بجز جہالت و نکارت از امانت چیزے دیگر نیافت بلکہ حیرت را نقد وقت یافت۔ اے جانِ من واے جانانِ من از لطیفۂ قلب تا لطیفۂ قالب کہ مسمیٰ بسلطان الاذکار ست ذکر اسم ذات بارشاد صاحب ارشاد کنند و دربحر فرحت ولذت چنان غوطہ زند کہ نہ از خود اثرے دارد و نہ از دیگرے خبرے۔ اے جانِ من واے جانانِ من لذات طعام دنیوی منحصر بر مضغہ لسانی و لذات انعام اخروے منعقد بر جسم وجسمانی ؎ چون زبان گویاست بر تو موبمو۔ موبمو ذکرِ خدا را نیز گو۔ موبمو کہ سالک از ذکر خدا متلذذ میگردد نعمتیست از نعمتہای اخروی وخلعتیست از خلعتہای ایزدی این را ولادت ثانی گویند ولادت اول از پدر و ولادت ثانی از شیخ با خبر آن

موجب زندگانی فانیه واین سبب عیش ابدیه ای جانِ من
وای جانانِ من او تعالے از قدرتِ کاملهٔ خویش از جمیع عوالم
یکے عالم مثال بین الشهادت والوجوب والارواح مانند آئینه تخلیق
کرد با وجود بے بود در و صورت هاے همه موجود پس نور لطیفهٔ
قلب در عالم مثال زرد و نور لطیفهٔ روح سرخ و نور لطیفهٔ سرّی
سفید و نور لطیفهٔ خفی سیاه و نور لطیفهٔ اخفےٰ سبز در انکشافِ
این احقر نور لطیفهٔ نفسی مائل بابیض و نور لطیفهٔ قالب برین فقیر
چنان غالب که چادر سراپائی از سرتا پاست و بجریان اسم ذات
از هر بن مو مثل بوته هاے سفید که از لمعهٔ آن عالمی روشن
اے جانِ من وای جانانِ من اگرچه ظهور انوار دلیل ست بر
صفائی لطائف والا دلیل اقوی توجهات الله ست و استقامت
بر شرع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ای جان من وای
جانانِ من مولانا ے رومی رحمة الله علیه مے فرماید ؎

هر که صیقل بیش کرد او بیش دید — بیگمان صورت درو آمد پدید

هر قدر که شمشیر باطن را باحدیث صرفه مصقل کرده مصفی و متجلی
گردانید همانقدر احوال و مواجید تفاصیل و تقاریب عجائبات
و غرائبات را بیش دید مِنْ کُلِّ الْعَجَائِبِ وَ الْغَرَائِبِ

نَظَرُ الْوَحْدَةِ فِي الْكَثْرَةِ وَالتَّرْبِيَةِ فِي التَّسْنِيَةِ

ہرگاہ جواہر احدیت بشمشیر باطن برخاست کثرت آئینہ داری
او خواست پس نموداری احدیت برجاست ای جان من ممکن
در تشبیہ واجب در تنزیہ موسی علی نبینا وعلیہ السلام کہ سرآمد محبان
و عاشقان بودند معروضہ نمودند رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ
جواب آمد لَنْ تَرَانِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ ای موسیٰ
تنزیہ را بغیر تشبیہ دیدن نہ میتوانی بلکہ از خود در مانی و ای موسیٰ
تنزیہ صرفہ را کہ می بیند سرآمد محبوبان و برآمد معشوقان حبیب
ماست و رسول ماست صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ
این نعمت بی پایان و آین دولت بیکران در او ودیعت نہادہ
اند و این کرامت عظمی غیر او را نہ بخشیدہ ای جان من وی جان
من این را بمثالی واضح ولایح میگردانم بگوش ہوش استماع فرمای
آئینہ کہ زید را می بیند بلا تشبیہ ذات او را مے بیند و ہر کہ
در آئینہ می بیند بغیر تشبیہ نہ می بیند پس آئینہ احمدی صلی
اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ تعین اول ست تنزیہ صرفہ
را می بیند و غیر او صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم چہ انبیا و چہ اولیا
بغیر تشبیہ نہ می توانند دید شیخ رحمۃ اللہ علیہ ثمر خوار باغ کہن

و اسرار شمار زمین و زمن اشارۂ بہ تجلی صوری نمود و از آنجا کہ
ارشاد فرمود ع بے گمان صورت در او آمد پدید ؛ یعنی سالک
در آن زمان بصورت خود متجلی میگردد و قرین آوان صورت
مثال آن زمان بمیان آمد آئینہ قصیر باشد و یا طویل مربع
باشد یا مستطیل بہ ہیأتش مرئی متجلی میگردد فافہم
فَاِنَّھَا مَعَارِفُ دَقِیْقَۃٌ لَطِیْفَۃٌ شَرِیْفَۃٌ کسے در اینجا
حلول و اتحاد نہ فہمد کہ آن کفر و الحاد ست آی جان من شئی
کہ در مرتبۂ ثانی ظہور میکند آن را تجلی می نامند پس تجلی ہر جا
کہ ظہور کند و ہر صورت کہ گیرد شئی از صرافت خود تجاوز
نہ مے نماید بلکہ تجلی بر صرافت خود می ماند بہ بین تاب آفتاب
ہر جا کہ افتد و ہر صورت کہ گیرد در صرافت و لطافت او
نہ مے افزاید و کسافت بر او غالب نہ مے آید پس طالب بصورت
خود متجلی شدن بعید از نقل و عقل نہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ
میفرماید ع ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ؛ ای بیخبر ز لذت
شرب مدام ما ؛ آی جانِ من برای قوتِ قلبی ذکر کثیر و برائے لطف
شیخ کبیر حکم اکسیر دارد حتی کہ قوت ارض و سما در قلب مفہوم
می گردد و بر ہر عقدہ کہ متوجہ مے شود می از فضل ایزدی حل

میکنی لیکن از خدا غیر خدا خواستن موجب انفعال و محنت سلوک پایمال آہی جان من وقتیکہ قالب از ہر بن مو ذاکر گردیدہ التذاذش رگ و ریشہ فاخر مراقبۂ احدیت کہ منزل اولست باتمام رسید منزل دویم مراقبۂ معیت آہی جان من وی جانان من ہر ما تحت ظل ما فوق خودست و ما فوقش من حیث مجموعی خود مربی او و فیض بخشی او بر و پس ظل ہرچہ میگیرد از اصل خود میگیرد ہرچہ یابد از وصل اصل و اصل از اصل اصل الی ماشاء اللہ تعالیٰ باوجود این ہر یک ظل و اصل را باذات خاص نسبتے خاص دادہ و تجلیے باختصاص بخشیدہ پس طرق من حیث الوصل سہ آمد یکے از راہ وصول کہ وسط راہ ست و دیگر من حیث نسبت خاص کہ اقرب بہ شہنشاہ ست و سوم من حیث تفصیل الاسماء والصفات ہرچند راہ سوم سیرہا عجیب و طیرہاے غریب دارد لاکن انتہا ندارد و نیز در راہ اول و ثالث حصول مطلوب ست و در راہ نسبتے وصول محبوب فالفرق بینہما من دقۃ النظر و تحقق البصر مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ در بحر ہرسہ وحدت غوطہ زن بود کہ فرمود

مثنوی
ما دگان وحدتست ، وحدت اندر وحدت ست

ونیز ہر سہ وحدت کنایت از وحدت مبتدی و وحدت متوسط
و وحدت منتہی ست ویقین کہ قال شیخ رحمۃ اللہ علیہ بر احدیت
و وحدت و واحدیت دال ست و مصرعہ ثانی باین معانی فیکہ
وحدت اول در وحدت ثانی و وحدت ثانی در وحدت ثالث
فانی گردید وحدت الوحدت کہ وحدت وجودست برقعشا ظہور
چہرۂ خود را کشود ونیز شیخ رحمۃ اللہ علیہ میفرماید کہ دکانہائی جہان
اشیا متعددہ و مختلفہ میدارند و دکان ما غیر وحدت چیزے ارد
کہ در ہر گوشہ خوشۂ وحدت نہادہ است و ہر کہ بر دکان ما می
آید وحدت میخرد و وحدت می برد و خانۂ خود را بوحدت پُر میکند
و می گوید ؎ زسازِ مطربِ پُرسوز این رسید بگوش ؛ کہ چوب
مار و صدا رتنن تنن ہمہ اوست ؛ اَی جانِ من وای جانان من
شیخ ہر چند از ذاتِ مجردہ دم زن و در بحر حیرت غوطہ زن لیکن طالب
در صحراے حناست و دنائت پا در لنگ از این سورہ بآن سو
نمے یابد پس توجہ کثیر موجب عقدہ کشائی ذات بی نظیر نمیگردد
و از مقام لاہو گذشتہ برام ہُو ہُو نمیرسد بلکہ ذات را متجلی بہ
صفات دیدہ باحدیت مجموعی مشرف میگردد لیکن بہ سبب نا قبلی
محبوب افتادگی حال و درخود قیل و قال پس شیخش از شبہ و مثال

و از تعینات و اعتبارات تسکین میفرماید و میگوید که بگو و بفهم وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ یعنے اللہ تعالیٰ با ماست چنانکہ با شان او تعالیٰ سزاوارست از آن ذات فیض بر قالب شیخ و از قالب شیخ بر قالب خود خیال کند باید کہ معیت او تعالیٰ را بہر بن مو و بہر ذرات خود و ذرات ممکنات تصور نماید حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ای بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ای جان من و ای جانان من علما معیت او تعالیٰ بعلم او میدانند و فقرا بذات او کہ مکشوف و مشہود شان ست و پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ معیت بیچونی میفرمایند بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

اتصالے بے تکیف بے قیاس ہست رب الناس را با جان ناس

ای جان من و ای جانان من در مراقبہ احدیت ذکر اسم ذات و در مراقبہ معیت ذکر نفی اثبات باین طریق کہ نفس را از زیر ناف جبس کردہ و لا را از آنجا برداشتہ تا بہ لطیفہ نفسی بکشد و الٰہ را بر کتف راست تصور دیدہ اِلّا اللہ را از لطیفہ روحی و خفی و اخفے و سری گذرانیدہ بر لطیفہ قلب ضرب نماید تا اثر ذکر در ہر بن مو برسد اما سر و دیگر اعضا را حرکت ندہد ذکر خیالی ست نہ لسانے نفس را بر عدد طاق فرو گذارد و بوقت گذاشتن نفس اسم مبارک

ذکر نفی اثبات

محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم صنم نماید اگر حصر نفس ضرر نکند و الّا بحصرش نفی و اثبات بکند و معنی کلمہ طیبہ را یعنی نیست ہیچ مقصودی بجز ذاتِ پاک ملحوظ خاطر دارد و مفہوم متوسط کہ در کفر طریقت قدم نہادہ نیست ہیچ موجودی بجز ذاتِ پاک و معلوم منتہی کہ از تمیز دم زدہ نیست ہیچ معبودی بجز ذات پاک نفی اثبات ذکریست غریب و فکریست عجیب کہ ہوش را فراموش میکند و محبوب را در آغوش جذب رامی شاید و مستی را بیفزاید ھٰذَا طَوْقُ سُکْرٍ فِیْ عُنُقِ صَحْوٍ ہر قدر کہ فنا مے کند ثمار ا سبی و غنا را علتی وقت غلوش بحش از ناف تا بہ تحت الثری فرو میرود و سرش از لطیفہ نفسی سر برآوردہ تا بہ فلک الافلاک از فلک الافلاک تا بدائرہ امکان منتہی شدہ ہمہ را تحتِ لا آوردہ فنا می سازد پس سالک در بحر وجوب غوطہ خوردہ غیر محبوب حقیقی و موجود خارجی دیگری نہ مے بیند و نہ مے شناسد و بمیداند بقول قایلی ؎
بدریای شہادت گر نہنگ لا برآرد ہو تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش
نوح کہ واننده نفس الامری و یا بندہ عبدیتِ خویش و مخلوقیت ذریش با وجود اصلیت وضو کہ کنایت از اثنینیت ست در آوان طوفان تیمم کہ اشارت از وحدتِ وجود ست فرض میگردد یعنی از غلبہ

احوال اصل مغلوب و دستور فرع غالب و مشہور وقتیکہ احوال فرو
نشست و بکلیت رخت بربست اصل برخاست و جائے خود
گرفت نمے بینی کہ بلبل باغ کہن و سرور زمین و زمن صلعم چہ مے
سراید اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوحیٰ اِلَیَّ مولانا رومے رحمۃ اللہ علیہ
مے فرماید ؎ گرچہ قرآن از لب پیغمبر صلعم ست ؛ ہر کہ گوید حق نگفتہ
کافر ست ؛ اے جانِ من وای جانانِ من صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم
دو فریق اند۔ فریقے بوحدت وجود۔ و فریقے بوحدت شہود وحدت
وجود یعنی ہمہ اوست و وحدت شہود یعنی ہمہ ازوست۔ اے
جانِ من وای جانانِ من بگوش ہوش بشنو و منزل مقصود را
براہِ انصاف رو و در نیرامر دقیق شدہ صاف صاف شو وحدت
وجود گفتن و شنیدن و دانستن بعید از عقل و نقل و حدت وجود
گردیدن و شدن و بودن جنسیت بی نشان و زیوری ست
بیکران کہ غیر محبوب را نمے دہند محبوب مردی ست کہ ہستی
خود را فنا کردہ قبائے بشری را دریدہ زیور احدیت را پوشیدہ
و ثمرۂ وجوبیت را خوردہ و ردیدہ و دانشش غیر وحدت نماندہ
وحدت میداند و وحدت میگوید و وحدت مے شنود ؎
زیورِ محبوب وحدت آمدہ من بجز وحدت بکثرت نامدہ

کثرتِ مخلوق را نادیده ام — من بجز وحدت دگر ناخوانده ام

وحدتِ محبوب دارم در کنار — وحدت محبوب یارم در کنار

ای که وحدت آمده ایمان ما — بر همان وحدت فدا شد جان ما

وحدتم جانِ جهان را پر کند — وحدتم هر دو زمان را پر کند

وحدتم از یارِ من دلدارِ من — وحدتم هر جا بود غمخوار من

وحدتم آرم ز جانان بر خورم — وحدتم دارم ز جانان سر برم

وحدتم در وحدتم در وحدتم — هر زمان در وحدتم در وحدتم

وحدتم هر جا بود مولائے من — وحدتم هر آن بود سودائے من

قبل ازین فرمود مولای زمان — شاد باد ارواح او در آن جهان

مثنویِ ما دکانِ وحدت ست — وحدت اندر وحدت اندر وحدت ست

من بجز وحدت ندانم هیچ شئے — من بجز وحدت نخوانم هیچ شئے

وحدتے دارم نهان و ظاهرم — وحدتے دارم از آن من طاهرم

وحدتم آمد قبائے جان و تن — وحدتم آمد نهالی زان چمن

من به بطن مادرم وحدت نهان — چون شدم ظاهر همان وحدت عیان

من بوحدت شیر مادر خورده ام — من چه وحدت بر دهان آورده ام

ای شباب من ز وحدت شاد شد — این زمان پیرم از ان آباد شد

وحدتم در نزع جانِ من شود — وحدتم در گورستانِ من شود

وحدتم در حشر دارم پیش و پس — وحدتم در وحدتم این بس ہوس
مسکن مسکین وحدت شد عیان — معدن مسکین وحدت بے نشان
حمد لِلّٰہ من کمان وحدتم — حمد لِلّٰہ من نشان وحدتم
حمد لِلّٰہ من ثنای وحدتم — حمد لِلّٰہ من ہمای وحدتم
حمد لِلّٰہ من فنای وحدتم — حمد لِلّٰہ من بقای وحدتم

ای یارِ جانی و ای عاشقِ لاثانی محبوب تو در خارج موجود فردیت و بیچونیت زیور محبوبیت بقول علمای مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا ضد لہ و لا ند لہ و لا مثل لہ یعنی در خارج مثلی ندارد و نہ ضد بذاتِ خود و بصفاتِ حقیقیۂ خود در خارج موجود و موجودیتِ او خود بخود و عالم در پردۂ عدم بے قیل و قال بوجود ظلیت در وہم و خیالِ بمثالی واضح و لایح گردانیم ہوش دار و گوش را بر آن آر شخصی در آئینہ و بیرون آن موجود ست مگر در آئینہ بوجود ظلیت در وہم و خیال و بیرونش بوجود اصلیت در ہمہ حال ای جان من و ای جانانِ من ہرچہ از وجود و لوازم و توابع او ثابت کنی بر ہر دو ثابت آید مگر بر وجود خارجی بر طریق اصلیت و بر وجود ذہنی بطریق ظلیت و قبل اثبات آن ذات عین

در عین تو اوست در اوست نہ غیر و غیریت در اوست و شخصے
از ملبوس مستعار خود در کمال انفعال حتّے کہ خود را عریان می
بیند و عریان مے داند و عریان مے یابد پس وجدانش حکم عریانے
میکند و مے گوید کہ ہمہ اوست یقین کہ مستعاری دم از مالکی
زند و قدم در راہِ صاحبی نہد دال بر سفاہت ست و مآل بر
قباحت آری جانِ من تعدد ذہنی مزاحم وحدت خارجی نمیگردد
پس نظر بخارج ہمہ اوست گفتن بعید نہ از عقل و نہ از نقل بلکہ
معنے ہیچوں ہمین ست و دعوت اسلام برین و حدت الشہود
یعنے ہمہ از وست آنچہ علمائے اہل حق یعنی علمائے سنت و
جماعت شکر اللہ تعالے سعیہم ارشاد فرمودہ اند اَللّٰہُ خَالِقٌ
وَمَا سِوَی اللّٰہِ مَخْلُوْقٌ نسبت خالقیت و مخلوقیت کہ بین
الرب والعبد ثابت نمودہ اند چہ بلا زیبا کردہ اند پس گوہر ایمان
و جوہر ایقان ہمین ست و اعتقاد انبیا صلوات اللہ تعالے
علیہم اجمعین برین ست چون کہ اولیا رامت رحمۃ اللہ تعالے
علیہم قدم کہ در طریقت مے زنند و راہِ قرب رامے پویند
حتّے کہ وصل عریان میجویند بجائے میرسند کہ غیر جمال محبوب
حقیقی و کمال مطلوب تحقیقی دیگرے مشہود نمے گردد و در

نظر بصیرت محمود نمے آید و آصلے میفرماید ؎

در بزم وصال تو بہنگام تماشا ٭ نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد

از جنبیدن مژگان خیال خویش کہ در پیش ست با وجود بود خود را نابود کردہ گوہر موجودیت را نثار بر جمال یار مے سازند و مشاہد دلدار میباشند در آن زمان شہود شہود او و بود بود او پس ما سوی اللہ موجود لیکن در نظر سالک مستور و مغلوب بروز شہود آفتاب ست نہ نمود ستارہ پس بیچارہ سالک کہ ابن الوقت ست با وجود موجودیت ستارہ بعدومیت رفتہ و گفتہ کہ نیست ہیچ موجودے بجز ذات پاک موافق فرمودہ عارفے و سالکی ؎

صوفی ابن الوقت باشد ہر زمان ٭ آن ابو الوقت ست نادر در جہان

یعنی ابن الوقت مغلوب الاحوال ست و ابو الوقت غالب شاہ بازی ست کہ نظرش تیز بین ست و تابع نبیین با شہود آفتاب ستارہ ہا را مے بیند و مے گوید اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پس اللہ موجود ست و ما سوے اللہ نیز و این دید تحقیقیت نہ تقلیدی و نہ احوالی بلکہ نفس الامری ای یار جانی وی عاشق لاثانی چون کہ در مراقبہ معیت پردۂ ظلال روپوش جمال یار ست آہ و نالہ ذوق و شوق بے تابی و

بیہوشی صدائے عاشق زارست ؎

عاشقانرا سہ نشان است ای پسر ٭ آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر

قریب موت ظاہری نمو داری این نشانی ست پس عاشق صادق کہ در بحر موتوا قبل ان تموتوا مستغرق ست نشانیہائے مسطورہ را مستحق ترست ای یار جانی و ای عاشق لاثانی اگرچہ در مراقبۂ احدیت مبدأ فیض ذاتی ست کہ مستجمع جمیع صفات کمالات ست و منزہ عن جمیع نقصانات لاکن توجہ سالک اولاً و ثانیاً بطریق ادب طرف فوق ست و مورد فیض لطائف سبعہ حافظ شیراز رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید ؎

تیمار غریبان سبب ذکر جمیل ست ٭ جانان مگر این قاعدہ در شہر شما نیست

یعنی جانانِ من جمیل مطلق ست و موصوف بصفات برحق تیمار غریبی لزوم آن جمیلی و الحق کہ تیمار غریبے را ہیچو نیت حقیقی و استغنائیت تحقیقی چہ رسد ای یار جانی و ای عاشق لاثانی اگرچہ مقامات بیچونی و منازلات رہنمونی نظر بہ بیچونی غیر منتہی لاکن بنظر سالک منتہی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ مست بادۂ بیچونے مے فرماید ؎

گر بریزی بحر را در کوزۂ ٭ چند گنجد قسمت یک روزۂ

لہذا پیران ما رحمۃ اللہ تعالے علیہم ارشاد فرمودہ اند در مراقبہ احدیت توجہ سالک کہ بطرف فوق بود مضمحل شدہ احاطہ شش جہت نماید گویا دائرۂ مراقبۂ معیت را با تمام رسانید مولانا رومی میفرمایند

من چگونہ ہوش دارم پیش وپس | گر نباشد نورِ یارم ہم نفس
نور او در یمین و یسر تحت و فوق | بر سرم بر گردنم چون تاج وطوق

ای یار جانی وای عاشق لاثانی مرتبۂ نبوت کہ اقرب ترین مقامات ست مبدأ فیضش ذات بحت کہ اعلی ترین تعینات ست مرتبۂ ولایت کہ فنا و بقاے افعالی وصفاتی ست ماتحت مرتبۂ نبوت ظل نبوت ست پس ولایت نبی زیر قدم نبی میگویند کنایت ازین معانیست پس پیران ما رحمۃ اللہ تعالی علیہم مراقبات لطایف خمسۂ عالم امر در دائرہ ثانیہ کہ دائرۂ ظلال اسماء و صفات ست و ظہور معیت محبوب بیچونی ہم درانیجاست میفرمایند۔ مراقبہ لطیفۂ قلبی از تجلیات افعالیہ الٰہیہ فیض مے آید بر قلب مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید بر قلب مبارک حضرت آدم علیہ السلام واز آنجا فیض مے آید بواسطہ قلب مبارک پیران کبار و بواسطۂ قلب مبارک پیر من بر قلب من وقتیکہ از غلبات احوال

افعال خویش و افعال جمیع ممکنات را معدوم یافت و خطورات
غیر غیر مفہوم و غیر معلوم حتی عمر ہزار سالہ بدہند بیت
غیر تو ہرگز ندارم ای خدا پس چرا در دل گذارم ای خدا
درینوقت از دولتِ فنای قلبی مشرف گردید و بقاے لطیفۂ
قلبی نظارگی جمال افعال محبوبی و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام ست پس درین زمان
سالکِ ذی امان از خلعت آدمی المشرب مشرف گردید۔
مراقبۂ لطیفۂ روحی۔ از تجلیات صفات ثبوتیہ الٰہیہ فیض مے آید
برروح مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم
واز آنجا فیض مے آید برروح مبارک حضرت نوح و حضرت
ابراہیم علیہما السلام و از آنجا فیض مے آید بواسطۂ روح مبارک
پیران کبار و بواسطہ روح مبارک پیرمن برروح من چون سالک
بیچارہ درین وقت کہ ابن الوقت ست از سکر وقت صفات
خویش و صفات جمیع ممکنات را مسلوب و غیر محسوب می بیند
بُشریٰ لہ ھذا فناء روحی وقتیکہ جمال صفات اللہ کہ
کمالش لاھو ولا غیرہ است متجلی گردد ھذا ابقاء روحی
و ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت ابراہیم علی نبینا و

علیہ السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را ابراہیمی المشرب گویند۔ مراقبۂ لطیفۂ سری از تجلیات شئونات ذاتیہ الٰہیہ فیض مے آید بر سری مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید بر سری مبارک حضرت موسیٰ علیہ السلام واز آنجا فیض می آید بواسطۂ سری مبارک پیران کبار و بواسطۂ سری مبارک پیر من بر سری من وقتیکہ سالک گوہر وجود ظلی و وہمی را بر جمال محبوب خارجی نثار کرد مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ میفرمایند بیت

جملہ عالم خود عرض بودند تا اندرین معنی بیامد ہل اتیٰ

ھذا فناء سِر ہے وقت دیدن جمال یار در ہر بار در سر و اظہار لبشری لہ ھذا بقاء سر ہے ولایتِ این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت موسےٰ علی نبینا و علیہ السلام ست ہر کرا احوالِ این لطیفہ از لطائفِ دیگر غالب آید آن را موسوی المشرب میگویند۔ مراقبۂ لطیفۂ خفی از تجلیات صفات سلبیہ الٰہیہ فیض مے آید بر خفی مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم واز آنجا فیض مے آید بر خفی مبارک حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام واز آنجا فیض مے آید بواسطۂ خفی مبارک

مراقبۂ لطیفۂ سری

مراقبۂ لطیفۂ خفی

پیران کبار و بواسطۂ خفی مبارک پیر من بر خفی من آمی یار جانی تو آئے عاشق لاثانی ظہور تجلیات از صفات سلبیہ معنی ندارد کہ الضدان لایجتمعان لیکن از آنجا کہ جزء ثانی مفید تنزیہ سبحانی ست ظہور آت وتجلیات را معنے لاثانی ست بیت در نمک افتا و چیزی شد نمک ؎ این سخن احسن ترین از مردمک ؎ ھٰذا فناءُ خفے ودر آن فنا خلعت بقا یافتن بشہودِ لہ ہذا بقائے خفی ولایت این لطیفہ زیر قدم مبارک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را عیسوی المشرب میگویند - مراقبہ لطیفۂ اخفے از تجلیات شان جامع الٰہیہ فیض مے آید بر اخفے مبارک حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و از آن جا فیض مے آید بواسطۂ اخفے مبارک پیران کبار و بواسطۂ اخفے مبارک پیر من بر اخفی من مولانا رومیؒ میفرماید مصراع او جمیلست ویحب للجمال ؎ یعنے شان جامع مطلق کہ جمال حق ست آئینہ جمال محمدؐی را روبروے خود کشیدہ نظارگی جمال وکمال خویش میفرماید کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رَضَائِیْ وَ اَنَا اَطْلُبُ رَضَاکَ خوشا نصیب گرفتاران رضاے محمدؐی و آشفتگان گیسوئے احمدؐی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ

مراقبۂ لطیفۂ اخفے

وسلم و نیز مولانا روی رحمۃ اللہ علیہ مے فرماید **بیت**

جود مے جوید گدایان و ضعاف　　ہمچو خوبان کا ئینہ جوید صاف

روئے خوبان ز آئینہ زیبا شود　　روئے احسان از گدا پیدا شود

مولانا رحمۃ اللہ علیہ شیخ زمن کہ ثمر خوار شجرہ معنی کہن اند از جود ذاتِ احد و از گدایان ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ ملبس بلباس عبدیت اند از ضعفا کنایت فرمودہ اند پس محبوب حقیقی آئینہ ذات محمدی را روبروئے خود کشیدہ روئے كُنْتُ كَنْزاً مَخْفِياً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ را زیبا فرمود حتی کہ ظہور ربوبیت و صمدیت و محبوبیت شد۔ لطیفہ اخفی گذشتن از اخلاق ذمیمہ و ردیہ خود ست و بقائے او متخلق باخلاق حمیدہ یعنی اخلاق محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بشری لہ ولایت این لطیفہ زیر قدمِ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم ست پس ہر کرا احوال این لطیفہ از لطائف دیگر غالب آید آن را محمدی المشرب گویند۔ مراقبہ اقربیت۔ آی جانِ من وای جانانِ من لطیفہ نفسی خلاصہ عالم خلق کہ ہمہ راز حق ست کہ درنے و ناستے و خساستے کہ وا ستگیر حال خود دارد از قیل وقال بیرون ست حتی کہ دم انا الموجود میزند و سر آنانیت را بفلک الافلاک میرساند

بلکہ از آن ہم بالا مے رود و میگوید کہ اَنَا مَعْبُودٌ وَ اَنَا مَوْجُودٌ
پس جائے او صاحب طریقہ رحمہم اللہ تعالے در وسط پیشانی
قرار دادہ سہ دائرہ و یک قوس در و متضمن فرمودہ اند دائرہ
اوّل از مصقلۂ اقربیت صاف میفرمایند باین طریق من در
دائرہ اول ہستم کہ دائرہ اقربیت ست نَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اللہ تعالے نزدیک ترست
بہ من از من از آن ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع دائرہ
اوّل مع لطائف خمسۂ عالم امر سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ این
قال را بر حال خود دال فرمودہ اند بیت دوست نزدیک تر
از من بمن ست ❊ این عجب تر کہ من ازوی دورم ❊ من کہ دم
انا میزنم دوری از محبوب حقیقی ضرورست و بزرگے دیگر میفرماید

بیت

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ آمدہ ست   دور افتادۂ تو از پندار

پندار خویش کہ غبار درویش ست حجاب او در پیش ای یار جانی
وای عاشق لاثانی عبد مملوک مثل ظل ذات ندارد و ہر چہ دارد
از اصل خود دارد لہٰذا قال اللہ الکریم فی کلامہ القدیم
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ پیران ما رحمہم

اللہ تعالیٰ از حبل ورید ذات سالک تقرر فرمودہ اند ہر چند
کہ وجودش وجود ظلی ست لیکن در عدم نمود بے بود و پیدا
کردہ است پس او کہ متصف بذات و صفات ست ہمہ مستغنا
از موجود خارجی ست کہ محبوب و مطلوب اوست لاجرم محبوب
خارجی و مطلوب حقیقی نزدیک تر از ذات آمد کہ فرمود
نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ط سبحان اللہ مرتبہ
اقربیت عجب مرتبہ ایست عجیب و غریب کہ توحید وجودی و
اتحاد نمودی را در پس انداخت چرا نہ اندازد کہ این شہود شہود
نبیین علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام و آن دید دید تابعین
رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ اَحْوَالِهِمْ بِحُرْمَتِ مَحْبُوْبِهٖ مُحَمَّدٍ صلعم
وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط اٰمِیْنَ ط

اصل اصل اصل

اصل اصل

اصل اسما

شئون و اعتبارات

اسما و صفات
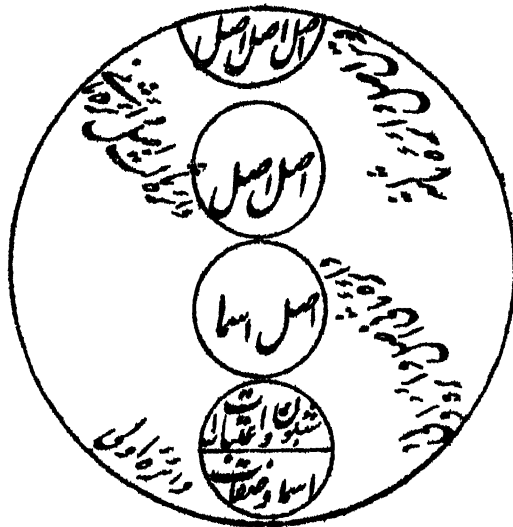
در مراقبۂ احدیت و در مراقبۂ معیت ذکر خیالی بود۔ از مراقبۂ اقربیت ذکر لسانی کلمۂ طیبۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مے کنند۔ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی وقتیکہ عقد محبت درمیان نباشد معیت چہ کار آید و اقربیت چہ ثمر بخشد لہذا وَرَدَ فِی الْقُرْاٰنِ الشَّرِیْف یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ دوست میدارد اللہ تعالے ما را و دوست میداریم ما اللہ تعالے را ؎

من بر او شیدا و او شیدائے من گر نباشد حال برمن وائے من

پس پیران ما رحمہم اللہ تعالے **مراقبۂ محبت** باین طور ارشاد میفرمایند من در دائرہ ثانی ہستم کہ اصل دائرہ اول ست یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ دوست میدارد اللہ تعالے ما را و دوست میداریم ما اللہ تعالے را از ان ذات فیض مے آید بر لطیفہ نفسی من مع دو دائرہ مع لطائف خمسہ عالم امر **مراقبۂ محبت** من در دائرہ ثالث ہستم کہ اصل دائرہ ثانی ست یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ دوست میدارد اللہ تعالی ما را و دوست میداریم ما اللہ تعالی را از ان ذات فیض مے آید بر لطیفہ نفسی من مع سہ دائرہ مع لطائف خمسہ عالم امر **مراقبۂ محبت**۔ من در قوس ہستم کہ اصل دائرہ ثالث ست یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ دوست میدا

اللہ تعالےٰ مارا دوست میداریم ما اللہ تعالےٰ را ازان ذات
فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی من مع قوس مع دوائر ثلثہ مع لطائف
خمسہ عالم امر۔ آہی یار جانی وای عاشق لاثانی محبوبی ومطلوبی
کہ از و عقد محبت محکم گردید ظاہرست چنانکہ فرمود او سُبحانہٗ

مراقبۂ اسم ظاہر

تعالیٰ ھُوَ الظَّاھِرُ پس مراقبۂ اسم ظاہر۔ پیران ما رحمہم اللہ
تعالیٰ باین طور ارشاد مے فرمایند ھُوَ الظَّاھِرُ آن ذات کہ
مُسمّٰے باسمِ ظاہرست ازان ذات فیض مے آید بر لطیفۂ نفسی
من مع قوس مع دوائرِ ثلاثہ مع لطائف خمسۂ عالم امر۔ بعد

مراقبۂ اسم باطن

ازآن مراقبۂ اسم باطن۔ باین طور ارشاد میفرمایند ھُوَ
البَاطِنُ آن ذات کہ مسمے باسم باطن ست ازان ذات
فیض مے آید بر عناصر ثلاثہ من سوائے عنصر خاک۔ آہی یار
جانی وای عاشق لاثانی پیران ما رحمہم اللہ تعالےٰ مراقبۂ احدیت
و مراقبۂ معیت را ولایت صغرے و ولایت ظلیہ و ولایت
اولیا مے فرمایند و از مراقبۂ اقربیت تا بمراقبۂ اسم باطن ولایت
کبریٰ و ولایت اصلیہ و ولایت انبیاء مے فرمایند و مراقبۂ اسمِ باطن را ولایت علیا
میفرمایند یعنی ولایت ملائکہ کہ در تخلیقِ ایشان عنصر خاک نیست۔ لہٰذا
فیض ایشان را منحصر بر عناصرِ ثلاثہ است سوائے عنصرِ خاک

کہ آن تخصیص بحضرت آدم ست علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست مظہر کل

یعنی خاک مظہر جمیع کمالاتِ ذاتیہ وصفاتیہ وافعالیہ است ومرکز جمیع تعینات واعتبارات۔ آہی یار جانی وائے عاشق لاثانی درمقاباتِ سابقہ محبوب متحلی بصفات ومتجلی بجالات بود کہ محب را در گردابِ التذاذ واشتیاق مے انداختہ بود کہ ندائے وصل عریانی درگوشش دادند کہ قسم در بحر حیرت ونکارت گم شو آین فیض مخصوص بمرتبۂ نبوت ست۔ وقطرۂ مرتبۂ نبوت از ہمہ کمالاتِ ولایت افضل واعلیٰ است چرا افضل نباشد کہ آن متعلق بہ کسب ست واین متعلق بفضل منّتان ما بینہما۔ پس پیرانِ ما رحمہم اللہ تعالےٰ۔ **مراقبۂ کمالاتِ نبوت** را این طور ارشاد مے فرمایند۔ آن ذات کہ منشا رست کمالاتِ نبوت را مُنزّ است از جمیع اعتباراتِ سابقہ ومُبرّا است از ہمہ تعینات از ان ذات فیض مے آید بر عنصرِ خاکِ مع عناصر ثلاثہ۔ بعد از ان **مراقبۂ کمالاتِ رسالت**۔ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشا رست کمالاتِ رسالت را از آن ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ آہی یار جانی وائے عاشق

لاثانی انسان مرکب از لطائف عشرہ است پنج از عالم امر و پنج
از عالم خلق ہمہ متفرق و متوحش بودند نہ از خود خبرے داشتند
و نہ از دیگر اثرے وقتیکہ فضل ایزدی بہ کسی دامنگیر گردید
و بہ شیخ کامل و مکمل رسانید شیخش اول لطیفۂ قلب را صاف و
مصفّٰی کردہ در بحر وحدانیت غوطہ میدہد و ہمچنان لطیفۂ روح و دیگر
لطائف را صاف و مصفّٰی کردہ در بحر وحدانیت غوطہ میدہد
این را ہیئت وحدانی میفرمایند و این ہیئت وحدانی قابلیت
بار برداری فیض رسالت و بار برداری مقامات مافوق میدارد
لِلّٰہِ الحَمدُ وَالمِنَّۃ بعد از آن مراقبہ کمالات اُولوالعزم
ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء کمالات اُولوالعزم ست از آن
ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من۔ آن مراقبہ حقیقت
کعبہ تا مراقبہ حقیقت ابراہیمی این را حقایق الٰہیہ میفرمایند
بعد از ان مراقبہ حقیقتِ کعبہ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ
حقیقتِ کعبہ است مسجودٌ لہٗ جمیع ممکنات از ان ذات
فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ اے یار جانی و اے عاشق
لاثانی اشیا کہ در پردۂ عدم مستور و مخمور بودند وقتیکہ آفتاب وجود
حقیقی و موجود خارجی برو پرتو انداخت بمجرد پرتو انداختن

کمالات اولوالعزم

حقیقت کعبہ

از کتم عدم سر بر آوردہ سبحان اللہ گویان ہمہ ہا در سجدہ افتادند
این مقام را حقیقت کعبہ گویند کہ مسجود لہ جمیع ممکنات ست
و صورت کعبہ کہ جدار اند مسجود الیہ است در حقیقت کعبہ
عظمت و کبریائی محبوب در نظر سالک جلوہ گر میگردد۔

مراقبہ حقیقت قرآن

بعد ازان مراقبہ حقیقت قرآن ارشاد میفرمایند آن ذات کہ
حقیقت قرآن ست مبداء وسعت بیچون حضرت ذات ازان
ذات فیض می آید بر ہیئت وحدانی من آنچہ در حدیث شریف وارد است اذا احب
احدکم ان یحدث ربہ فلیقرء القرآن دریجا بسالک منکشف
میگردد۔

مراقبہ حقیقت صلوۃ

بعد ازآن مراقبہ حقیقت صلوۃ ارشاد میفرمایند آن
ذات کہ حقیقت صلوۃ ست کمال وسعت بیچون حضرت ذات
ازان ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من۔ از حدیث
شریف ارحنی یا بلال و قرۃ عینی فی الصلوۃ کمال
(راحت پہونچا مجکو اے بلال ۱۲ — ٹھنڈک میرے آنکھ کی بیچ نماز کے ہے ۱۲)
صلوۃ ہویدا مے شود کہ درین نشۂ مصلی در راحت اخروی مستغرق
و مستہلک میگردد والحمد للہ علی نعمائہ۔

مراقبہ معبودیت صرفہ

بعد ازآن مراقبہ معبودیت
صرفہ۔ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ معبودیت صرفہ است
ازآن ذات فیض مے آید بر ہیئت وحدانی من تم حقایق
الالہیۃ۔ بعد ازآن حقایق مرسلین ست صلوات اللہ تعالی

مراقبۂ حقیقتِ ابراہیمی

علیٰ نبیّنا وعلیہم اجمعین۔ بعد ازآن مراقبۂ حقیقتِ براہیمی
ارشاد میفرمایند یعنی آن ذات کہ منشاء است حقیقتِ ابراہیمی
را نسبتِ ذات بذات از آن ذات فیض مے آید بر ہیئت
وحدانی من۔ و در اینجا خواندنِ درود یکہ در التحیات خوانند
مے شود و ترقی می بخشد — آں یار جانی وآں عاشق لاثانی
حُبِّ صرفہ جوہر یست لطیف و شریف مکرم و معظم
اطلاقِ جوہر بر وے از تنگی عبارتست جوہر را چہ نسبت بآن
مقام عالی۔ آن را منقسم کردہ یکے را بذاتی و دیگرے را
بذات دیگر عطا فرمودند پس مساوی المحبت را مرتبۂ خلیل
میفرمایند و ہر دو را دوست میدانند وآن خلعت خاص
برقامتِ حضرتِ ابراہیم خلیل اللہ بالتبع پوشانیدند صلوات
اللہ تعالےٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ السلام۔ وقتیکہ محبت از
یک جانب غالب آید و پا از دائرۂ مساوات بیرون
کشد لبشریٰ لکہ آنرا از مرتبۂ محب سرفراز مے فرمایند
آن مقام بس مقام عالی ست خلعتِ آن برقامتِ
حضرتِ موسےٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ السلام بالتبع پوشانیدہ اند
لہذا حضرت موسےٰ علیٰ نبیّنا وعلیہ السلام در شکم مادر جوش

وخروش کردہ معروضہ میداشتند رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْكَ پس مراقبہ حقیقتِ موسوی ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشا حقیقتِ موسویت محبّ ذاتِ ازان ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ واینجا درودِ شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی کَلِیْمِكَ مُوْسٰی وَبَارِكْ وَسَلِّمْ موجب ترقیاتست۔ وبرتر ازآن مقام مقامِ محبّ ومحبوبست وآن مخصوص بذاتِ محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ست اینجا مراقبہ حقیقت محمدی ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ منشا حقیقتِ محمدیست محبّ ومحبوبِ خود ازآن ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ ودرودِ شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ میخوانند۔ وبالاتر ازآن مقامِ مقامِ محبوبِ صرفہ است وآن نیز مخصوص بذاتِ احمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است

مراقبہ حقیقۃ موسویہ

مراقبہ حقیقۃ محمدیہ

مراقبۂ حقیقت احمدی

دریںجا مراقبۂ حقیقتِ احمدیؐ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء حقیقتِ احمدیؐ یست محبوبِ خود از آن ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ بعد از آن مقامِ حُبِّ صرفہ است و آن ہم از مقامِ احمدیؐ یست صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

مراقبۂ حب صرفہ

اینجا مراقبۂ حُبِّ صرفہ ارشاد میفرمایند آن ذات کہ منشاء حُبِّ صرفہ است از آن ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ بعد از آن مرتبۂ لاتعین ست۔ دریںجا مراقبۂ لاتعین

مراقبۂ لاتعین

ارشاد مے فرمایند آن ذات کہ لاتعین است از آن ذات فیض مے آید بر ہیئتِ وحدانی من۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمدؐ و آلہ وصحبہ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین فقط

تمت

ومن کلامہ الشریف مدظلہ وزاد فیضہ

چھو نیونکا نوش عین نور رہے		شرب اونکا یار کو منظور رہے
جو دکھی اونسے محبت صاف صاف		جز و کل اوسکا یقین مغفور رہے

ایضاً

قرب ابدانکو فضیلت ہے		گرچہ رہ شیخ کی طریقت ہی
فضل کُلّی ہی سُن صحابہ کو		تیری نظر و نین گر حقیقت ہی

رسالہ موسوم بہ

رمز محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَمَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ بعدہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ای یار جانی وای عاشق لاثانی الٓمّٓ این حروف مقطعات اند کہ بین المحب والمحبوب وبین العاشق والمعشوق رمزیست واسرار است کہ غیر او شان را از آن خبرے نیست واثرے نیست۔

چنانچہ صاحب حالے میفرماید بیت میان عاشق ومعشوق رمز یست کراما کاتبین را ہم خبر نیست ۔ این آن اسراریست کہ چہ چیز بر قلب عاشق مے گذرد بزبان حال روبروے قلب

معشوق مے سراید و آنچہ بر قلب معشوق میگذرد بزبان جمال و بروئے
عاشق میگذارد و ہر یک غوطہ زن در بحر رمز یکدیگرے باشد و
لذت گیر چنانچہ شیخ زمن لذت گیرِ اسرارِ کہن مولانا رومی رحمۃ
اللہ علیہ میفرماید ؎ غیر نطق و غیر ایما و سجل ٭ صد ہزاران
ترجمہ خیزد ز دل ٭ چشم بند و گوش بند و لب ببند ٭ ور نہ بینی
سرِ حق بر من بخند ٭ پس در اسرارِ حروف مقطّعات غیرِ خدا
و غیر حبیبِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم دیگری را
دخلی نیست دیگری کہ باشد کہ خود را در آن دخلی دہد الا باتبع
و بالقضا، پس نزدِ علمائے محققین و صوفیہ مقربین رحمۃ اللہ علیہم
مراد از الف آن جوانانند و آن پیرانند کہ خدا را بوحدانیت
می پرستند موافق شعر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت
نیست بر لوحِ دلم جز الفِ قامت دوست ٭ چہ کنم حرفِ دگر
یاد نداد استادم ٭ و مراد از لام آن کسانند کہ باوجودِ قبولِ
وحدانیت رسولان را صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قبول
میفرمایند پس ازینجا معلوم شد کہ صرف قبولِ وحدانیت
بغیر قبول رسالت فائدہ نجات نہ می بخشد و مراد از میم
آن محبوبانند کہ محمد را صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را بمحبوبیت

خدا گرویده اند بیت محمدؐ گر نبودے کس نبودے ؎
نبودے ہر دو عالم را وجودے ؎ خدائے عزوجل امت مرحومہ
را ثنا فرمودہ میفرماید الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ
فِیْہِ یعنی درین کتاب ریبے وشبہی نیست یقین کہ
کلام اللہ است ہدایت کنندہ است آن متقین را کہ
ایمان آوردہ اند بر غیب پس شہود ایمان قلبی را منسوبیت
نہ غیب۔ غیب ملتبس از وجودیست و در خارج موجود
عدم مثل آئینہ خالی محض ست مثل زید خارجی ہر کہ زید
را در آئینہ دید پس دیدا و در وہم خیال ست نہ در خارج
ممکن کہ تخلیقش در عدم و در وہم خیال پس از دید ضعیف
خود یقین بر وجود وجوب غیبی کردن قابل تحسین اند
لہذا خدائتعالے اوشان را بلفظ متقین یاد فرمود مثل شہود
ایمان بر غیب آوردن کار متقیان ست بیت
می خور و مصحف بسوز و آتش اندر کعبہ زن ؎ ساکن بتخانہ باش و مردم آزاری مکن
این آن متقی اند کہ مثل شہود بر غیب ایمان آوردہ اند از
ایمان غیبی مفہوم گردید کہ بہ کنہہ ذات رسیدن نمیتوانی
بہ دلیل نقلی و بہ دلیل عقلی پس علما محققین و صوفیہ مقربین

رحمۃ اللہ علیہم فرمودہ اند اَللّٰہُ مَوْجُوْدٌ بِلَا عِلَّۃٍ وَّ
بِلَا سَبَبٍ پس اینقدر کُنہ ذات برائے ایمانِ قلبی
یَکْفِیْ و نیز فرمودہ اند واجب الوجود یعنی موجودیت او
لازم و واجب ست پس کُنہ ذات غیر ازین کسے چیزی
دیگر نیافت سہ دور بیان بارگاہ الست ؛ بیش ازین
پے نبردہ اند کہ ہست ؛ و نیز او سُبحانہٗ فرمود اَللّٰہُ وَاحِدٌ
یعنی مُستجمع جمیع صفات کمالات و مُنزّہ عن جمیع نقصانات
پس آئینہ محمد کبریٰ را صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہٖ وسلم
مقابلِ خود کشیدہ تعیّنِ اوّل گردانیدہ نظارگی جمالِ خویش
باکمال نمودہ محبوبِ خود گردانیدہ سہ ہرچند پیر خستہ دل
ناتوان شدم ؛ ہرگہ کہ یاد روئے تو کردم جوان شدم ؛
پس بدانید و بفہمید کہ تا آئینہ بمقابل محبوب نیامدہ است
ہنوز مرتبۂ عاشقیت دارد وقتیکہ روبروی محبوب آمد
و مقابلِ او گردیدہ فنائے کامل حاصل نمودے کہ محبوب
در جلوہ گر گردید بجرد جلوۂ محبوب از نور محبوبیت سرفراز
گردید در ہمان زمان در ہر جہان محبوب گردید احوالِ
اسرار کہ بر قلبِ طالب وارد مے شوند رو بروئے قلبِ

شیخ معروضه میکند از فنا و بقا و واردات و الہامات و انوارات
و تجلیات و دوام توجه و اضمحلال و استہلاک و از عروج و
نزول و از قبض و بسط ؎ قند آمیختہ باگل نہ علاج دل ماست
بوسۂ چند بیامیز بدشنامی چند؛ و مشاہدہ و معائنہ و سیر آفاقی
و سیر انفسی و انوار ملائکہ و انوار الہیہ و انوار محمدیہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم و انوار شیوخان ہر طریقہ لمعات سکوت
کمون و بروز و کشف قلوب و کشف قبور و نسبت و حضور
و آگہی ہمہ ہا از زبان حال رو بروے قلب شیخ با کمال معروضہ
میکند و قلب شیخ در ہر امر حکم موافق استعداد او میکند و
میگوید کہ خبردار و ہوشیار باش ہرگز دم از ہستی مزن ورنہ
دم تو مثل منصور کشیدہ شود چہ خوش میفرماید حافظ شیرازی
رحمۃ اللہ علیہ **بیت** پیر میخانہ چہ خوش گفت بہ دُردی کشِ
خویش؛ کہ مگو حالِ دلِ سوختہ با خامے چند؛ یعنی حالِ دل
کہ از دل بر زبان رسید مُبدّل بقال گردید حتیٰ کہ حال حعل صریح
گردید حال حال ست قال قال مثل خورندۂ نبات و دانندۂ
نبات و فہمندۂ نبات و خوانندۂ نبات سنتان مابینہما
وقتیکہ از زبانِ صاحبِ حال بسمع خامے چند رسید نہ حال ماند

حجاب دان کیسہ بیان از دل و دل ما ۱۲

نہ قال ماند بلکہ فتنہ در زمان ماند لہذا فرمود صاحب دلی ؏

عاشق مستی اگر بخود و باکا باش — بیخبر از خویش شو با خبر از یار باش
خلق اگر پرسدت کیستی چیستی — ہیچ جوابش مدہ گنگ چو دیوار باش

قربان پیران ما شویم کہ مجلس سکوت در طریقہ خود مقرر فرمودہ اند کہ ہیچ آفت زمانہ بہ پیرامون آن نمیرسد ؏
قِصَّۃُ الْعِشْقِ لَا انْفِصَامَ لَھَا ٭ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین

قصہ عشق کا نہیں ٹوٹنا واسطے اسکے

ومن کلامہ الشریف مد ظلہ وعم فیضہ

صوفیون کا جمع عین العین ہے — خادم الصوفی کو اسمین چین ہے
نکتہ وحدت ہین نکتہ غیر کا — الامان آوے نظر یہ غین ہے
عاشق و معشوق کے اوصاف ہین — ربط ان دونومین فیما بین ہے
راہ مین محبوب کے سر ہے گران — گرا اور نہ یہ بھاری دین ہے
سرخروئی وصل کی اسجا کہان — ہجر کی سختی سے دل بیچین ہے
محرصوفی کو طواف قلب ہے — نازمین گر حاجی الحرمین ہے
واجب اور ممکن کو دیکھو غور سے — نسبت ان دونومین بین البین ہے
گرچہ بحر فضل مین ڈوبا ہے دل — ذکر عینی قرۃ العینین ہے
کیون نہو مسکین فنا فی ذات مین — شیخ اسکا مجمع البحرین ہے

رسالہ موسوم بہ

شانِ محبوب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیۡرِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ بعد اے یار جانی و اے عاشقِ لاثانی بگوش ہوش بشنو در بارگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بطریقِ محبت رو تا کہ شگفتگی گل محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را از علم الیقین بہ عین الیقین و از عین الیقین بہ حق الیقین دانی و نیز تازگی جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را دریابی فائدہ علما از علم الیقین مشرف ۔ صوفیہ از عین الیقین متلذذ و انبیا از حق الیقین ممتاز اند ۔ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی در حدیث قدسی وارد شدہ است لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ وَ لَمَا اَظۡہَرۡتُ الرَّبُوۡبِیَّۃَ اے محبوبِ من

اگر تو نبودے افلاک را پیدا نہ کردمے و اگر تو نہ بودے ربوبیت را ظاہر نہ کردمے پس ظہور ربوبیت بواسطۂ روئے محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آمد درینجا دقیقہ ایست کہ پیش اہل نظر و اہل بصر شگفتہ ایست تخم ہر شی کہ در زمین اندازی تا آفتاب بروں تابد و آب رحمت برو نبارد سرسبز شدہ سر از زمین برندارد پس تخم ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم در زمین عدم مستور و مخمور بود وقتیکہ آفتاب موجود حقیقی و محبوب تحقیقی بروں تافت و نیز آن تخم کہ رحمت عالمین اند آب رحمت یافت سر از زمین عدم برداشت و ماسوی اللہ از عرش تا فرش و از شرق تا غرب از بطن مبارک ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سر برآوردہ سرسبز و تازگی یافت لہٰذا در حدیث قدسی وارد شد لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ وَ لَمَا أَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ

بیت محمد گر نبودی کس نبودے نبودی ہر دو عالم را وجودے

سبحان اللہ عجب ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم ذو جہتین است از جہت اولیٰ ظہور ربوبیت بہ مرأتیت مولیٰ و بہ جہت ثانی نمود وجودیے بودی آئین چہ کرشمہ است کہ ظہور

ربوبیت را سببے و نمودے بود در انزہتی ست ما آنا کہ ما معدوم بودیم و از خود و از وجودِ خود خبرے نداشتیم پس بکرشمۂ محمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موجود شدیم حتے کہ دم انا الموجود میزنیم یا محمدؐ ایا سید اقربانِ احسانت شوم این چہ احسانست کہ قربانت شوم حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید **بیت**

اول زحرف وصوتِ وجودم خبر نبود در مکتبِ غمِ توچنین نکتہ دان شدم

یعنی عدم محض بودیم و نکتۂ موجودیت را بہ تصدق جمالِ مبارکِ تو یافتیم سبحان اللہ عجب ذاتِ احمدیؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ست کہ عدم را لباسِ موجودیت و موجود را زیورِ مظہریت پوشانید دریںجا قولِ حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ چہ زیبا آمد **بیت** چہ وصفت کند سعدیِ ناتمام

علیک الصلوٰۃ ای نبی والسّلام

تمام شد

رسالہ

شانِ محبوبؐ

رسالہ موسوم

بہ

جلوہ محبوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین محمد و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین۔ اما بعد بر ضمیر عالی مقام و محبان خیر الانام معنی حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف انکشاف تام باد کنز مخفی در ذات خود محبوب تر از محبوبان و مرغوب تر از مرغوبان ست مثل محبوب ذاتی ظہور خود را محبوب صفاتی کہ فرمود فاحببت ان اعرف یقین کہ پری رو تاب مستوری ندارد و پس خود بخود ظہور نمودن منافی ناز و غمزہ است محبوبان و پری رویان نقاب از چہرۂ خود بر نمیدارند کہ ناز شان دامنگیر شان ست موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ **بیت**

معشوق چون نقاب ز رخ بر نمی کشد ہر کس حکایتے بتصور چرا کنند

ذاتیکه نقاب از چهرۂ محبوبی برکشید محبوب او گردید پس ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مقابلِ لاتعین شدہ پردہ غیب الغیب را از رخ محبوب برکشیدہ محبوب بیچون را بر منصۂ ظهور نشانیدہ محبوب المحبوب گردید کنز مخفی آن نسبتِ حُبّ کہ بظہور داشت بذات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم منسوب ساخت لہذا در نظرِ کشفی پیرانِ ما رضی اللہ تعالی عنہم حُبّ صِرفہ لتعیّنِ اول مکشوف گردید بمجرد ظہور کنزِ ذاتی حضور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در رسید باوجودِ حضور از زیورِ آگاہی و از زیور نسبتِ حُبّ ذاتِ محبوب را مزین ساختند بیت

نسبت آن چیست گویم شرحِ آن تا قیامت کم نہ گردد شرح آن

حضور و آگاہی و نسبت این ہمہ احوال اند کہ تحقیقش و تدقیقش از حیطۂ تحریر و تقریر بیرون ست الاصاحبِ احوال میداند و مے فہمد و در بحرِ التذاذ ملتذ و مستغرق میگردد و باوجودِ این ہمہ حال حافظِ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ این قال میفرماید بیت

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ورنہ در محفلِ رندان خبری نیست کہ نیست

نکتۂ عجیب و غریب بشنو بلا تشبیہ آئینہ کہ خود را مقابلِ زید گردانیدہ از چشم ظاہری خویش نظارگی جمالِ زید نمود بہ مجردِ نظارگی آئینہ

محبت زید جوش زن شدہ باطن آئینہ را از جمالِ خویش جلوہ گر
گردانیدہ آنرا اسرار ہای عجیب ونکتہ ہاے غریب سرفرازش
ساخت زہے سعادت وزہے نجابت وزہے کرامت پس
آئینۂ جمال باکمال چہرہ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقابل
ذاتِ احدی گردیدہ جمالِ بیچون را از چشم ظاہری خویش نظارگی
نمودہ در بحرِ دیدارِ یار مستہلک ومستغرق گردید وقتیکہ ارادۂ
یار ست دِل یار را از جمال خویش منور ومشرف گردانیدہ ارشاد
فرمود لَا يَسَعُنِىْ اَرْضِىْ وَلَا سَمَائِىْ وَلٰكِنْ يَسَعُنِىْ قَلْبُ
عَبْدِىَ الْمُؤْمِنِ مراد از مومن ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ
آلہ وصحبہ وسلم ست چنان ایمان بر وحدانیتِ محبوب حقیقی آوردہ اند
کہ تمام جہان را در وحدانیت محبوبِ حقیقی غرق فرمودہ اند الحق
قول صاحب حق **بیت** ارض وسما کہان تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے ہوش دار وگوش را بر آن آرزید
بر صرافتِ خویش و آئینہ بر جاے خویش درینجا نہ حلول ست
ونہ اتحاد پس درویش بے خویش کہ مغلوب الحال ست تمیز زید
و آئینہ از نظرش ساقط لہذا باین قولِ فاخر **ابیات**
من بجز وحدت ندانم ہیچ شئی من بجز وحدت نخوانم ہیچ شئی

وحدتِ محبوب دارم درکنار وحدتِ محبوب یارم درکنار
ای که وحدت آمده ایمان ما برہمان وحدت فدا شد جانِ ما
وحدتم جان جہان را پُرکند وحدتم ہردو جہان را گُم کند
وحدتم از یارِ من دلدارِ من وحدتم ہرجا بود غمخوارِ من
وحدتم آرم زجانان برخورم وحدتم دارم زجانان ہیررم
وحدتم در وحدتم در وحدتم ہرزمان در وحدتم در وحدتم
وحدتم ہرجا بود مولاےِ من وحدتم ہرآن بود سودلےِ من
باز آمد بندۂ بگریختہ برسرِ مطلب زہجران سوختہ

مطلب این ست کہ حضور و آگاہی و نسبت خاص کہ حبیب اللہ
را صلّی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بذات اللہ جلّ جلالہ و عمّ نوالہ بود ظلّ
آن حضور و آگاہی و نسبت خاص در آئینہ سینۂ بے کینۂ صحابہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہم منعکس گردید آن مقام بس عالی ست کہ منتہی
بقرب نبوت است پس صحابہ رضی اللہ عنہم موافق محبت خویش
و استعداد خویش حضور و آگاہی و نسبت خاص بذات حبیب اللہ
صلّی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم داشتند و بہ ذریعۂ آن فضیلت
و عظمت و قربت پیدا کردند خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
عنہ کہ حضور و آگاہی و نسبت خاص آن عالی جناب یکطرف

وحضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
یکطرف لہٰذا آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در شانِ
آن ذات عظیم الشان ارشاد فرمودند لَوْ وُضِعَ اِیْمَانُ
اَبِیْ بَکْرٍ فِیْ کِفَّۃٍ وَّاِیْمَانُ جَمِیْعِ الْاُمَّۃِ فِیْ کِفَّۃٍ
اُخْرٰی لَرَجَحَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ پس حضور و آگاہی و نسبت
خاص آن عالی جناب فوق حضور و آگاہی و نسبت خاص جمیع
صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم گردید لہٰذا وَلَہٗ فَضْلٌ کُلِّیٌّ عَلٰی کُلِّ
الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ کہ طریقۂ خاندان
عالی شان خواجگانِ نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم منتسب
بآن جناب گشت حضور و آگاہی و نسبت خاص این اکابر ظلِ
حضور و آگاہی و نسبت خاص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ
عنہم آمد لہٰذا طریقۂ نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بجہت نسبت
صدیقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل و اعلیٰ و اسبق و اوثق
و احکم آمد لاریب فیہ وَنَخْتِمُ بِالصَّلٰوتِ وَالتَّسْلِیْمَاتِ
عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ
صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تمام شد جلوۂ محبوب

رسالہ موسوم

به

طریق محبوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بعده ای یار جانی و ای عاشق لاثانی شیخ ثمرخوار باغ کہن و اسرار دان زمین و زمن یعنی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ چه خوش میسراید که میفرماید

قوله قول محمدؐ می شنو صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و راه محمدؐ می برو صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم و روی محمدؐ می بیبن تا برسے به منتہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم قول محمدؐ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ از دل و جان بشنو آن چنان بشنو که از رگ و ریشه مثل تنن تنن تنن اَللّٰہُ اللہ برآید حتے که محبوب حقیقی در دل درآید چنان درآید که جرعه شراب ھوُ ھوُ را بنوشاند تا که صوفی تمام بر بام ہستی خود قدم

نیستی نہادہ بگوید ؂ نیست بر لوحِ دلم جز الفِ قامتِ دوست ؛ چہ کنم حرفِ دگر یاد نداد استادم ؛ راہ محمدی الصلوٰۃ والصوم والزکوٰۃ والحج کہ راہِ شریعتِ اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم برو آنچنان برو کہ فروضات و وجوبات و سنن و مستحبات شان را فرو نگذاشتہ در بحرِ اداے او مستغرق و مستہلک شو روے محمدی بہ بین تا برسی بہ منتہا بروے محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم محب و محبوب ست بلکہ محبوب صرفہ است بچشم یقین بہ بین تا برسی منتہا منتہاے صوفیان عالیمقام من رانی فقد رأ الحق کہ ہست بآن برسی —

الٰہی بحرمتِ روے محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بدائرہ صوفیانِ صاف دل کہ نظارگیِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را در آئینہ دلِ می کنند بگردان آمین ثم آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام شد رسالہ طریق محبوب

رسالہ موسوم

بہ

دیدارِ یار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط بیت مَنۡ رَاٰنِیۡ فَقَدۡ رَاَ الۡحَقَّ ، ازچہ رو گفت احمدِ مختار ، عین القضات رحمۃ اللہ علیہ از سالکانِ طریقت و واصلانِ حقیقت استفسار میفرمایند و سوال میکنند رویتِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم رویت محبوب حقیقیست تحقیقش چیست جوابش حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میفرمایند بگوش ہوش استماع نمایند آحدیت مجردہ کہ در ذاتِ خود غنی الغنی و در نار مستغنی ست ہاہوت می نامند پس نظر یار از پردۂ نار بعلم اجمالی فنا آن را تعین اول و حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم قرار دادند آین مرتبہ را وحدت ولاہوت میفرمایند

وحقیقت الحقایق نیز میگویند باز نظر ثانی از ذات لاثانی بعلم تفصیلی
افتاد حقایق ممکنات نام یافت و تعین ثانی نیز درینجا واحدیت
وجبروت رو کشود این هر دو تعین را در مرتبۂ وجوب ثبوت
می نمایند و مرتبۂ ثالثہ را عالم ارواح و ملکوت و مرتبۂ رابعہ را عالم
مثال و مرتبۂ خامسہ را عالم اجساد و ناسوت میفرمایند ای یار جانی
وای عاشق لاثانی حضرات قادریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تعینات
اولین را در مرتبۂ وجوب کہ ثبوت نمودہ اند چہ بلا دیبا فرمودہ اند
بغیر توجہ صاحبانِ بصیرت و راجلانِ طریقت و واصلانِ حقیقت
راز این نکتہ وا نہ میشود موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ **بیت** ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست ؛ نہ ہر کہ سر بتراشد
قلندری داند ؛ تا واجب نہ شوی نظارہ موجود حقیقی و مشاہدہ
وجوب تحقیقی نہ کنی از ینجا کسے گمان نبرد و در طمع خام نہ افتد
کہ ممکن واجب گردید اَللّٰہُ حَیٌّ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ
وَمُرِیْدٌ اَلْعَبْدُ حَیٌّ وَالْعَبْدُ عَلِیْمٌ وَمُرِیْدٌ
وَقَدِیْرٌ اللہ بر صفات حقیقی و بندہ بر صفات
مجازی شَتَّانَ مَا بَیْنَھُمَا پس لفظ ممکن دلالت
بر لا ہٗ و بر غیرہٗ میکند و ثبوت وجوب خبری از لا غیرہٗ

بلکہ از ہُو ہُو میدہد آین معمای غیبی بغیر از القای قلبی وا نمیشود و ہموافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بیت

رازِ درونِ پردہ ز رندانِ مست پرس کاین حال نیست صوفیِ عالی مقام را

لیکن اینقدر ہست کہ از وجوبِ مقید تا وجوبِ مطلق فرقی ست عظیم و نسبتیست جسیم مطلق مطلق ست و مقید مقید پس وجوب مقید کہ ذو جہتین ست جہتی بطرفِ وجوبِ مطلق و جہتی بطرف امکان محض میدارد ہر دو جہتین را تعین اولی حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و حقیقۃ الحقایق نیز گویند پس ذاتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم از جہت اول کہ وجوبِ مقید ست بلا حایل و بلا پردہ ذاتِ احدیت را مشاہدہ میکند و آن کہ ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را دید و فنائے کامل برو مزید یقین کہ ذاتِ احدیت را دید ازین جہت آن سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ارشاد فرمودند مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ بہر این گفت احمدِ مختار ازین تحقیق روشن گردید کہ رویت جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم رویت ذاتِ احدیست عقولِ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم درین راہ سرگردان ست غوطہ زن این بحر اسرار کہن فیض بخش زمین و

زمین جناب محبوب سبحانی غوث الاعظم قطب ربانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اند ہیچ دقیقہ قربِ الٰہی را فرو نگذاشتند کہ وا نکردند و فیضش را عام نہ نمودند و ہمہ اہل جہان را سیراب نہ فرمودند یعنی تمام جہان را سرسبز و سیراب فرمودند از ین جہت پیر دستگیر و پیران پیر شدند پس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از دیدارِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہر آن و ہر زمان مشرف شدہ بخلعتِ مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ سرفراز شدند سبحان اللہ رویت جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عجب نعمتیست عجیب و خلعتیست غریب کہ فنائے اصل الاصل راسببی ست و بقای سرمدی را موجبیست نفوسہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم فانی در اصل و باقی در وصل و غیرہم را فنای ظلی و بقائے نفلی لہذا ہیچ ولی رحمۃ اللہ علیہ کہ بمرتبۂ غوث و قطب و محبوب سرفراز شدہ است بمرتبۂ صحابی رضی اللہ عنہم نمیرسد ھٰذِہٖ عَقِیْدَۃٌ مِّنْ عَقَائِدِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مذہب اہل سنت و جماعت مذہبیست عجیب و غریب کہ در ہر امر بہ نفس الامر رسیدہ محکم فرمودہ اند لہذا راہِ ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم صراطِ

مستقیم آمد ہر کہ ازین راہ سر گردانید خود را در خسارتِ ابدی ساند
جوابِ ثانی از خواجگانِ نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ لائق شنیدن
ست بگوشِ ہوش استماع فرمایند ذاتِ محبوب ورا ءالورا بُود
در بود موجود در موجود وجوب در وجوب غنی الغنی و از ہمہ
مستغنی و در پردہ کبریائی و بے نیازی ست ورست تاز
ور نازہست ورہست موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ
علیہ بیت تیمارِ غریبان سبب ذکر جمیل ست ۔ جانان مگراین
قاعدہ در شہرِ شما نیست ۔ ذاتِ مطلق بمقتضاے کُنْتُ
كَنْزاً مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ محبت ذاتی جوش زن
گردید حسنے کہ از آن نمو دار شد حُبِّ صرفہ تعین اول قرار یافت
حقیقت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ منشا ر
و مبداء محب ومحبوبِ خود ست وآن متصف بہ حقیقۃ
الحقایق ست دائرہ ایست و مرکزش و نقطہ اش حقیقت
احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ منشا ر و مبدا
او محبوبِ خود ست وآن نیز دائرہ ایست مرکزش و نقطہ اش
حُبِّ صرفہ است تعین اول وآن مرتبہ ایست از مراتب
احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و جنبر نیست

از قرب محمدؐ کا ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پس بلا تشبیہ
ہیولی مقابل کلال باشد و در دستِ کلال حسب صرفہ مقابل
لاتعین و روبروے او و آئینہ داری او بر و پس ہر دو مشاہد
یکدیگر بلا اظلال و بلا استتار و بلا دخل اغیار رویت محب
عین رویتِ محبوب و رویتِ محبوب عین رویتِ محب
ازین جہت آن سرور ارشاد فرمودند صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم من رآنی فقد رأ الحق عاشقے و کاملے و صاحب
اسرارے چہ خوش مے سراید ؎ ہم کوزہ و ہم کوزہ گرو
ہم گلِ کوزہ یعنے رویت کلال و رویت کوزہ و رویت پیالہ
ہمہ یک ست کہ تا آن بوحدت ست بیت چشم بینا کو کہ
بیند روئے او ٭ یار وانا کو کہ داند خوے او ٭ عجب ذاتہا
نفیسہ صحابہ رضے اللہ تعالے عنہم بودند کہ ہر یک موافق قسمت
وسعادت خود ذاتی یکساعت و ذاتی دو ساعت و ذاتی
یکروزہ و ذاتی دو روزہ و ذاتے یکہفتہ و ذاتے یکماہہ و ذاتی
یک سال و ذاتی دو سال و ذاتے کم و زیادہ در بحر من
رآنی فقد رأ الحق غوطہ زن بودند و نقد جان را نثار
بر دیدار یار کردند زہے سعادت و زہے نجابت و زہے شرافت

لہٰذا اولیاء اُمتِ مرحومہ اگرچہ بمرتبۂ غوث وقطب وابدال ومحبوب
وقیوم رسیدہ باشند بمرتبۂ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نمیرسند زیراکہ
آن ذاتہاے نفیسہ مستغرق در بحرِ اصل بودند وایشان یعنی اولیاء
اللہ رحمۃ اللہ علیہم در بحرِ ظل شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا اصل اصل ست
ظل ظل چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک شعرہٰذا بمقتضای این قول
آسمان نسبت بعرش آمد فرود ورنہ بس عالیست پیش خاک تود
اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم زمین وزمان قائم بذاتِ ایشان
وبلاے جہان رد بطفیلِ شان فانی فی الرسول صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلّم وباقی باللہ آمدم بر سرِ مطلب ذاتِ حضرت
صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عجب ذاتیست کہ تعریفش از تقریر
وتوصیفش از تحریر بیرون ست چراکہ سرآمدِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم وسرگروہ ایشانند از ابتداءِ ظہورِ آفتابِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم درین دارِ فانی کہ ظلمتکدۂ لا ثانی ست تا انتہاے
غروب در وصلِ محبوب در بحرِ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ
مستغرق بودند کہ کسے از ذاتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ویا از اہلِ بیت
نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ویا از آلِ مصطفوی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم این قدر امتداد زمانہ در سعادتِ

مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ نہ کشیدند ازین جہت از خلعت افضلِ بشری سرفرازی یافتند چرا افضل بشر نشوند کہ تمام عمر در رویت حق مستغرق بودند کہ این دولت و شرافت و کرامت و نجابت از حق بصدیق برحق رسید با وجود معیت زمان دنیوی از خلعت معیت اخروی سرفراز شدند کہ در پہلوئے مبارک محبوب کبریائی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آسودند اللہ اللہ سُبْحَانَ اللہ این چہ مرتبہ ایست وچہ قربیست کہ موجب غبطۂ انبیا و اولوالعزم علی نبینا وعلیہم السلام ست آہی یار جانی وای عاشق لاثانی شجرۂ طیبۂ خواجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کہ منسوب بآن ذات عالی ست سیراب از آب مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ شاداب و کامیاب از نسیم نسبت صدیق برحق ست کہ مثمر بہ فنائے اصل الاصل و مخبر بہ بقائے وصل الوصل لہٰذا طریقۂ ایں اکابر رحمۃ اللہ علیہم اَقْرَبُ وَاَسْبَقُ وَاَوْفَقُ وَاَوْثَقُ وَاَسْلَمُ وَاَحْکَمُ وَاَصْدَقُ وَاَعْلٰی وَاَجَلُّ وَاَرْفَعُ وَاَکْمَلُ آمد کہ کسے را جائے ریب و شبہہ نیست و نماندہ اگر کسے ریبے و شبہی درمیان آردو یا بر زبان راند برو بروے او دست بستہ این اشعار مبدأ الہامی حضرت مولانا جامی قدس سرہ العزیز خواندہ آید

نقشبندیہ عجب قافلہ سالارانند | کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را
قاصری گر کند این طایفہ را طعنِ قصور | حاشا اللہ کہ برآنم بزبان این گلہ را
ہمہ شیرانِ جہان بستۂ این سلسلہ اند | روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ زیادہ بر ارباب صفا و دید صفا باد بِحُرْمَتِ النَّبِیِّ وَآلِہِ الْاَمْجَادِ ط

تمت رسالہ دیدارِ یار

رسالہ موسوم

بہ

تجلّیِ دلدار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بدان ای یار جانی وای عاشقِ لاثانی اَللّٰہُ مَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الذَّاتِ وَمَوْجُوْدٌ بِوُجُوْدِ الظَّاھِرِ پس موجودیتِ او بذات او نہ بغیر او سبحان اللہ موجودیت مطلق را جمالِ محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحا

وسلم آئینہ واری نمودہ از خلعت موجودیت مقید سرفراز گردید در ینجا
نکتہ ایست باریک کہ مثل آفتاب بر صوفیان عالیجناب روشن تر از آفتاب
و ہویدا تر از ماہتاب ست رویت جمال موجود مقید کہ جمال محمد ایست
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عین رویت کمال محبوب
مطلق کہ ذات احدیست یقین کہ لطیف و نظیف جزئیت را
قبول نہ میکند۔ مانند نور آفتاب و مہتاب بلحاظ مکانیت متعدد
خیال جزئیت پیدا میگردد لیکن در نفس الامر واحد ست جزئیت
ندارد پس رویت نور آفتاب مکانی یقین کہ رویت تمام نور آفتابیست
تعجب تر از شیخ عین القضات رحمۃ اللہ علیہ باوجود این
ہدایت دلیل میجویند و میفرمایند مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ
از چہ رو گفت احمد مختار و نیز این معمارا بمثالے واضح
ولائح میگردانیم بگوش ہوش استماع فرمایند زید کہ در خارج
موجود ست بوجود مطلق و در آئینہ بوجود مقید بمجرد نظارگی وجود
مقید نظارگی وجود مطلق مے شود مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ
بہر این گفت احمد مختار و دیگر دلیل نیز بہ بداہت سید ایام
و صوفیان جہان را بر آن مے آریم نور عینین کہ در ذات خود
واحد ست رویت نور عینین واحد رویت کل نور ست نہ جزو آن

وقس علی ہذا سماعت اُذنین و قوت یدین سے مَنْ رَأَنِی فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ، بہراین گفت احمد مختار ، این اجمال ست تفصیلش وجواب سوال عین القضات رحمۃ اللہ علیہ بر مشاہدہ صوفیان عالی مقام و بر مکاشفہ صاحبان ذی انعام ست

یَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا

تمت رسالہ تجلی دلدا

رسالہ موسوم

بہ

امرِ معروف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُجْتَبٰی بیت نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند ، جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را ، بعدہ ای یار جانی و ای عاشقِ لاثانی اُو سبحانہ تعالیٰ نقد ایمان را کہ در کیسۂ دل و جان تو نہادہ است خلعتِ ولایت عامّہ را

در بر پوشانیدہ عجب نعمتیست عظیم و دولتیست جسیم **بیت**
گر بر تن من زبان شود ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد
پس شکر این دولت عظمی بچہ زبان بیان و بچہ سان عیان کردہ اید
بمقتضاے آیۃ شریفہ لَئِن شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ
شاکر این نعمت را او سبحانہ تعالے از ولایت عامہ گزرانیدہ بولایت
خاصہ میرساند و از ولایت خاصہ بزینہ شکر بظل قرب محمدی
و احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم میرساند الحمد للہ
علیٰ ذٰلِکَ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی این نعمت عظیم کہ
بتو عنایت فرمودہ اند محض فضل ایزدی ست نہ کسب را درو
دخلی ست و نہ علت را در آن اثریست **بیت** اے خدا قربان
احسانت شوم ٭ این چہ احسانست قربانت شوم ٭ الحمد للہ
والمنہ کہ حق سبحانہ تعالیٰ این فقیر را و جمیع مومنین و مومنات
و مسلمین و مسلمات را در امت محمدی و در گروہ احمدی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم گردانید کہ خیر الامم اند و نیز
از جماعت اہل سنت و جماعت گردانید کہ ایشان بر صراط المستقیم
اند و در آخرت امیدوار جنات النعیم اند و بیقین دان کہ مذہب
اہل سنت و جماعت درین زمان منحصر در اقتداء ائمہ اربعہ است

ترجمہ
اگر شکر کروگے تم
البتہ زیادہ کرونگا
میں نعمت کو تمہارے
۱۲

که ایشان ستون دین اند الحمد لله والمنة که برانیاست یکی
از ینها مع محبت ائمه ثلاثه دیگر سه گرم و سر سبز داشته حکم ایشان
گویا حکم خدا و حکم رسول خدا صلی الله علیه و آله وصحبه وسلم است
چراکه ماخذ ایشان کتاب وسنت و اجماع ست پس صد شکر
بل هزار شکر که ما را از محبان و خادمان گروه صوفیه علیه الرحمه که خلاصهٔ امت
مرحومه اند و قیام دنیا از برکت نفوس ایشان و رونق های جهان بطفیل
شان ست رحمة الله علیهم گردانید آی یار جانی دای عاشق ثانی
سعی بکنی و جبین را بر زمین نیاز بسائی تا دولت ایمان که عطای
رحمان ست در گور خود ببری و آخرت خود را از نور ایمان
منور سازی نه آنکه از مکرهای شیطانی و فریب های نفسانی از
دست بدهی حدیث شریف من تشبه بقوم فهو منهم
را نصب عین داری یعنی فرمود رسول خدا صلی الله تعالی علیه
و آله وصحبه وسلم شخصی که از امت من مشابهت کند قومی را پس
آن شخص از آن قوم ست نه از امت من ازین وعید قاعدًا
و قائمًا و دائمًا لرزان و ترسان باشی که مبادا از امت مرحومه
خارج شوی و در هلاکت ابدی افتی و اسے صد وائے بر وکه دین
وعید کرد بیت محمد عربی کآبروی هر دو سراست کسیکه خاک

درش نیست خاک بر سر او ؏ ای یار جانی وای عاشق لاثانی
ختمی که از عطر و عنبر و گلاب ملتبب ست اگر در وقطرہ بول افتاد
کدام کس ست کہ استعمال آن عطر بر خود روا دارد آو سبحانہ
بفضل خویش ختم دل ترا از عطر ایمان پُر کردہ است مبادا کہ
در وقطرہ کفر افتد آن ختم از درگاہ ایزدی و از جناب محمدی
صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مردود و مغضوب گردد
اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ اَلْحَذَرْ ثُمَّ الْحَذَرْ مِنْ
مُشَابَهَةِ الْكُفْرِ وَاَهْلِ الْكُفْرِ پس کسے را کہ سعادت
ازلی دامنگیر حال اوست معاملہ او درینجا سعادت و سعادت
نجابت و نجابت کرامت و کرامت ست والا ؎
تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را
گلیم بخت کسی کہ بافتند سیاہ ؎ بآب کوثر و زمزم سفید نتوان کرد
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

تمت رسالہ امر معروف

رسالہ موسوم

بہ

نہی منکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولہٗ تعالیٰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اَوْلِیَاءَ ونیز جائے دیگر ارشاد فرمود یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکَافِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اللہ تعالیٰ میفرماید مگیرید یہود و نصاریٰ و کافرین را دوستِ خود وقتیکہ ایشان دشمن خدا و دشمن رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اند۔ پس دوستی شما چگونہ محکم خواہند شد چون کہ دشمنی ایشان از نصِ صریح ظاہر و باہر گردید ایشان را دشمن داشتن بلکہ نفس الامری انگاشتن ضرور تر آمد اتفاقاً اگر ظاہراً از ایشان امرے ظاہر آید کہ دلالت بر دوستی نماید آن ہم از مکرہائی ایشان ست الحمد ثم الحمد۔ لیکن کسے را کہ از اختلاطِ ظاہری ایشان گزیرے

لازم کہ ظاہر در اختلاطِ ایشان مصروف و باطن در محبت خداو
رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مستغرق
باشد کہ سرِمو محبت دیگرے در دل نباشد عین خوبیِ واین
ست آللّٰہُ رَازِقُ لذتِ دنیوی منحصر بر دو چیز است
یکے ہوشیاری و دیگر شکم پری ہر قدر کہ آدمی ہشیار باشد
در تمتع دنیوی سرشار باشد نہ مے بینی کہ در نوم ہیچ لذتِ دنیوی
نمیرسد نہ لذت اکل و شرب و نہ لذت لباس وغیرہ آں اللہ تعالیٰ
اہل جہان را از استعمال چیزے کہ ہوش راگم کند و غذا راکم
ساز د محفوظ دارد آمین یارب العالمین آدمی را اللہ تعالے
اختیار ظاہری عطا فرمودہ است ہر چیز کہ خواہد از فضل خود عطا
میفرماید پس بندہ مختار ست استعمال امرے و چیزے بر خود لازم
گیرد کہ خوبی و این را سببی گردد و یا بالعکس ۵

کار دنیا کیجئے عقبیٰ کے ساتھ خوب سمجھو ولمین کیا اچھی ہے بات
یعنی در دنیا کارے کردہ آید کہ آن کار در آخرت بکار آید۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالىٰ عَلىٰ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ
وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تمت رسالہ نہی منکر

رسالہ موسوم

حواسِ خمسہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِینَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحبِہٖ اَجمَعِینَ ؕ **بیت** وسعتِ میدانِ صحت بسیار ۔ تا بزند مرد سخنگوی گوی ۔ ذِکر اَللّٰہُ اَللّٰہ حضرات خوجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم از قلب میکنند کہ قلب قلبِ عالمِ صغیر است و عالمِ صغیر قلبِ عالمِ کبیرست کہ ماسوی اللہ است۔ وقتیکہ از تصرفِ شیخ قلب عالمِ صغیر در ذکر جاری گردید چونکہ قلب اصل ست و قالب فرع پس قالب از طفیلِ قلب در طغیانی ذکر آمد حتّٰی کہ رگ و ریشہ اش از ذِکر اَللّٰہُ اَللّٰہ جاری گردید علیٰ ہذا القیاس از جریانِ قالب کہ قلب عالم کبیرست عالم کبیر نیز در طغیانی جاری گردید پس وحدت در نظر سالک جلوہ گر گردید حتّٰی کہ آفاق را پُر از وحدت گردانید کہ غیر وحدت

در دیدہ و دانش نماند کہ میگوید ؎
امروز چون جمالِ تو بے پردہ ظاہر است
در حیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست
و حضرتِ نقشبندیہ سالکانِ را
نبوت براہ جذبہ اند۔

ذکر قادریہ

و ذکرِ حضرات قادریہ رحمۃ اللہ علیہم از نفس کہ دمِ سالک ست میکنند موافق فرمودہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ بیت
پاس دار انفاس ای مردِ خبیر
تا ترا این قافلہ منزل برد
آن ذکر در عالم صغیر کہ قالبِ انسان ست سرایت میکند وقتیکہ عالم صغیر کہ قلب عالم کبیر ست جاری گردید و از اینجا عالم کبیر نیز از تاثیر قلب خود جاری خواہد شد پس در ینجا نیز جلوہ گر وحدت در کثرت گردید و سالک در بحرِ وحدت غوطہ زن گردید و حضرات پیرانِ قادریہ سالکانِ را براہ نبوت و ولایت اند۔

ذکر چشتیہ

و ذکر حضرات خواجگانِ چشت رحمۃ اللہ علیہم از لسان ست کہ این ہم اشرف و افضل و اعلیٰ جسم ست وقتیکہ جسم سالک از کثرتِ ذکر لسانی و تصرفِ شیخ زمانی جاری گردید پس آفاق و انفس کہ عالمِ کبیر اند نیز جاری گردید پس در ینجا نیز وحدت جلوہ گر در کثرت شد و سالک بینندۂ وحدت در کثرت گردیدہ غوطہ زن در بحر وحدت شدہ میگوید ؎ چشم بکشا و جمالِ یار بین

ہر طرف ہر سو رُخ دِلدار بین وحضرات خواجگانِ چشتیہ سالکان
راہ نبوت و ولایت اند با فنا، خود شیخ مقتدا بدین وجہ وجد و
تواجد و آہ و نالہ دامنگیر حال اوشان مے باشد۔

ذکر کبرا

وحضرات کبرویہ رحمۃ اللہ علیہم ذکر از نور چشم میکنند کہ این
نور چشم اشرف و اعلیٰ و افضل جسم سالک ست و پرتو نور ایزدی
ہر وقت کہ چشم را واکنند بر وحدت مے اندازند از نور چشم
آفاق را گرفتہ در انفس میروند از انفس عالم صغیر را گرفتہ در
عالم کبیر می افتند لہذا کبرویہ نام یافتند پس قوت آفاق
وانفس در نور نظر مے دارند چہ خوبیہا کردہ اند مثل تار برقی
از ممکن بوجوب و از حدوث بہ قدم واصل گشتہ اند و مثل غریقی
در بحر وحدت غوطہ زن اند سبحان اللہ ہر کہ ایشان را دید
باز خود را ندید پس در رویت خادمین وعاشقین امت مرحومہ
چون رأنی خود را فراموش کند و در بحر احدیت غوطہ
خورد در رویت جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
بطریق اولے و انسب رویت محبوب حقیقی گردید بیت
مَن رَآنِی فَقَدْ رَأَی الْحَق ـــ بہر این گفت احمدِ مختار
وحضرات پیران کبرویہ سالکانِ راہ نبوت و ولایت لا کر جال

ولایت غلبہ دارد ۔

وحضراتِ سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم ذکراز گوش کردہ بدید را

در آغوش کشیدہ جوش وخروش میکنند ومے گویند بیت

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

ایشانند کہ مندوب را مثل فرض برخود واجب کردہ بخوطہ زن

دربحرِ شرع اند کارخانۂ ایشان عجیب وغریب ست کہ بغیر جذب سلوک

مثل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واصل محبوب اند آخر تعریفش از

از تقریر وتوصیفش از تحریر بیرون ست ۔ وحضراتِ پیرانِ

سہروردیہ رحمۃ اللہ علیہم سالکانِ راہِ نبوت بغیر جذبہ اند

الٰہی بفضلِ خویش درمحبتِ ایشان گرو دار ودر ہمہ حال بیرو

ایشان دار وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیرِ خلقہٖ محمدٍ وّ

آلہٖ وصحبہٖ وسلّم اجمعین برحمتک

یا ارحم الراحمین ۔

تمام شد رسالۂ حواس خمسہ

رسالہ موسوم

بہ

دُکانِ شیرینی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین ط بعدہ ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانارا

اے یار جانی و اے عاشقِ لاثانی حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید جان کہ از ہمہ چیز عزیز تر است۔ نصیحت پیر دانا را از جان عزیز داری و جانبازی سازی یقین کہ مثل جان عزیز تر باشی پیر دانا کسی ست کہ رہ دان و رہ بین و رہنما باشد ؎ بہ مے سجادہ رنگین کن گرت پیرِ مغان گوید؛ کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا پس مقاماتِ قرب را از پیر کامل و مکمل طی نمودہ از مرتبہ

علم الیقین رخت کشیده بہ عین الیقین رسیده و از عین
الیقین در بحر حق الیقین غوطہ زده حق مے بیند و حق میداند
و حق مے شناسد و حق حق حق میگوید ؎ نصیحت گوش
کن جانان کہ از جان دوست تر دارند؛ جوانانِ سعادتمند
پند پیر دانا را؛ نصیحت این ست کہ اللہ تعالیٰ محض بفضل
خویش و بتصدق نعلین حبیبِ خویش صلّی اللہ تعالیٰ علیہ
و آلہ وصحبہ وسلم نقد ایمان کہ در کیسۂ ہستی تو نہاده است
و خلعتِ ولایت عامہ را در بر پوشانیده نعمتیست عجیب
و کرامتیست غریب ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موی
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد پس بمقتضائے اِنَّ اللہَ
یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ کمر ہمت را محکم بستہ سعی بکنند
کہ از ولایت عامہ عروج نموده بولایت خاصہ سر گرم باشند
اے یار جانی و اے عاشق لاثانی بدان و بفہم کہ طریقۂ
نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ
و دیگر طریق کہ اند کلہم حق اند رضے اللہ تعالےٰ عنہم و موصل
بحق و مآل کلہم واحد فنا فی الرسول صلّی اللہ تعالےٰ علیہ و
آلہ وصحبہ وسلم و فنا فی اللہ ذات را مے دانند و صفات

را مے خوانند لاکن مثل مشہور ہست ہر دکان را لذتیست دیگر
و ہر مکان را شوکتیست دیگر حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
میفرماید ؎ پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت
ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم ٭ حضرت آدم علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام گندم کہ غذاے آفاقی است و جان مردم
کہ محبت حبیب کبریا ئیست غذاے انفسی و غذای روحیست
از روضۂ رضوانِ بہشت آوردہ تقسیم بفرزندان عالی
شانِ خود کردند پس فرزندان خواجگان نقشبندیہ رضے
اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم حلوا پخت کہ لذتش از سرتا پاست
کہ وصل عریان را سزاوار بر دکانہاے خود داشتہ می خورند
و مے خورانند و مے بخشند ہر کہ بر دکانہاے ایشان رضی
اللہ تعالیٰ عنہم می آید حلواے خورد و حلواے خرد و خانۂ
خود را از حلوا پر مے کند و در بحر حیرت غوطہ زدہ میگوید ع
حیرتم در حیرتم در حیرتم مولانا روے رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

چہ نکتہ ہست خدا بہر صوفیان حلوا	کہ حلقہ حلقہ نشستند درمیان حلوا
ہزار کاسہ سر رفت سوی خوانِ فلک	چو در فتاد از آن دیگ در دہان حلوا
بشرق و غرب فتادست غلغلِ شیرین	چنین بود چو دہد شاہِ خسروان حلوا

پیاپی از سوی مطبخ رسول می آید — که بخته اند ملایک بر آسمان حلوا
بتاب ریز بر و چونکه خورد حلوا تن — بسوی عرش پرد چونکه خورد جان حلوا
بگرد دیگ دل ای جان چو کفچه گرد سپر — که تا چو کفچه دهان پر کنی از آن حلوا
دلی که از پی حلوا چو دیگ سوخته‌ای — کرم بود که ببخشند بتای نان حلوا
خموش باش که گر حق نگویدش که بده — چه جای نان ندهم بصد سنان حلوا

و فرزندان حضرات قادریه رضے اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم برفی ساخته که لذتش خورنده داند نه که بیننده بر دکانهای خود داشته مے خورند و میخورانند و می بخشند هر که بر دکانهای ایشان رضے اللہ تعالے عنہم مے آید برفی مے خورد و برفی میخرد و خانهٔ خود را از برفی پر میکند و در بحر تجلی صوری غوطه مے خورد که نه از خود اثرے و نه از دیگر خبرے دارد لهذا تجلی صوری از اسرار غامضهٔ طریقه است و بر صوفیان عالی مقام و محجوبان خوش خرام مکشوف و مرغوب ست حضرت شاه شرف بو علی قلندر رحمة اللہ علیہ مے فرمایند ؎

دید حسن خویش با چشم شهود — خود تجلی کرد در ملک وجود

پس غوطه زن این بحر عمیق از سر تا پا غریق شیخ کبیر حضرت شیخ عبد القادر محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہم اند لهذا

فیض بخش عالم و عالمیان و اسم ہائے مبارکِ شان رضے اللہ تعالیٰ عنہم عقدہ کشائے جہان و جہانیان۔ فرزندان حضراتِ چشتیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ازآن گندم لڈو تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داندنہ کہ بینندہ بردکان ہائے خود داشتہ مے خورند و مے خورانند و مے بخشند و ہر کہ بردکانہائے ایشان رضے اللہ تعالےٰ عنہم می آید لڈو مے خورد و لڈو میخرد و خانۂ خود را از لڈو پر میکنند ایشانند رضے اللہ تعالےٰ عنہم کہ از شراب جام الست مست اند ہر گہ از مستیِ خود پائے کوبان می باشند آفاق و انفس را بلکہ عرش را مے جنبانند فانی بذات باقی بصفات اند خصوصًا حضرت مخدوم علی صابر رضی اللہ تعالےٰ عنہم قربیت و محبوبیتِ ایشان ظاہر و باہر ست مے فرمایند ۔ ہو فنا ذات مین کہ تو نہ ہے تیری ہستی کی رنگ و بو نہ ہے اِس طرح ڈوب اُسمین ای صابرؔ کہ بجز ہُو کے غیرِ ہُو نہ ہے۔ و فرزندان حضراتِ سہروردیہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم ازآن گندم مالیدہ تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داندنہ کہ بینندہ بردکانہائے خود داشتہ میخورند

و سے خورانند و سے بخشند و ہر کہ بر دُکانہائے ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہم مے آید مالیدہ مے خورد و مالیدہ مے خرد و خانہ خود از مالیدہ پر مے کند آیشانند رضے اللہ تعالیٰ عنہم۔ فنا فی الرسول صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم فنائے ایشان رضے اللہ تعالیٰ عنہم مثل فنائے صحابہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم از راہِ صحو ست نہ از راہ سکر و لہذا نسبتِ ایشان رضے اللہ تعالیٰ عنہم ظلّ نسبت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آمد زہے کرامت و زہے نجابت و زہے شرافت سرآمد ایشان و مقبول درویشان حضرت شیخ سعدی سہروردی مستغرق در بحر فردی میفرمایند ؎ خلافِ پیمبر کسی رہ گزید۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔ ؎ ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی۔ کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست۔ یعنی راہ دین محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم شاہ راہ است کہ بکعبۂ مقصود میرسد نعوذ باللہ منہا کسے ازین رہ سر گرداند ترکستان یعنی بہ جہنم و جہنمیان رسید۔

و فرزندان حضرات کبرویہ رضے اللہ تعالیٰ عنہم از آن گندم کھجور تیار کردہ کہ لذتش خورندہ داند نہ کہ بینندہ بر دُکانہائے

خود داشتہ میخورند و میخورانند و مے بخشند ہر کہ بر دُکانہائے
ایشان رضے اللہ تعالےٰ عنہم می آید کہجور مے خورد و کہجور
مے خرد و خانۂ خود از کہجور پُر میکند آیشانند رضے اللہ تعالیٰ
عنہم از یک نظر خوش اثر خلعتِ سروری و سرداری سرفراز
میفرمایند کہ اہل جہان گویند ع سگ کہ شد منظور نجم الدین
سگان را سرورست ؀ چون حیوان مطلق را بحق رسانند
حیوان ناطق را کہ پیرامون و خادمان ایشانند چہ خوش نوالہ
بخشند پس زبانِ قلم از ثنائے ایشان رضے اللہ تعالےٰ
عنہم ساکت و بر توسنِ حیرت راکب و ہمین طریق ہمہ اہل
طریق از آن گندم ہر یکے طعمۂ نفیس برآے صوفیانِ نفیس
تیار کردہ بر دکانہاے خود داشتہ مے خورند و مے خورانند
و مے بخشند ہر کہ بر دُکانہائے ایشان رضے اللہ تعالےٰ
عنہم مے آید طعمہ ہائے نفیس میخورد و میخرد و خانۂ خود از طعمہ
نفیس پُر مے کند آے یار جانی واے عاشق لاثانی باوجود
لذت ہائے مختلفہ مآل ہمہ دُکانہا واحد کہ ذات شیرینیست
پس دوستانِ حق در بحر وحدت غرق غیر از وحدت چیزی
دیگر ندانند و نہ بینند بلکہ غیریت را از میان برداشتہ

عین یکدیگر اند سبحان اللہ قول مجتہدان دین و حاکمان شرع متین چہ زیبا آمد کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ - این قول عام ست نہ خاص الٰہی سر نیاز بر آستانۂ جمیع اولیاء امت مرحومہ دار بحرمۃ النبی و آلہ الابرار - وصلی اللہ تعالیٰ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

تمام شد رسالہ دکانِ شیرینی

رسالہ موسوم

قال صحیح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط بَعْدَہٗ ؎ نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را ۔ نصیحت این ست کہ اللہ تعالیٰ

بہ فضل خویش و بتصدق نعلین حبیب خویش صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وصحبہ وسلم نقدِ ایمان کہ در کیسۂ ہستئ تو نہادہ است
و خلعت ولایت عامّہ در بر پوشانیدہ نعمتی ست عجیب و
کرامتیست غریب سعی بکنی و جانبازی بکنی کہ از ولایت عامہ
عروج نمودہ بولایت خاصہ برسی صوفیانِ عالی مقام
و دوستانِ خوشخرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرمودہ اند العلم
نقطۃٌ گوش دار و ہوش را بر آن آر مولانا رومی رحمۃ اللہ
علیہ شرحش مے کند و میفرماید ؎ چشم بند و گوش بند و
لب بہ بند ٭ ور نہ بینی سرِّ حق بر من بخند ٭ ای یار جانی و ای
عاشق لاثانی صدف کہ کمترین اشیاست بانکساری تمام
لب کشادہ قطرۂ آب را از لب فرو بردہ در دل گرفتہ
لب خود را مستحکم بستہ در بحرِ عدم مستغرق گشتہ وقتی کہ از
استغراق افاقہ یافتہ سر بر آوردہ لب بحمد و ثنای او سبحانہ
کشادہ مے گوید الحمد للہ علی نعمائہٖ و احسانہٖ او
سبحانہ تعالیٰ دُرِ بے بہا از سینۂ او بر آوردہ ہمہ آفاق را منور
مے فرماید چنانکہ حیرت دامنگیر آفاق مے گردد ای صوفیان
صادق دلے طالبانِ حاذق وقتیکہ او سبحانہ تعالےٰ

شمارا اشرف المخلوقات فرموده است در قرب الٰہی از سعی
صدف کم نباشید پس فرموده مولانا رومی رحمۃ اللہ را در محل
آرید سے چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ؛ ورنہ بینی سرّ
حق بر من بخند ؛ خواب کہ از دریچہ چشم مے آید اسم ذات
یعنی اَللّٰہُ اَللّٰہ را ہمراہ او بردہ در دل ودیعت نہادہ چشم
بند نمائید وہمین طریق از راہ گوش وہمین طریق از راہ لب
بردہ مثل صدف لب بند کردہ در دریاے نیستی غوطہ
خوردہ مستغرق بجمال حقیقی و کمال محبوب تحقیقی باشید
وقتیکہ از دریاے نیستی افاقہ یافتہ سر برآوردہ چشم کشادہ
در دانہ وحدانیت را در آفاق و انفس انداختہ آفاق و انفس
را منور و مشرف ساختہ بگوئید ؛ دیدہ غیر ترا نمی بیند

یک قسم صد قسم ہزار قسم	گوش جز قول تو نمی شنود
یک قسم صد قسم ہزار قسم	لب مقابل کسے نہ نمی آید
یک قسم صد قسم ہزار قسم سے	چشم بکشا و جمال یار ببین
ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین	در خبردار داست اَلنَّوْمُ

اُخْتُ الْمَوْتِ وقتیکہ نوم را موافق ارشاد مولانا رومی
رحمۃ اللہ علیہ طلبید بہ یقین کہ موت را باحسن وجوہ خواہید

طلب بید ہ جانِ ہر بندہ ستاند ملک الموت بزجر بازجر حاجت
نبود عاشقِ جان افشان را پس صوفیِ صاف چشم و لب کہ
در قبر کشاید از صدف سینۂ صافی خود گوہر وحدانیت بر آوردہ
قبر را پر کند حتے کہ لبِ منکر نکیر از سوال بند گردد و بپرسند
کہ خدائے تو کیست باز بد ستور سابق چشم و لب بوحدانیت
محبوب بند کردہ مثل عروس بخسپد باز روز حشر و نشر سر
از جیب قبر بر آوردہ حشر را پر از گوہر وحدانیت کردہ
میگوید و میخروشد ہ روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ
من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل قربان پیرانِ ما رحمتہ اللہ تعالےٰ
علیہم شویم کہ از یک نکتۂ معرفت از ولایت عامہ بر آوردہ
در ولایت خاصہ غوطہ دادند ہ گر بر تنِ من زبان شود
ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد وَصَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

تمام شد رسالہ قال صحیح

رسالہ موسوم

بہ

مست ناز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ ای یارِ جانی وای عاشق لاثانی ؎ نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند ؛ جوانانِ سعادتمند پندِ پیرِ دانا را

نصیحت این ست ؎ وسعتِ میدانِ ارادت بیار تا بزند مرد سخنگوی گوی ای یار جانی وای عاشق لاثانی ؎ بادشاہان مال مست و ما فقیران حال مست خوبرویان ناز مست و عاشقان دیدار مست ؎ نظارہ اگر پہر نارخِ یار سے جانان ہمکو بہی خبر اپنی سر وکار کی ہوتی ؎ ای سروِ نازِ حسن کہ خوش میروی بناز ؛ عشاق را بنازِ تو

ہر لحظہ صد نیاز ؛ فرخندہ باد طالع نازت کہ در ازل ؛ ببریدہ اند
بر قدِ سروت قبائے ناز ؛ پس مستی شئی عجیب و غریب
ارباب مستی در بحر مستی چنان مستغرق اند کہ نہ از ذاتِ خود
اثرے و نہ از دیگر خبرے دارند پس بادشاہان اولو العزم
سرِ مستی از جیبِ مستی خود برآوردہ متوجہ بطرفِ آسایشِ
خلق اللہ کہ عیال اللہ اند مے شوند پس آسایشِ خویش
در آسایشِ درویش مے دانند لہذا مقبول جنابِ ایزدی
شدہ بخطابِ ظل اللہ مخاطب اند زہے شرافت و زہے
کرامت پس او سبحانہٗ تعالےٰ ظل خود بر سرِ ایشان و ظل
ایشان بر سرِ خلقِ جہان انداختہ جانِ جہانیان گردانید
ہر قدر کہ جان تر و تازہ ہما نقدر جہانیان تر و تازہ پس بر ما
جہانیان دعاء ایشان واجب و لازم و الوجوب باللہ علما
فقرایان صاحبِ حال سرِ ہستی از جیبِ مستی خود برآوردہ
بطرف جزئی و کلی شاہان متوجہ مے شوند و در حفاظت
خود میدارند و ہر کدورتے کہ از آفاق بایشان میرسد
جذب میفرمایند گاہے شاہان را از عنایتِ ایشان الطافے می بخشند
و گاہے نہ می بخشند آئی یار جانی و اے عاشقِ لاثانی

از محبوبان سبحانی گروہے قطب الارشاد و گروہے قطب مدار
قطب ارشاد مامور بخدمت عاشقان و صوفیان و سوختگان
و گرمے فروش حاجت رندان روا کند ؛ ایزد گناہ بخشد و
دفع بلا کند ؛ یعنی دفع بلائے جہان از طفیل ایشان مے کند
در حلقۂ عشاق دل شمس بجستیم ؛ آن شیفتہ را معتکف
کوئے تو دیدیم ؛ کارخانۂ ارشاد و تکمیل با یشان سپردہ اند
و قطب مدار مامور بخدمت شاہان و جہانیان اند ہمہ تصرفات
جہان در قبضۂ ایشان نست ہر چہ خواہند مے کنند کارخانۂ
جہان و جہانیان بایشان سپردہ اند اے یار جانی واے عاشق لاثانی
در آثار اکابر امت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم آمدہ است
نِعْمَ الْاَمِیْرُ عَلٰی بَابِ الْفَقِیْرِ وَ بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ
الْاَمِیْرِ۔ اے یار جانی واے عاشق لاثانی ہمہ طرقہاے
دوستانِ الٰہی چہ طریقہ حضرات نقشبندیہ وحضراتِ قادریہ
وحضرات چشتیہ وحضراتِ سہروردیہ وحضرات کبرویہ
وحضرات شطاریہ وحضراتِ رفاعیہ وحضراتِ مداریہ
و دیگر طرق رضے اللہ تعالےٰ عنہم کہ اند کلہم حق اند و موصل
بحق و ہر یک طریقہ را خصوصیات علیحدہ اند خصوصیات

یک طریقہ منافی خصوصیات طریقۂ دیگر نمے شوند۔ مثلاً
شاہانِ اُولوالعزم بہ وزرایان و امرایان و مصاحبانِ خود
زیورہاے بخشند و خلعتہاے پوشانند یکے را سرپیچ و
دیگرے را کنٹھی و ثالثے را دست بند و رابعے را ہار
ہمچنان یکے را دستار و دیگرے را شال و ثالثے را کمخواب
پس ہر یک در عطیہ سلطانی خود مستغرق و مفتخر این فخر
منافی یکدیگر نمے شود بلکہ شوکتہائے سلطانی را موجب
مے گردد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ قاسم خوان نعمتہاے
محمّدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم و کرامتہاے احمدی
صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ وصحبہٖ وسلم حضرت جنابِ مرتضوی رضی
اللہ تعالےٰ عنہ اند گروہے را بذکر لسانی امر فرمودند و گروہے
را بپاس انفاس و گروہے را بچشم و گروہے را بہ یدو گروہے
را بگوش امر فرمودند و ہمہ اُمتِ مرحومہ را در بحرِ ذکر و فکر
الٰہی غوطہ دادند و لاشئی محض گردانیدند لہٰذا کل طرق منسوب
بجناب ذاتِ حضرت مرتضوی رضے اللہ تعالیٰ عنہ شدند۔
طریقۂ حضراتِ نقشبندیہ رضے اللہ تعالےٰ عنہم با وجود وغیرہ یائے

حضرت ذاتِ مرتضوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کہ از واسطہ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ بحضرت بایزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ رسیدہ خصوصیاتِ دیگر دارد در حدیث
نبوی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وارد شدہ است
مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَصَبَبْتُہٗ فِیْ
صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ یعنی آن چیز کہ خدا تعالٰی در سینۂ من انداخت
تمام وکمال در سینۂ ابی بکرؓ انداختم پس توجہ ہمین ست
کہ از سینۂ مبارکِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در سینہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی
عنہ رسید سینہ بسینہ قلب بقلب روح بروح سِرّ
بسِرّ خفی بخفی اخفی باخفی نفسی بہ نفسی قالب بقالب
معیتِ یار بیار و اقربیتِ دلدار بدلدار و بین المحب والمحبوب
عقد استوار و ظہور محبوب بر در و دیوار و باطن خالی از
اغیار و گرفتاری بذات بحت کہ مقام حیرت ست و آشفتگی
مقام مراقبہ کمالات نبوت ۱۲
بمنشاء کمالاتِ رسالت کہ حیرت در حیرت ست و شکستگی
بمنشاء کمالاتِ اولوالعزم کہ ع حیرت اندر حیرت اندر حیرت ست
و ظہور عظمت و کبریائی بحقیقت کعبہ و کلامِ محب با محبوب

در حقیقت قرآن و کمال آشفتگی در حقیقت صلوٰۃ مورد
آں جنتِ بالاول و غوطہ زنی در معبودیت صرفہ و نسبت
در حقیقت ابراہیمی کہ انسیت خاص است و فروتنی در
حقیقت موسوی کہ محبت ذات است و غوطہ زنی در
بحر محمدی کہ محب و محبوب است ای ظاہر تو عاشق
و معشوق باطن است ... کہ ... بہ کو تو سا کشت
و نازپروری بذات احمدی کہ محبوب صرفہ است و فیض
یابی در حب صرفہ کہ مرکز دائرۂ احمد است صلی اللہ
تعالے علیہ و آلہ و صحبہ وسلم ذات الغیب ... راچہ یارا
کہ دم از لا تعین زند کہ ... تمام ... و ... و ... ان
... ما ہیچیان در اول وصف تو ماندہ ایم ... وصلی اللہ تعالیٰ
علی خیر خلقہٖ محمدٍ وّ آلہٖ و صحبہٖ اجمعین برحمتک
یا ارحم الراحمین ط

تمام شد رسالہ مست ناز

رسالہ موسوم

بہ

نسبت خاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ اے یار جانی و اے عاشق لاثانی اسمع بسمع القبول اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یحبہم ویحبونہٗ دوست میدارد اللہ تعالےٰ مارا و دوست میداریم ما اورا سبحانہ پس اللہ سبحانہ تعالےٰ نسبت محبت کہ بین المحب والمحبوب ثابت فرمودہ است حسنی ست عجیب و دولتی ست غریب ؎

نسبت آنچیزنیست گویم مدح او تا قیامت کم نگردد شرح او

نسبت محبت کہ درمیانِ خدا وحبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ثابت ست و درمیان رسولِ خدا و صحابہ کرام وآل عظام و پیر را با مرید و مرید را با پیر و پدر را با پسر و پسر را

با پدر و اُستاد را با شاگرد و شاگرد را با اُستاد و بادشاہ را با رعایا
و رعایا را با بادشاہ و خویش را با خویش و درویش را با
درویش و امیر را با امیر و فقیر را با فقیر کہ ثابت ست آحوالی
ست عجیب و غریب کہ صاحبش میداند و مے فہمد و در حجر
التذاذ مستغرق مے باشد کہ مخصوص بذاتِ اوست نہ بدیگری
این نہ آن دولتیست جسیم و نہ آن نعمتیست عظیم کہ از تحریر و
تقریر راست آید بمثالے واضح ولائح گردانیم گوش دار
وہوش را بر آن گمار شخصی از خورندۂ نبات لذتش را دریافت
ہرچہ بیان کند خلافِ آن لذت آید تاوقتیکہ نبات
در دہانش نہ اندازد از لذتش سیراب و شاداب نگردد
پس نسبتِ محبت ہمان لذت نبات ست تا پیر در
قلب مرید نہ اندازد مرید از لذتش سیراب و شاداب
نہ گردد سے نسبت آن چیست گویم مدحِ او کہ تا قیامت کم نہ گردد
شرح او کہ اللہ تعالیٰ اُمت مرحومہ را از نسبت محبت خاصِ خود سرفراز
فرمودہ در زمرہ دوستان خود دارد آمین یا ربَّ العٰلمین وصلی اللہ
تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین تمام شد رسالہ نسبت خاص

رسالہ موسوم

بہ

ناز و نیاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین بعدہ ای یار جانی و اے عاشق لاثانی بشنو بشنو کلمہ ثانی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ بشنو در بحر معنی مستغرق شو۔ معنی این ست بیت آی خدا تجکو خدائی سازوار ہے وہی گدا تجکو گدائی سازوار ہے خدائے یعنی وحدہ لا شریک لہ سزاوار خدائی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد سزاوار خدائی یعنی

مَلِیْکٌ مَالِکٌ مَولَی الْمَوَالِیْ　　لَہٗ وَصْفُ التَّکَبُّرِ وَالتَّعَالِیْ

اِلٰہُ الخلقِ مَولانا قدیمٌ وَموصوفٌ باَوصافِ الجلی

سزاوار خدائی یعنی اَللّٰہُ حَیٌّ اَللّٰہُ عَلِیمٌ اَللّٰہُ مُرِیدٌ

اَللّٰہُ قَدِیرٌ اَللّٰہُ سَمِیعٌ اَللّٰہُ بَصِیرٌ اَللّٰہُ کَلِیمٌ اَللّٰہُ

مُکَوِّنٌ سزاوار۔ خدا آے یعنی مستجمع جمیع صفاتِ کمالات

منزہ عن جمیع نقصانات سزاوار۔ خدا سے یعنی اَللّٰہُ رَازِقٌ

اَللّٰہُ نَاصِرٌ اَللّٰہُ حَافِظٌ اَللّٰہُ سَتَّارٌ سزاوار۔ خدائے یعنی

ذِکرِ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم

سزاوار۔ خدائے یعنی وَرَاءُ الوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءُ الوَرَاءِ ثُمَّ

وَرَاءُ الوَرَاءِ موافق فرمودہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

ے تیمارِ غریبان سبب ذِکرِ جمیل ست ؛ جانان مگر این قاعدہ

در شہرِ شما نیست ؛ سزاوار۔ بیت ای خدا آنکو خدائی ساز وار

وی گدا آنکو گدائی ساز وار ؛ خدائے یعنی وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ

لَہٗ بخدا سزاوار۔ گدائی یعنی عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ بحبیب

خدا صلعم سزاوار گدا چیزے ندارد ہر چہ دارد از محبوب و مطلوب

خود کہ مقابل اوست دارد پس ذاتِ محمدی صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحبہ وسلم مقابل لا تعین شدہ کمالاتِ ذاتی و شیونی

و صفاتی و اعتباری جذب نمود موافق فرمودہ مولانا رومی

رحمۃ اللہ علیہ سے جو دمیجوید گدایان وضعاف ٭ ہمچو خوبان کآئینہ جویند صاف ٭ جو د ذاتِ محبوب کہ وحدہٗ لاشریک لہٗ است گدایان ذاتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ضعفا مراد بہ عبدیتِ اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کہ عبدہٗ و رسولہٗ است ذاتِ وحدہٗ لاشریک لہٗ کہ جودِ مطلق ست عبدہٗ و رسولہٗ را رو بروئے خود کشیدہ کمالاتِ ذاتی و شیونی و صفاتی و اعتباری رابخشید پس گدائی مبدل بغنائی گردید **بیت** یارب تو کریمی و رسولِ تو کریم ٭ صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم ٭ **بیت** دِید حسن خویش با چشم شہود ٭ خود تجلی کرد در ملکِ وجود ٭ درینجا دقیقہ ایست شگرف کہ بر اہل نظر و فکر پوشیدہ نیست خوبرویان نازنیان آئینہ را رو بروے خود کشیدہ از چشم ظاہر بیش جمالِ خویش دیدہ آشفتگیہا و سوختگیہا پیدا مے کنند و میگویند انا محبوب وانا مطلوب پس اللہ تعالےٰ آئینہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم را رو بروے خود کشیدہ از چشم ظاہر بیش جمال خویش دیدہ فرمود اِنّی انا اللہ لا الٰہ الا انا

فَاعْبُدُونِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ونیز فرمود اَنَا الْمَوْجُوْدُ اَنَا الْمَحْبُوْبُ انا الْمَطْلُوْبُ انا الْمَقْصُوْدُ پس جمالِ محمّدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم عجب جمالیست عجیب وغریب کہ آئینہ داری جمالِ ایزدی میکند سبحان اللہ والحمد للہ والمنہ **بیت** ای ظاہر تو عاشق ومعشوق باطن ست ؛؛ روے ترا کہ دید بکوے تو ساکن است الٰہی این مسکین را وجمیع اُمتِ مرحومہ را از رویت جمال او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم محروم مگردان۔ چہ در دنیا وچہ در عقبیٰ بحرمت جمال او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ حَبِیْبِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **بیت** خیالِ روے تو در ہر طریق ہمرہِ ماست ؛؛ نسیم موئے تو پیوند جان آگہ ماست

؎ یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ ؛ مِنْ وَّجْھِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ ؛ لَا یُمْکِنُ الثَّنَآءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ؛ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ؛؛ وصلی الخ

قصّہ مختصر و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ محمد و
آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

تمام شد رسالہ یار و سار

رسالہ موسوم

بہ

زیر و بم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر
المرسلین محمد و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین اما بعد ای یار جانی
و اے عاشق لاثانی مولانا روم شیخ زمانی رحمۃ اللہ
علیہ فرماید ؎ سرّ پنہان ست اندر زیر و بم
فاش گر گویم جہان برہم زنم مراد شیخ رحمۃ اللہ علیہ از
زیر و بم واللہ اعلم لاکن در فہم قاصر فقیر کہ مے ریزند
شکراً للمعطی وا مینماید ؎ وحدت میں زیر و بم کے
یہ فرق مجاز ہے دیکھو ذرا تو غور سے کچھہ امتیاز ہے

مراد از زیر قلب شیخ بے نظیر ـ و مراد از بم قلب مبارک
جناب حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ
اجمعین ـ اے یار جانی و ای عاشق لاثانی ہر ما فوق بم و
ما تحت او زیر مثل اصل و فرع اصل بم و فرع زیر
اے یار جانی و ای عاشق لاثانی جمال محمدی صلی اللہ
علیہ و آلہ و صحبہ وسلم آئینہ داری جمال بیچونے و کمال
محبوبی مے کند درینجا لفظ زیر و بم را گنجایش نیست بلکہ
خلعت محب و محبوب بر قامت محبوب راست می آید
سبحان اللہ عجب آئینہ داری ست کہ دلدار را از چشم
اغیار مستور و محجوب داشتہ خود بخود بچشم ظاہر مشاہدہ
نمودہ حتے کہ از خلعت مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی
سرفراز شدہ مستغرق در بحر مشاہدۂ محبوب خارجی مطلوب
حقیقی ست بلا تشبیہ نہ مے بینی کہ آئینہ زید را از چشم کلّہ
بصر شدہ مے بیند و مے نازد و مے گوید ؎ مَنْ رَآنِیْ
فَقَدْ رَأَ الْحَقَّ ؛ بہر این گفت احمد مختار ؛ و غیر کہ در آئینہ
می بیند ظلی ست از ظلال محبوب نہ اصل محبوب و نہ
ذات محبوب سَنَّانَ مَا بَیْنَھُمَا آن وصل است

و این فصل چہ نسبت فصل را با وصل وصل وصل وصل ست فصل فصل۔ پس صحابہ و اہل بیت رضی اللہ تعالے عنہم ہر قدر کہ محبّت و نسبت بجمالِ محمّدیؐ صلی اللہ تعالے علیہ و آلہٖ وصحبہ وسلم داشتند ہمان قدر جمالِ ایزدی را مشاہدہ نمودند ہ مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَالْحَقَّ ؛ بھر این گفت احمدؐ مختار؛ آمدم بر سرِ مطلب ذات حضرت محمّدیؐ صلی اللہ تعالے علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بم۔ و ذات حضرت صدیق اکبرؓ رضی اللہ تعالے عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ بم۔ و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ زیر و ذات حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ بم۔ و ذات حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ زیر۔ و ذات حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ بم۔ و ذاتِ حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالے عنہ زیر۔ و ذاتِ حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ بم و ذات حضرت فاطمۃ الزہرا و ذاتِ حضرت امام حسنینؓ رضی اللہ تعالے عنہم زیر۔ و ذات حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالے عنہ بم۔ و ذات حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ زیر۔ و قس علی ہذا قلوبِ پیران بم و قلوبِ مریدان زیر۔

این نوبت دین محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تا روز قیامت قایم ودایم باشد وقتیکہ این نوبت بآخر رسد حکم از محبوب حقیقی ومطلوب تحقیقی باسرافیل خواہد رسید کہ ای اسرافیل این زمان واسطۂ روے محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در جہان نماند بدم صور را وجہان را برہم زن تا کہ روز قیامت قائم گردد پس بمجرد دمیدن صور تمام جہان تہ وبالا شدہ روز قیامت قائم خواہد شد ودر آن روز اکرام محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ونعمہاے سرمدی کہ بذات محمدی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم متعلق اند ہویدا وپیدا خواہند شد در آن زمان چشمہاے مردمان خیرہ شدہ در بحر تحیر غوطہ زدہ خواہند گفت سبحان اللہ والحمد للہ این چہ مراتب اند کہ مخصوص بذات محمدی صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اند

بیت

ہمہ انبیا در پناہ تو اند مقیم در بارگاہ تو اند

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِین

تمام شد رسالہ زیر وبم

رسالہ موسوم

بہ

برزخ محمدیؐ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علیٰ اھلھا اما بعد بیت قفلہا ئی ناکشادہ

ماندہ بود؛ ازدم انا فتحنا برکشود؛ خارج را در عدم راہ نیست

و عدم را نیز در خارج۔ کہ ہر دو ضد یکدیگر اند پس واسطہ باید کہ بین الضدین

رابطہ نماید الحمد للہ جمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم چہ خوش واسطہ آمد۔ کہ

برزخ گردید درین خارج و عدم خارج را بواسطہ آئینہ داری جمال خویش در عدم ظہوری رسانید

و عدم را نیز بواسطہ جمال خویش نمودی بود گردانید این چہ کرشمہ داریست کہ ضد را ضد در

رسانید و ظہور ہر دو را در ضد او باتمام رسانید باوجود امکانیت و عبدیت ظہور ربوبیت

را سببی و نمودی بود را ہستی بلاتشبیہ زید کہ در خارج موجود دست خواست کہ کمالات

خود را ظاہر نماید آئینہ را روبروی خود کشید جلوہ گری و نمود کمالات خویش را ظاہر نمود

پس آئینہ حادث و ممکن با وجود امکان ظہور کمالات زید را سببی اگر آئینہ نبودی ظہور کمالات

زید ہرگز نبودی پس جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اگر نبودی ظہور ربوبیت ہم نبودی

سہ قفلہائی ناکشادہ ماندہ بود؛ ازدم انا فتحنا برکشود؛ تمت

تمام شد جلد ثانی و پس آن آغاز جلد ثالث

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

الحمد للہ و المنۃ مجموعہ ملفوظات پیر و دستگیر روشن ضمیر سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت
محمد نعیم المعروف بہ مسکین شاہ صاحب قبلہ مدظلہ و عم فیضہ المسمّٰی بہ

طمانینۃ القلوب فی ذکر المحبوب

المعروف بنام تاریخی

لذات مسکین

۱۳۱۱ھ

جلد ثالث

مشتمل دوازدہ ارشادات مفصلۂ ذیل

خلافت نامہ جانشین	اجازت نامہ خلفاء	نصیحت خلفاء	نصیحت موجزہ خلافت
الہام اجازت	دعوت مسنون	مکتوبات	خصائص نقشبندیہ
تعلیم المریدین	خلافت نامہ	وصیت شیخ	سلب الامراض

کمینہ غلامان حضرت ایشان فقیر مسکین ابوطاہر محمد عبدالقادر غفرلہ بکمال التصحیح بقالب طبع رسانید

در مطبع ابوالعلائی حیدرآباد دکن طبع شد
۱۳۱۲ھ

خلافت نامۂ جانشین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین محمدٍ
وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔ بعد حمد و صلوٰۃ میگوید فقیر حقیر بمقتضائے
الولد سر لابیہٖ فرزندی و نور چشمی غلام محمد المعروف بہ خیراتی میاں
مرآت اسرار فقیر ہر چہ کہ از افضالِ الٰہی و تصدق پیرانِ سرمدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہم از واردات و واقعات و دیگر حالات کہ ظاہر فقیر
متحلی و باطن فقیر متجلی آئینہ داری بادست باوجود این مراتب سلوک خواجگان
نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم از ابتدا تا انتہا طی نمود حتی کہ مراقبہ احدیت
کہ از قلب تا بقالب ست بہ جریان اسم ذات مسرور و از کدورات
بشری دور بعدہ دامنگیر حال ولایت ظلال کہ مسمی بولایت اولیا و ولایت

صغری و ولایت ظلیہ است معیت او تعالی با خود و با ہر ذرات ممکنات مرغوب با جمعیت خاطر با حضور و آگاہی احوالش بیخودی و بیہوشی استغراق و اضمحلال از سیر آفاقی و سیر انفسی سیراب بعد ازان در ولایت کبری کہ مسمی بولایت انبیا و ولایت اصلیہ کنایت از مراقبۂ اقربیت و مراقبات ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر ست اوشان را سیر افتاد بفضلہ تعالی فنا و بقای آنجا را حاصل نمودہ کہ فناء الفناست بفناء انا مشرف گردید بعد ازان سیر در ولایت علیا کہ ولایت ملائکہ اعلی ست و عبارت از مراقبہ اسم باطن ست افتاد و نیز باطن از انوار اسم باطن چنان متجلی گشت کہ ظاہر در بحر مستغرق گردید بعد ازان از فیض مراقبۂ کمالاتِ نبوت کہ مراقبۂ ذاتِ بحت ست فیضیاب شد و بقدر استعداد او دریبنا چشم حیرت کشود بعد ازان از مراقبہ کمالاتِ رسالت و از مراقبہ کمالات اولو العزم صاحب جزم شدہ بایمان حقیقی و تحقیقی متجلی و از ظلمت شرع متجلی شد بعد ازان از مراقباتِ حقایق الہیہ کہ عبارت از مراقبہ حقیقتِ کعبہ و از مراقبہ حقیقت قرآن و از مراقبہ حقیقتِ صلوۃ و از مراقبہ معبودیت صرفہ است سرفراز شدہ از دوسہ انوار کہ در حقایق الہیہ مبدا فیض ست و مورد فیض ہیئت وحدانی کہ مجموعہ لطائف عشرۂ عاشق لاثانی ست دریناب بقدر استعداد خویش فیضیاب اللہم زد فی احوا

واعمالہ بحرمۃ حبیبک وآلہ وصحبہ بعد ازان در حقائق انبیا
کہ عبارت از حقیقت ابراھیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت
احمدی تا مرتبہ لاتعین ہمہ مراتبات خاص و مقامات اختصاص بذات ستودہ
صفات ذات محمدی و احمدی مشرف شد حتی کہ مدہوش در عین ہوش
در حقیقت محمدی کہ محب و محبوب خود ست بیہوش بودند کہ ندا از الجلیل
الی البیت الجلیل کہ نمایش از حضرت خلیل است بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
مرا در منزل جانان چہ امن و عیش چون ہر دم ٭ جرس فریاد میدارد کہ بربندید
محملہا ٭ داد ند ہمراہ فقیر از طواف بیت العتیق و زیارت مبارک روضہ
شریف نبی شفیق صلی اللہ تعالی علیہ آلہ وصحبہ وسلم مشرف شدہ بسعادت
قدمبوسی ثمرہ شجرہ نقشبندیہ چراغ خاندان مجددیہ موافق ارشاد حضرت
مولانا رومی قدس سرہ ع بایزید اکعبہ را دریافتی ٭ صد بجا دعز و صد
فریافتی ٭ عمرہ کردی عمر باقی یافتی ۔ صاف گشتی بر صفا شتافتی ۔ لیس
مثلہ فی ھذا الزمان و فیضہ عام فی الجہات الاربعۃ
فانی فی ذات الغنی اعنی حضرت خواجہ عبد الغنی ادام اللہ
ظلالہم علی روس الخادمین مشرف شد از سمع تقریر مقامات نقشبندیہ واز
تفسیر منازلات مجددیہ خوشحال بر حال فرزندی و ارجمندی
عنایت بلیغ فرمودہ از اشراق باطن دریافت فرمودہ از سبق مراقبہ حقیقت

احمدی سرفراز فرمودہ علم الف احمدی را کہ عبارت از محبوبیت ذات ست در دل فرزندی ارجمندی نصب فرمودند موافق فرمودۂ حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ ؎ نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست * چکنم حرف دگر یاد نداد استادم فقیرزادہ را نزدیک خود طلبیدہ دست مبارک خود ہمچون ید بیضای موسوی از گریبان عالیشان بر آوردہ بر سینۂ بی کینہ گردانیدند و از دم عیسوی نیز مشرف فرمودہ نوعی اجازت طریقہ ارشاد فرمودند و باد بوقت رخصت ؎ ایام نوبہار گل از بوستان جدا یارب مباد ہیچکس از دوستان جدا۔ از دستِ مبارک خود پیالۂ چائے طیار فرمودہ بمقتضائے حدیثِ شریف سؤر المؤمن شفاء لب مبارک خود رسانیدہ دو آسے ملل معنوی فرمودہ بفقیر حقیر ارشاد فرمودند۔ کہ این پیالہ بہ شاہصاحب خرد بدہید پس فقیرزادہ از نہایت سرور و فرح از خود رفتہ باہستی خود در پیالہ غوطہ زدہ معروضہ داشت ؎ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم * اے بیخبر ز لذتِ شرب مدام ما ونیز از کمال محبت و شفقت ارشاد فرمودند کہ من دولتِ خود را بفرزند تو بخشیدم و در حفظ اللہ سپردم۔ فقیر بعرض رسانید کہ امیدوار این دولت فقیر بود الحمد للہ کہ فقیرزادہ بآن سرفراز شد زہے کرامت

وسعادت پس از قدمبوسی تمام و رنجیدگی تام فقیر دلگیر از شہ بے نظیر
سے الوداع اے مایۂ جان الوداع ؛ الوداع اے شاہ عرفان الوداع
رخصت شدہ نظر بر قدم و قدم بر عدم چشم پرنم رخ بطرف بیت اللہ
نمودہ مانند صبا صحرا نوردی کردہ داخل کعبۂ صوری و معنوی گردید کہ ندائے
غیب الغیب در گوش ہوش رسید سے بانگ می آید کہ اے طالب بیا ؛
جود محتاج گدایان چون گدا ؛ جو دمیجوید گدایان وضعاف ؛ ہمچو
خوبان کائنہ جوید صاف ؛ فیض مراقبہ حُبّ صرفہ و مراقبہ لاتعیّن
بر ہیئت وحدانی فرزندی وارجمندی ریختند از حضیض تعیّن
بردہ باوج لاتعیّن رسانیدند و سرفراز فرمودند ہم الفال و
ملبقی الحال وکل لسانی علیہ لاال پس فقیر حقیر فرزند ارجمند
کمر بند قناعت برکمر بستہ دستار کرامت بر سر نہادہ خرقۂ زہد و
عبادت در بر پوشانیدہ جانشین خود کہ ظاہراً جائے فقیر و باطناً
جائے پیران روشن ضمیر است گردانید باوجود اجازت
حضرت خواجہ اجازت خود را نور علے نور دانستہ اجازت
طریقۂ نقشبندیہ و قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و کبرویہ
مثل اجازت فقیر کہ از پیر دستگیر خود رسیدہ دادہ بخدا و بدوستان
خدا سپردم اللّٰہم اجعلہ ہادیًا و مہدیًا و مستقیمًا علی الشریعۃ

المصطفویہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم آمین یارب العالمین ویاخیر الناصرین ط

پس آنانکہ دامنگیر فقیر ہستند و نسبت باطن خود را موافق استعداد خود میدارند و از حضور و آگاہی طریقہ آگاہ ہستند - آگاہ باشند کہ محافظت نسبت خود در محبت فرزندی موجب ارجمندی دانند مبادا فتور محبت سرایت در نسبت کند و غیرت ایزدی جوش زند اللہم احفظہم عن ہذا البلاء العظیم واہدہم الصراط المستقیم - و آنانکہ نابینا اند از مبحث خارج اند عدم و وجود شان در محبت برابرست و آنکہ طالب خداست بقبول دل اخذ طریقہ ازو نماید و مقامات موصوفہ را بواسطہ شان حاصل سازد وصلے اللہ تعالی علے خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

شاہ مسکین ۱۲۵۶

اجازت نامۂ خلفا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہ بدانید و بفہمید کہ

مراقبۂ احدیت و مراقبۂ معیت و لایت اولیاء اللہ رحمتہ اللہ تعالی
علیہم است صاحب این و لایت نہ از ذات خود اثری و نہ از
دیگر خبری دارد لہذا صاحب این مقام لازم بیدنہ ۞ متعدی و لایت
کبری کہ و لایت انبیاء است علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام کنایت
از مراقبۂ اقربیت و مراقبۂ محبت است صاحب این و لایت
از خود اثری و از غیر خبرے دارد لہذا متعدی است کہ فیضش بدیگر
سرایت می کند مانند آبِ صاف کہ در کلوخ بی جان سرایت
می کند و رگ و ریشہ اش را زندہ و تر و تازہ می گرداند طالب
بے جان از دم عیسویش زندہ می شود و می گوید ہذا پدر حقیقی کہ از برکت
نفوسش زندگئی ابد الآباد یافتم ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ۞ پس این صوفیانِ صاف دل
از مراقبۂ اقربیت عروج نمودہ بمقامات فوق نیز رسیدہ اند
حضور و آگاہی و طمانینت و سکینت و نسبت خاص کہ خاصۂ خاندان
عالیشانِ حضراتِ نقشبندیہ رضوان اللہ تعالی علیہم است بقدر
استعداد خویش نقد وقت می دارند لہذا فقیر ایشان را اجازت
طریقہ دادہ بار خلافت بر سر ایشان نہادہ بخدا و حبیب
خدا سپردہ جبین نیاز بہ سجدات شکر خدا و حبیب خدا صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

سائیدہ بہ عجز تمام عرض می سازد و سپردم تنبو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را۔ آلٰہی بحرمت حبیب تو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ سلّم استقامت بر شریعت و کرامت بر طریقت عطا فرما آمین ثم آمین ط

نصیحت خلفا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بعدہٗ اے صوفیانِ عالیمقام وائے محبانِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ سلم بر سر شما بارِ خلافت و تاجِ اجازت کہ نہادہ شد عجب نعمتیست عظیم و کرامتیست از خدائے کریم مقامِ ارشاد و تکمیل از مقامہائے و مراتب ہائے انبیا صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین است ہر کرا از امتانِ شان بہ تبعیت و بہ وراثت باین دولتِ عظمی بنوازند بنوازند لیں این تاج بخشی کہ از پیرانِ ما رحمہم اللہ تعالیٰ بما رسیدہ است سروری سرمدی ست و فخر دنیوی بمصداق حدیث نبوی

صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کہ اَلْفَقْرُ فَخْرِی لیکن محکوم
صاحب این تاج لشکر ہائے عظیمہ و کرامت ہائے جسیمہ اند
لازم کہ صاحب این تاج محبّ این افواج باشد فوجِ
اوّل زہد و فوجِ دوم تقوی و فوجِ سوم ورع و فوجِ چہارم
ریاضت و فوجِ پنجم صبر و فوج ششم قناعت و فوج ہفتم
توکل و فوج ہشتم رضا و فوج نہم تسلیم بر ہر دیار کہ عبور
کنند ہمہ ہا فرمانبردار او باشند و سرِ نیاز زیر قدم او می
نہند حتّی کہ اہلِ قبور باشند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعْمَائِہٖ و
اِحْسَانِہٖ ۔ اے خدا قربانِ احسانت شوم ؎
این چہ احسانت کہ قربانت شوم ٭ اے صوفیانِ صاف
و اے صاحبانِ ذی اوصاف این بارِ گران کہ بر سرِ شما
نہادہ شدہ امر سرسری نیست مبادا کہ از فریب ہائے
شیطانی و از مکرہائے نفسانی قبائے فرحت و عبائے
شوکت بر جان و تن بپوشید خود را در خسارت
و قباحت ابدی اندازید ع ۔ اے روشنیٔ طبع تو بر من
بلاشدی ؎ ہر خلعتی کہ می پوشانند و ہر نعمتی کہ می بخشند بہ
فنائے تام می بخشند تا فانی نشوی بہ بقائے ابدی نرسی ؎

فانی شدم بیار و بقا ہم نصیب شد؛ شکر خدا کہ یار بما ہم قریب شد؛ اے صوفی صاف پیری کہ پا از دائرۂ عزیمت بیرون نہاد یقین کہ مریدش از دائرۂ مباح افتاد حالِ مُرید و بال پیر مقبول سُبحانی حضرت شیخ مُجدّد الفِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند مُرید را مانندِ شیر و ببر باید تصور ید پیر در بحرِ وحدت مستغرق و مُرید در بحرِ غیریت مبادا غیریت مُرید بر پیر غالب آمدہ از مرتبۂ پیرے فرو اندازد اے صوفی صاف پیر کہ فیضش در رگ و ریشۂ مُرید می رسد خدا انخواستہ معاملہ بالعکس گردد۔ در مقابلۂ مُرید خباثت و دنائت مُرید در پیر اثر کند۔ و پیر مثل مُرید سرگردان باشد عیاذاً باللہ مِن ھٰذا البلاءِ۔ شخصے از دوست خود کہ بہ نانِ شبینہ محتاج بود و بفضل ایزدی بمرتبۂ بادشاہی رسیدہ پرسید۔ کیف حالکم۔ گفت در ان زمان فکرِ جانی۔ و درین زمان تشویش جہانی۔ پس شیخی امر سرسری نیست تصرف نفس و شیطان از حد زیادہ ہمیشہ قابو جو می باشند۔ وقتے

گردد کہ برگردنِ شان نشستہ در قعرِ دو رخ اند ازند۔
لازم و ضرور بر این صاحبان کہ ہر زمان و ہر آن لرزان
و ترسان باشند۔ و امداد از ارواحِ پیران کبار
رحمہم اللہ تعالیٰ جویان باشند۔ مبادا کہ از صراط المستقیم
بگردند۔ و در خسارت ابدی افتند۔ الٰہی این صوفیان
صاف را در پناہ تو دادم۔ و بتو سپردم۔ بحرمت
حبیب خود در حفظ و امانِ خود دار۔ بحرمتہ النبی
و آلہ الامجاد ۵ سپردم بتو مایۂ خویش را، تو دانی
حسابِ کم و بیش را ۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ
خیرِ خلقہٖ محمدٍ و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین

نصیحت موجزہ خلافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و
آلہٖ و اصحابہٖ المجتبیٰ بعدہٗ عزیزان و محبان
کہ از فقیر مجاز طریقہ شدہ اند بر خود و اجب و لازم
گیرند صبر و توکل و رضا و تسلیم و خلوص لیکن خلوص بغیر

ذکرِ کثیر و بغیر رابطۂ شیخ کبیر حاصل نمی شود و بغیر حصولِ خلوص سُرخروئے پیشِ محبوبِ حقیقے غیر تحقیقی اللہ تعالیٰ استقامت بر شریعت و محبّت بر پیرانِ طریقت عطا فرماید آمین

یا ربّ العالمین

الہامِ اجازت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ ربّ العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین محمدٍ و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین

بعدہٗ۔ بدانید و بفہمید کہ فقیر در میان دادنِ اجازتِ طریقہ در میان نیست الہامات کثیرہ و اشاراتِ لطیفہ از پیرانِ ما رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرسند کہ بہ صوفیا نیکہ در بحرِ وحدت غرق اند اجازتِ طریقہ دادہ انہارِ فیض از ایشان جاری کنانیدہ آفاق را سرسبز و شاداب گردان۔ لہٰذا اتباعاً لِلامر ایشان را اجازتِ طریقہ دادہ خود را از میان کشیدہ بخدا سپردم۔ فارغ البال گشتنم فقط۔

دعوتِ مسنون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و آلہ و اصحابہ المجتبیٰ بعدہ از محبان و منتسبان و دوستان فقیر التجا اینکہ للہ و باللہ در دعوتِ فقیر لحاظ این امور ضرور اوّل تیاریش از کسب حلال بود و الّا صرف از کسب حرام نباشد ثانیاً خریدی گوشت از قصابِ مسلمان بہ ہیئتیکہ گوشت را از اشیائے حرام مثل غدود و خون و صلب کہ مسمی بحرام مغز است و از پتہ و از مثانہ یعنے پھکنہ و از ذکر و فرج و از انثیین یعنے زیرین و از دُبر یعنے جائے پاخانہ و از چرب انتڑی کہ آنرا قصاب خوب میدانند صاف و پاک کنانیدہ بخرند و از سکینِ خون آلودہ ذبح نہ کنند یعنے بغیر شستنِ سکین ذبح نہ کنند و بدانند کہ اکثر قصاب در گوشتِ قلیہ اشیار حرام مثلِ غدود و چرب انتڑی وغیرہ شریک می کنند و صاحبِ قلیہ موجب ازدیاد قلیہ دانستہ ۔ مشکور قصاب شدہ نیک میدانند و نمیدانند کہ

ازان ہمہ قلیہ حرام میگردد و ثالثًا مروّج سُرخ و یا سبز
در قلیہ نیاندازند ازین عذر طبعی است نہ شرعی
ویا زرد چوب یعنے ہلدے بازاری کہ در سرگین
میپزد در قلیہ نیندازند پس از آب دہ در دہ
پخت و پز شود فبھا و اِلّا از آب چاہے کہ در و
احتیاط شرعی باشد مضائقہ ندارد و صاحبانِ پخت
و پز بوقت پخت و پز اگر بحاجت بشری روند
یا بینی افشانند ویا حقہ کشند و یا سر و پا را و
یا جائے دیگر را بخراشند بغیر شستنِ دست
در کار پخت و پز شریک نشوند و در خانہ کہ
ماکیان یعنے مرغیان باشند و آمد و رفت سگ
نیز بود پس احتیاط پخت و پز در انجا مشکل
اکثر مردمان سبوچہ یعنے لوٹہ در جائے ناپاک
می نہند و از ہمان لوٹہ آب گرفتہ در پخت و
پز می اندازند و نمے دانند کہ ازین عمل تمام
آب نجس شدہ طعام را نجس میگردانند حتّٰے کہ
باطن خورندہ را تباہ و سیاہ کردہ جزوِ بدن شدہ

بر ظاہرش غالب آمدہ ظلمت بر ظلمت می افزاید
کہ تدارک آن غیر ممکن بیت فریاد حافظ این
ہمہ آخر بھرزہ نیست ہم قصہ غریب و حدیث
عجیب ہست در صورت عدم اعتباط برتقصیر
رحم فرمودہ آزان دعوت معاف دارند حشرکم اللہ
خیر جزاء ط

مکتوبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب اول بحضرت عبد الرشید صاحب صاحبزادہ
امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بیان
آنکہ ثمرہ فیض در مراقبہ معیت قالب و نور لطیفہ نفس مائی حیاض است
الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علے
محمد لا نبی بعدہ بعد حمد و صلوٰۃ و تحیات بخدمت
حاشیہ بوسان بساطِ فیض مناط حقایق و معارف
آگاہ عالم ربانی عارف سبحانی سراپا مجمع رموز و
اسرار رحمانی فیض بخش از کنوز خواجہ احرار و مجددِ
الفِ ثانی رضی اللہ تعالی عنہ صاحب مقامِ تجرید

حضرت عبد الرشید صاحب سلمہ اللہ تعالی علی رؤس الخادمین
وزادفیضہ فی العالمین بعد تسلیمات وکورنشات معروضہ
اینکہ للہ الحمد خادم تاحین معروضہ قرین صحت و عافیت وبرائے
صحت و سلامتی آن ذات بابرکات سروعا بجناب
او تعالی سودہ میباشد عنایت نامہ عالی در بہترین زمان
وخوشترین آوان شرف صدور یافتہ سرافتخار خادم
را بعالم بالا رسانید زہے قسمتے وخوشا نعمتے کہ خادمان
دور افتادگان را بحاشیہ خیال نزدیک فرمودہ
یاد فرماشند آنچہ بہ تحریر ارشاد فرمودہ اند کہ در رسالہ
خود مورد فیض در مراقبہ معیت قالب را نوشتہ اند
ورنگ لطیفہ نفس مائل بہ بیاض تحریر نمودہ ہمچنین مگر از حضرت امام
ربانی رحمتہ اللہ علیہ تاحال ہمہ بزرگان این طریقہ
در س یک دیگر کہ سلوک رسیدہ است از روے آن
مورد فیض در مراقبہ معیت قلب یعنے دل معلوم
میشود و نور لطیفہ نفس بے کیف و ہمین طور دست
بدست ارشاد شدہ آمدہ است و در طریقہ خلاف حضرت
مجدد نمودن باعث تبدیل طریقہ است و نامرضی اکابر

لهذا التماس دارد که اگر رساله خود را به رساله جد امجد فقیر و شاه رؤف احمد صاحب رحمة الله علیهما که نزد آن شفیق باشد مقابله نموده هر چه که خلاف آن رساله که موافق احوال حضرت مجدد است موافق نمایند نور علی نور است و باعث استقامت طریقه است مخدوما این خادم سر مو خلاف طریقه نمیخواهد حتی المقدور خود را از پیروان قیوم ربانی قطب سبحانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه میدارد و پس در صدورت مخالفت صورت فنا را هم بظهور بهمرسانید و فیوض تجددی از لجه بطون بساحل ظهور جلوه گر نشیند در [illegible] اتوجه آن عالی جناب و خوشنودی ارواح [illegible] اکابر رضی الله تعالی عنهم فیض مجددی در این [illegible] مثل باران نیسانی بارد و تشنگان عطش عشق را سیراب می سازد [illegible] مکتوبات شریف که حرز جان [illegible] نموده کسے جا بمورد فیض در مراقبه معیت [illegible] رانیافت و عبارت رساله حضرت ابو سعید صاحب قبله رحمة الله علیه همین است و علامت رسیدن

ف
ورود فیض مراقبه
معیت

قلب در دائرۂ ولایت صغرے آنست کہ توجہ فوق مضمحل شدہ احاطۂ شش جہت میفرماید و معیت بیچون حضرت حق سبحانہ تعالی را بادراک بیچون محیط خود و محیط ہمہ عالم می بیند ازینجا مفہوم میگردد کہ در مراقبہ احدیت قلب اصل و قالب فرع و در مراقبہ معیت بالعکس ہرچہ بقلب میرسد بطفیل قالب میرسد پس خوبی قالب راچہ تشریح و بدکہ از تقریر و تحریر بیرونست خوبی قالب است کہ تاج الصلوٰۃ معراج المومنین را برسر نہادہ و کلہ بصر گردیدہ خلعت رویت اخروی را در برگرفتہ اصل عالم کبیر ہمین است کہ بر منصہ خلافت ظہور فرمودہ و عبارت رسالہ حضرت رؤف احمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہمین است بدانند کہ درین مقام مراقبہ معیت میکنند وھو معکم اینما کنتم۔ یعنی مفہوم این در لحاظ داشتہ کہ حق سبحانہ تعالی باماست معیت او بھر لطیفۂ ماست و بھر موئے جسم ما بلکہ بھر ذرہ از ذرات جہان متوجہ میشوند و ذکر اسم ذات

ونفی و اثبات بلحاظ معیت میکنند معیت حق با خلق از نص
ثابت است امّا علما معیت علمی گویند و صوفیه معیت
ذاتی درین تردّد و تشکّک نباید افتاد و همین لحاظ باید
کرد که حق تعالی با ماست آنچه معیت سزاوار اوست
و نصِ قرآنی بر آن ناطق است ازین عبارت مورد
فیض در مراقبۂ معیت قالب بلکه تمام ممکنات مفهوم میگردد
چرا که معیت عام و مورد فیض خاص متصور نمیگردد بلکه خلاف
نصّ قرآنی در ضمنِ آن معانی ظاهر میگردد خادم نورِ لطیفۂ
نفس که مایل به بیاض نوشته است آن لطیفۂ نفس از اجزای
قالب است که منشاء فیض آن نیز مراقبۂ معیت است
بعدِ تزکیه و تصفیه قابلیتے پیدا میکند که موردِ فیضِ مراقبۂ
اقربیت گردد در آن زمان به بے کیفی تعلق وارد و از
ابتدا رو به وسط آرد خادم رسالہ که نوشته است نا بر
مبتد یان انطریقه پس تحریر و تقریر که در آن واقع
شده باحوالِ مبتد یان مناسب دانسته علاوه برین
خادم از پیرِ دستگیر خود یعنے حضرت شاه سعد اللہ صاحب قبلہ
رحمۃ اللہ علیہ وقدّس سرّه العزیز که با وجودِ اراده و مریدی

نور لطیفۂ نفس

از قطب الاقطاب و فرد الافراد حضرت غلام علیشاہ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ تربیت یافتہ حضرت جد امجد آن عالیجناب بودند فیض مراقبہ معیت برقالب ارشاد یافتہ است من بعد ہر چہ حکم آن جناب عالی باشد بالراس والعین عمل کردہ می آید بندہ را چہ عذر کہ بغیر از بندگی چارہ ندارد ؎ چہ کند بندہ کہ گردن نہ نہد فرمان را ؎ چہ کند گوئے کہ عاجز نشود چوگان را ؛ زیادہ آفتاب فیض بر مفارق خادمان علی الدوام تابان باد بحرمت النبی وآلہ الامجاد ؂

مکتوب دوم

بعزیزی صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنی احسان

بعد حمد و صلوٰۃ روشن ضمیر وحدت تنویر باد استفسار از فقیر حقیر فرمودہ بودند سوال آنچہ در معنی احسان وارد است کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک پس حقیقت رویت او تعالیٰ درین عالم چیست جواب مخدوما مکرما این امر احوالی است نہ اقوالی کہ از تحریر و تقریر است آید

چکند و چه گوید که محبوب بیچون و محب باچون چون آن را به بیچون راه نیست مگر از راهِ محبت و عشق بیت
عشق بازی میکنم با او مدام ز آنکہ یافت آدم از طفیلِ عشق نام ؛ عشق است که حضرت آدم را خلیفۃ اللہ و حضرت ابراہیم را خلیل اللہ و حضرت موسیٰ را کلیم اللہ گردانید علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام عشق است که حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و صحبہ و سلّم را حبیب اللہ گردانید عشق است که حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ را کسوتِ ما اعظم شانی پوشانید عشق است که حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ را محبوب سبحانی گردانید۔ عشق است که سالک را از خود میرباید عشق است که طالب را به مطلوب میرساند عشق است که محبوب را در نظرِ محب جلوه گر گردانید بیت عشق آن چیز است گو یم مدح او کز تا قیامت کم نگر و شرح او پس صاحبانِ حال از حالِ خود و قیل و قال نموده اند که فرموده اند ابیات۔ امروز چون جمالِ تو بے پرده ظاہر است

در حیرتم که وعدهٔ فردا برائے چیست * دیدہ بکشا و جمال یار بین * ہر طرف ہر سو رخِ دلدار بین * دیدہ غیرِ ترا نمی بیند * یک قسم صد قسم ہزار قسم ہر کہ زین دیدہ درین دیدہ ندید * دیدہ اش کور ز غفلت ہمہ او بود نہ دید * پس مرتبۂ احسان کہ مشاہدہ رحمان است بہ دوستانِ عالی شان حاصل است دیگر آن کہ رکن ایمان دو اند یکے وحدانیت محبوبِ حقیقی و دیگر رسالتِ ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم پس بجز دیدار جمال محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم مشاہدہ کمال احدی کس ندیدہ و آن رہینت مرتبۂ احسان شدہ بہ اقصائے مراتب قرب می رسند۔ لہذا کسی بعد انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام بمراتبات و مقامات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نمیرسد۔ پس از زمان محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کہ در شانِ او خیر القرون وارد است تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم از ظلِ آن مرتبہ بمرتبہ احسان و تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم در زمان ثانی مستغرق در ظل ثانی ہمچنان کہ

زمانہ امتداد کشید ظلال متعدد گردید پس ہر درویش
موافق استعداد خویش در بحر مرتبہ احسان مستغرق و مستہلک
اللّٰہم اجعلنا من محبی ہذہ الکبراء و النجباء ہرچہ
از پیران کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسیدہ بود تحریر
و تقریر نمودہ و اللہ اعلم بحقیقت الحال زیادہ محبت

مکتوب سیوم

بمریدی صدور یافتہ در ترغیب و تحریص بر پاس انفاس
و عدم غفلت از باطن کہ کار این است و باقی ہمہ ہیچ و نیز
در بیان کیفیت نزول برق لامع ۔
برادر عزیز و افر تمیز سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد سلام و دعائے
فقیر خستہ ترین انام کہ قبولش لا کلام است معائنہ
و مکاشفہ نماید بیت پاس دار انفاس اے مرد خرد
تا ترا این قافلہ منزل برد یعنے بہ منزل مقصود کنایت
از فنا فی الرسول و فنا فی اللہ و بقا باللہ کہ در سیر ہر بنی آدم
موجود است بغیر این قافلہ و بغیر تشبث دامان سالار
قافلہ کہ شیخ است نمیرسد ۔ امید کہ جوارح ظاہر را بانصرام
امور ظاہر کہ متعلق بہ صوم و صلوٰۃ است واگذرانند و باطن

را در بحر احدیت صرفہ و مجردہ غوطہ زن دارند حتیٰ کہ خبرے
و اثرے بہ ظاہر نرسد ظاہر منکر و باطن متقبل این مشغولی
بہ خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مختص است کہ بالبطن
بطون تعلق دارد بہ مصداق این شعر بیت میان عاشق و
معشوق رمزیست ؎ کراماً کاتبین را ہم خبر نیست ؎ و
نیز مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ میفرماید بیت ؎
غیر نطق و غیر ایما و سجل صد ہزاران ترجمہ خیزد ز دل
ہرگز غفلت را بسر مو دخل نہ دہند حضور و آگاہی کہ خاصہ
پیران طریقہ ماست از دست نگذارند بلکہ آن را
نصب عین دارند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ
قربت محبوب حقیقی باد بحرمت النبی و آلہ الامجاد برق
لامع کہ از مدت در از بزیارت فقرا و غربا امت مرحومہ
طامع بود یکایک در موہنج دو زدہ بوقت شب کہ
فقیر ہنوز خواب آمادہ بود تنزول نمودہ از ملاقات
جسمانی مشرف شدہ مسرور و مبرور رفت الحمد للہ
علیٰ ذالک کہ ہنوز وقت موعود نرسیدہ بود بمصداق
فرمودہ حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید

رحمتہ اللہ علیہ کہ زندگی صوفی غنیمت است ہم او را و ہم
منتسبانِ او را او را باین وجہ کہ محبوبِ حقیقی او بیچون
و بے چگونہ و بے انتہا و بے نمونہ است شاید وقتی برسد
کہ از مقام قرب او عروجی واقع شود قرب در قرب وصال
در وصال حاصل در آید و منتسبان او کہ رابطہ فیض بواسطہ
او دارند از زندگی او خوشحال و فارغ البال اند زیادہ

نسبت باطن زیادہ بحرمتِ حبیب رب العبادہ

مکتوب چہارم

بہ غلام محمد تعلقدار مرید حضرت ایشان صدور یافتہ بجواب
استفسار در بیانِ معنی اینما کنتم

بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ دعواتِ ترقی عمر و درجات واضح
و لائح باد خط مرسلہ رسید و از مضمون خود کہ مملو باسرار
محبوب بود آگاہی بخشید سرور بر سرور و فرحت
بر فرحت افزود عزیزا نوشتہ بودند اللہ تعالیٰ
با ماست چنان کہ بشان او سزا وار است اینمعنے اللہ معکم
است و معنی اینما کنتم را چہ باید تصور بد بد انید و
بفہمید کہ اللہ معکم اجمالیست و اینما کنتم

تفصیل و نیز اَللّٰہُ مَعَکُم مرکزیت وَ اَیْنَمَا کُنْتُم وارِد
آنست پس معنی مذکور ہر دو را شمول لیکن در جملہ اول
بطریق اجمال و در جملۂ ثانی بطریق تفصیل و اکمال و نیز آہ و نالہ
و ذوق و شوق بیخودی و بے ہوشی استغراق و اضمحلال صیحہ
و جد و تواجد سوختگی و نابودگی و برہم زدگی ذات
و صفات و دیدار یار در اغیار بقول حافظ شیرازی
رحمتہ اللّٰہ علیہ بیت ما در پیالہ عکس رخ دیدہ ایم
اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما این ہمہ از لوازمات
و تاثیرات اَیْنَمَا کُنْتُم است لاسیما و قتیکہ
عاشق زار گوہر موجودیت خود را نثار یار گردانیدہ در بحر
بود در بود و محبوب در محبوب مستغرق و مستہلک
بود کہ بخطاب وَ ھُوَ مَعَکُم مخاطب گردد بدیں
بحر و استماع ھٰذَا النِّدَاءِ قبائے فرحت و عبائے
حیرت را بر قامت خود دریدہ بود کہ ندائے ثانی کہ
اَیْنَمَا کُنْتُم از محبوب لا ثانی بگوش عاشق فانی رسید
بیچارہ غریب از خود رفتہ و در آتش عشق سوختہ
خطابِ کُن رُّ اگم نمودہ از مرتبہ وحدت شہودی نزول

گرده در بحر وحدت وجودی غوطه زده بحیرت تام دران
مقام بنبیندهٔ وحدت در کثرت و دانندهٔ تنزیه و تشبیه
گردیع مترنم بترانه وحدت است که باین اشعار می سراید

ابیات

زساز مطرب پرسوز این رسید بگوشکه چوب و تار و صدا زمن تن همه اوست
دیدهٔ غیر نرانمی نمیبیندیک قسم صد قسم هزار قسم
دیده بکشاو جمال یار بینهر طرف هر سوانح دلدار بین

اکثر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالے علیہم ثمر خوار شجرۂ
وحدت اند که نتیجه اَیْنَمَا کُنْتُمْ است چنان که
بعضے بقول لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰه قایل اند۔
و بعضے بقول اَنَا الْحَق کنایت از جبهٔ ذات
ممکن است که لا ذات است بلکه عرض است و ذات
محبوب را لایق که ثبات از وست پس قول۔
لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللّٰه بطریق اولی اصدق
و انسب و اشاره از قول اَنَا الْحَق یعنے
اَنَا مُمْکِنٌ لَا مَوْجُوْدٌ بَلْ فَانٍ وحق موجود است
مطلوب و محبوب پس قولِ اَنَا الْحَق برحق

و احوال اَیْنَمَا کُنْتُمْ را چه بر نگارد بالفرض اگر عمر حضرت نوح علی نبینا و علیه السلام یابد از عہدہ عشر عشیر آن بیرون نیاید این آن مقام است که مخبرے بآن خبر میدهد ببیت بدر یائے شهادت گر نهنگ لا برآرد هو تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفان و نیز نوشته بودند که روزے رابطه چنان غلو نمود که از چشم سر معائنه نمود عزیزا این دولت مقصود همه طلاب است لیکن از هزاران یکے را بخشند و میدهند تحمل که در اندک صحبت شیخ جذب کمالات شیخ نماید که دیگران در مدت مدید بعشر عشیر آن نرسند بشرای لکم فیض که در باطن مقصود بود بر ظاهر منصور گردید هٰذَا مِنْ عَلَامَاتِ الْمُرَادِیْنَ وَالْمَحْبُوْبِیْنَ بفرموده سعدی شیرازی رحمته الله علیه دوران باخبر در حضور و نزدیکان بے بصر دور و نیز تنگی باطن دامنگیر حال مبتدیست تحمل بار گران نمیکند تا روبه وسط نه آرد از تلون احوال باز نه استد لهٰذا قال النبی صلے الله علیه و آله وصحبه وسلم

خَبْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا صَاحِبُ الْوَسَطِ
اَبُو الْوَقْتِ وَمَا تَحْتَ اِبْنُ الْوَقْتِ قَالَ
مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فِیْ حَقِّہٖ لا صوفی ابن الوقت
باشد در میان آن ابو الوقت ست نادر در زمان
ابو الوقت حاکم و ابن الوقت محکوم ہر دو از دوستان
آلٰہی اند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُحِبِّیْ هٰؤُلَاءِ الْكُبَرَاءِ پس
ہر قدر کہ رابطہ پیر غلو یابد سلوک علو یابد کہ آن قدر
سعی نمایند کہ دوئی از میان برخیزد و من و تو را جائے
نماند مثلِ مجنون علیہ الرحمۃ آنا لیلیٰ از زبان حال
بے تکلف و بے قیل و قال در ہمہ حال آنا شیخ برآید
هٰذَا قَدَمُ الْاَوَّلِ فِی الطَّرِیْقِ وَالسُّلُوْكِ
امید کہ از قدم اول کوتاہی نکنند کہ بنائے طریقہ
بر وست بقول قائلے مصراع پایہ پیش آمدست
و پس دیوار ہر قدر کہ پایہ قوی باشد دیوار بلند تر
باشد باید کہ دیوار طریقہ را بفلک الافلاک
رسانند بلکہ از عالی ہمتی ارادہ صعود ازان دارند
و در خبر آمدہ ست کہ تَكَلَّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ

موافق تقریر آں عزیز چیزے تحریر نمود اسمع بسماع القبول واعمل بلا زیادہ والدعا :۔

مکتوب پنجم

بہ محمود شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ ۔ در منع جزع وفزع وترغیب برصبر ورضا وتسلیم :۔

از فقیر مسکین بہ محبی وعزیزی محمود شاہ سلمہ اللہ ۔ بعد دعا واضح ولائح باد الفقراء کلھم کنفس واحد بلکہ کل عالم کبیر نفس واحد است وعالم صغیر جان او پس ہرچہ از رنج وراحت کہ وارد میشود سرایت در کل میکند کسے زخم از دست خود بجان خود زد و یا از دیگرے خوردر نجش واحد است نہ فرق درو پس ہرچہ کہ از آفاق میرسد بہ مقتضائے نفس واحد سرایت درہمہ میکند پس فکر باطل ہار اچہ ادامن گیر حال می دارند وخود را پریشان بال می سازند پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ وہمہ دوستان خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم در بحر مقامات عشرہ کہ ازاں صبر ورضا وتسلیم اند غرق اند ومنتسبان را نیز در آن غرق میسازند و در

استغراقش توجہہ کثیر میفرمایند چہ بلا شد کہ ایشان از دریاے
صبر و رضا و تسلیم سر بر آوردہ بہ جزع و فزع لب
کشودہ اند باید کہ بہ خلافِ زمانِ ماضیہ خود با مریدان
خود غوطہ زن در بحرِ صبر و رضا و تسلیم باشند نہ
آن کہ از غیر دم زن السلام علیکم و علی
من لدیکم باید کہ نقل این بہ داود شاہ نیز رسانند

مکتوب ششم

نیز بہ محمود شاہ خلیفہ صدور یافتہ۔ در بیانِ عدم مضائقہ حیلہ شرعی
برا و رخوش خصال پسندیدہ افعال دام محبتہ

ظاہر را باحکام شرع آراستہ و باطن را از ذکر نیشہ
پیراستہ در خیالِ خود مستغرق باشند و حیلہ شرعی کہ منافی
امر مذکور نباشد برائے اہل و عیال مضائقہ ندارد بلکہ افضل
است کہ روپوشِ حال است و احوالی کہ در نظرِ غیر نمودار
گردد رعونت را سبب می گردد بہر طور چنان زندگانے
کنند کہ در دامِ دشمنانِ دین نہ افتند زیادہ فضل باد

مکتوب ہفتم

نیز بہ محمود شاہ خلیفہ صدور یافتہ در بیان عدم منع زنان از ذکر

در اوقات ایام و بعض ارشادات دیگر الحمد للہ وحدہ الصلوٰۃ
والسلام علی من لا نبی بعدہ بعد حمد و صلوٰۃ و تبلیغ دعوات
معلوم اعزی وارشدی باد خط مرسلہ رسید و مضمونش فرحت بخشید
او تعالیٰ استقامت بر ظاہر و باطن عنایت فرماید و خلعت خلوص
خاص کہ بر قامت دوستان خود پوشانیدہ است بآن
عزیز پوشاند شجرہ بہ مہر جدید و دوامنی از انگشت سبابہ
کلمۂ طیبہ را نوشتہ بد ہند زنان را در اوقات ایام از
ذکر گفتن ممانعت نکنند زیادہ جمعیت باد وفقط

مکتوب ہشتم بمولوی حاجی خواجہ محمد سلطان الدین شاہ خلیفہ
حضرت ایشان صدور یافتہ در تہنیت تولد فرزند و ترسیل
جبۂ خود برائے لباس فرزندشان الحمد للہ السلام علی
عبادہ الذین اصطفی اللہ تعالیٰ ابواب ترقیات ظاہر
و باطن را مفتوح دارد و نیز خانہ آباد دولت زیادہ یعنی
خانۂ دل از حضور و آگاہی آباد و دولت باطن زیادہ
امید از فضل یزدی آن دارم کہ آن عزیز را او سبحانہ تعالیٰ
از نعمت ہائے پیران ما رحمہم اللہ منعم گرداند یعنی در تجلیات
وراء الوریٰ ثم وراء الوریٰ مستغرق و بہ تجلی دائمی مستہلک دارد آمین ثم آمین

رقیمۂ محبت شمیمہ رسیدہ فرحت بخشید چرا فرحت نہ بخشد کہ بوے یار و محبت
ولدار از ان مترشح بود ہ بو کہ بوئے بشنوم از بوے او۔
مست رفتم بیخبر در کوے او ❁ ہر جا کہ بوے یار است جان
صوفی را در انجا قرار است خصوصًا بہ محبان و منتسبان خود الٰہی
این دولت عظیم و این نعمت جسیم کہ بتصدق نعلین مبارک
حبیب نو صلے اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم عطا فرمودہ تا بگور
محظوظ و تا بقیامت محظوظ دارد بحرمتہ النبی و الہ الامجاد وجود محمود کہ از جود
موجود عطا شدہ است مبارکباد او سبحانہ بعمر طبعی سانیدہ از نتایج داریں متمتع گرداند
شجرہ فقیر کہ طلب کردہ بود ند مرسل است لباس فرزند خود سازند زیادہ قرب الٰہی
و محبت نبی باد **مکتوب ایضًا** بہ محمود علی شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ
در بیان طور ارشاد و رابطہ بمریدین طریقہ عالیہ قادریہ و نقشبندیہ
اتباع شریعت و رضامندی پیران طریقت رضی اللہ تعالی عنہم را نصب العین دارند
آنانکہ در طریقۂ قادریہ عالیہ رضی اللہ تعالی عنہم داخل شدہ اند رابطہ پیران پیر
رضی اللہ عنہ در ابطہ خود ارشاد نمائید و آنانکہ در طریقہ نقشبندیہ رضی اللہ تعالی
عنہم داخل شدہ اند رابطہ خود و رابطہ فقیر ارشاد نمائید و مہر بنام خود تیار کنانیدہ بر
شجرہا ثبت کردہ بطالبان خدا بدہند تا نجوا ندش فیض باطن زیادہ شود زیادہ جمعیت باطن باد فقط
دیگر بوالدہ سید محمد غوث صاحب دعا و سلام رسیدہ معلوم باد

کہ خدا علمِ ظاہر و باطن را نصیب فرزند شما فرماید و ما برائے
شما و فرزندِ شما نیز دعائے ترقی فیض میکنیم

مکتوب نہم ۹

بہ غلام احمد مدرس مُریدِ حضرت ایشان صدور یافتہ در
بیان فرق شہودیہ و وجودیہ۔ برادر دینی و محبّ راہ
یقینی خوش خصال پسندیدہ افعال دام محبتہٗ بعد سلام
مسنون الاسلام کہ زینت بخش شرع خیر الانام است
واضح و لائح باد محبت نامہ خیریت شمامہ رسیدہ از
مضامین خود آگاہی بخشیدہ فقیر را مسرور گردانید
خصوصًا از استماع تقوی و پرہیزگارنی و اہلِ دلی محمود
مرزا صاحب تحصیلدار کہ اسم بامسمی اند تحصیل نعمت
ہائے اخروی میکنند محمود و مسعود باد اے عزیز پرتمیز
شہودیہ و وجودیہ ہردو فریق دوستانِ الٰہی و عاشقان
سرمدی اند گروہِ اول در شہودِ محبوب و گروہِ ثانی در
وجودِ مطلوب مستغرق اند چنان کہ خود را و جمیع ممکنات را
فراموش ساختہ با وجود بودِ نابود گشتہ اند زہے سعادت
و نجابت پس از محبوبِ حقیقی و مطلوبِ تحقیقی خلعت

شہود و وجود گرفتہ از نعمت اَوْلِیَائِی تَحْتَ
قَبَائِیْ سرفراز شدہ خورسند اند حتیٰ کہ احوالِ ایشان
رحمۃ اللہ علیہم غیر محبوب دیگرے نمیداند و نمی شناسد
بیت میانِ عاشق و معشوق رمز بست کراماً کاتبین را
ہم خبر نیست پس احوال ایشان را بر میزانِ عقل و قیاس
سنجیدن راست نمی آید۔ بلاتشبیہ اگر نابالغی از بالغی لذتِ
جماع و انزال پرسد و مُصِر گردد کہ انشراح بکند بالغ در گرداب
حیرت می افتد چرا کہ ازان لذت ہائے دنیوی مثل نبات
و فواکہات و غیرہ کہ نابالغ بآن ملتذ است اگر مشابہت
بدہد خلافِ نفس الامر می باشد۔ پس بالغ عاقل بآن نابالغ
میگوید کہ خدا تعالیٰ ترا بآن مقام رسانیدہ ملتذ گرداند کہ این
از گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ ہرچند کہ اقوال صحیح
باشد خلافِ نفس الامر باشد لاَ جرم کہ از ہمہ دوستانِ خدا
کہ فنا فی اللہ شدہ بقا باللہ اند۔ نفس را مائل نداشتہ
محبت کامل دارند و قتیکہ احوالِ شان از حیطہ وہم
و قیاسِ عقل بیرون نیست از تحریر و تقریر یکے را قدح
و دیگرے را قلع نمودن خود را در ہلاکت انداختن است

اَللّٰہُمَّ اِہْدِنَا الصِّرَاطَ السَّوِیَّۃَ وَالنَّجَاۃَ الْاُخْرَوِیَّۃَ

بدانند کہ صاحبِ احوال مجبور و پا در زنجیر محبوس باوجودِ بودن مرفوع الشرع محبوب است کسی کہ احوال شان را مترجم باقوال میکند گویا خود را از دستِ خود ہلاک میکند

مکتوب دہم ۱۰

بہ میان مظہر احمد خلیفہ و داماد حضرتِ ایشان صدور یافتہ در نصیحت و ترغیب بر التزام رابطہ و تحریص بہ تحصیل علم ظاہری و عطائے اجازت طریقہ و ارشادِ طریقِ توجہ کردن

بعد حمد و صلوۃ برخوردار نور چشم راحت جان بلکہ بہتر از جان مظہر احمد مقبول احد زادہ اللہ قدرہ بعد دعا و سلام از فقیر مسکین کہ موجب تسکین است **بیت** رسید مژدہ کہ ایامِ غم نخواہد ماند چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند، چون فصل جائے وصل گرفت وقتی آید کہ وصلِ یار جائے فصل یابد تا حصولِ این دولت رابطہ را از دست ندہند و چنان در بحر رابطہ غوطہ زن باشند کہ از غلعتِ دوران باخبر در حضور سرفراز و در جمعیت باطنی سرشار باشند و نیز طریقہ پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ دل بیار دست بکار خلوت

در انجمن سفر در وطن ہوش بر دم نظر بر قدم است تا ثابت قدم
باشند صوفی کہ از صفت کائن و بائن صاف نباشند اسم
بی مسمی است پس صوفی باشند ہر جا کہ باشند - ابیات صاف کن
آئینہ تن از غبار * تا نماید جلوۂ رعنائے یار * چشم بکشا و جمال
یار بین * ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین - و در درس علم ظاہری
کوشش بلیغ نمایند مطالعہ کتاب کہ بمنونہ توجہ است از دست
ندہند کہ ملکہ مولویت موقوف بر اوست شہود و مشاہدہ از وست
؎ یار ملائے نہیں جو عشق ہے * مکتب ارائے نہیں جو عشق ہے
؎ عشق آن چیز ہست گویم مدح او * تا قیامت کم نگردد
شرح او ؎ علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر * کے بود بے شیر
مسکہ کے بود بے پیر پیر * ایمان کہ بما رسیدہ است از طفیل علم
ظاہری و علم ظاہری ہمچو شجر علم باطنی ہمچو ثمر اگر شجر نبودی ثمر
از کجا خوردی و لذت ثمر چسان بیان کردی یقین کہ اگر قال
نبودی کسے بہ حال نرسیدی اے فرزند نور چشم شما را اجازت
طریقہ است طریقہ را در ان بلدہ جاری نمایند بر این قول عامل
باشند پیران نمی پرند و مریدان می پرانند یعنے مرید ہر جا کہ میرود
فیض پیر را منتشر میسازد و بہ طالبان خدا میرساند پس در مسجد کے

که نماز صبح میخوانند بعد نماز صبح مصلیان را که صلاح تمام دارند و خواهان
فلاح عام باشند توجه کنند و خول طریقه که شرط توجه است شمارا
معاف فرموده اند بر هر کسے که خواهند توجه نمایند الا بر اہل کفر
و طریقه توجه کردن این است که طالب را روبروے خود نشانده
نشان قلب باو داده بطرف قلب خود متوجه باشند و خود
مثل ہنبلک خالی دانسته متوجه باو سبحانه تعالی که محبوب حقیقیت
شده بعجز و انکسار تمام در دل بگذرانند الٰهی من که ام که این
درویش را توجه کنم پس ما ہر دو بندگان تو و غلامان حبیب تو
ایم و آنچه بواسطه پیران مارحمهم الله تعالی از ذکر و فکر و انوار و تجلیات
و حالات بیخودی و بیہوشی و بیکیفی استغراق و اضمحلال و دیدن جمال
یار در اغیار و فانی شدن در یار و غم خواری یار از خطاب تسلی
شعار وهو معکم اینما کنتم و نحن اقرب الیه من
حبل الورید و یحبهم و یحبونه بما رسیده است
در دل این طالب که طالب تو و طالب محبت حبیب تو
است برسان و همت پیر زور و نش طریقه است ـ همت
زور باطن را میگویند حقیقت همت انشاء الله تعالے
بالمشافه مفصلاً معلوم خواهد شد هر قدر استغراق و اضمحلال بیخود

پیدا کنند طالب ہمان قدر مضمحل و مستغرق خواہد شد طوبیٰ لہٗ وبشرےٰ لکم پس ہر مقام و در ہر منزل غوطہ زن شدہ متوجہ بطالب باشند و کرشمہ گری پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ معاینہ نمایند پس پیران ما بس کہ فیض شان دست بدست۔ او تعالیٰ استقامت بر شریعت و طریقت کرامت فرماید آمین

مسکین ۱۲۵۶

مکتوب یازدہم

بمریدی صدور یافتہ۔ در ترغیب بر عدم رنج از گفتہ آفاق

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَلَّفَ قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْاِیْمَانِ وَالْاِیْقَانِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّحْمَۃِ لِّلْعَالَمِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ ط امابعد فقیر حقیر چند مضامین محبت آئین ظاہر میسازد امید کہ از جواب سراسر صواب فقیر را مبشر گردانند او سبحانہ بفضلہ وکرمہ وبتصدق حبیبہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ سلم ظاہر فقرا عین باطن و باطن را عین ظاہر گرداند از ہر تبۂ وحدت یکسوئے بکثرت دور وے نبندازد آمین یارب العالمین پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ دائرۂ مباح را برخود تنگ کردہ اند نہ بر مریدین و معتقدین فقیر چون از ابرار

خوانِ نعمت آن شاہانست مستغرق و مستہلک بر روش شان وقتیکه پیرانِ ما رحمہم اللہ تعالیٰ کدورتِ بشری باطنی وظاہری را صاف نموده بجمعیت خاطر میگذارند موافق فرموده سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ مصرع عارف که بر نخیزد تنک آبست ہنوز پس مو رنج را گذر نمید ہند بر آن صاحب لازم که در یاد دل باشند و گفتۂ آفاق را از یک گوش شنیده بگوش دیگر بر آرند و از فقیر ہر چہ بالمشافہ ارشاد شده است بہ عمل آرند۔ و او سبحانہ مار او آنصاحب را از شر نفسانی که ظاہراً سراسر بصورت دوست و باطناً دشمنِ جانی مثل دنیاے دنیّہ که ظاہرش شکر و باطنش زہر که ہرگز تمیز شان ممکن نیست محفوظ و مصئون دارد فقط

مکتوب دوازدہم ۱۲

بعزیزی صدور یافتہ در حل اجوبۂ چند سوالاتِ غامضہ۔

بعد حمد و صلوۃ و تبلیغ دعوات واضح باد پرسیده بودند که معیت او تعالیٰ باہمہ مخلوق است یا خاص با آدم اگر با آدم خاص است کافر درین بشارت شریک است یا نہ مخدوما دولتِ معیت عام است نہ خاص لیکن موافق فرموده مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ بیت ہر که صیقل بیش کرد او بیش دید؛ بیگمان صورت در و آمد پدید

ونیز سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ میفرمایدسہ یاران کہ در لطافت
طبعش خلاف نیست * در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس * ونیز
حافظ شیرازی رحمتہ اللہ علیہ میفرمایدسہ ما در پیالہ عکس رخ
یار دیدہ ایم * اے بیخبر ز لذتِ شربِ مدام ما۔ * پس انبیا
علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام وصحابا و اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم
موافقِ مراتباتِ خود بمعیتِ محبوب مطلوب ممتاز اند حتی کہ
بعضے از اولیا اللہ از غلبہ سکر خطابِ معیت را گم کردہ و کمہ
را فراموش نمودہ دم انا الحق و انا اللہ زدہ اند محبوبا نند کہ خود را
از ہستے خود پاک و از کدوراتِ بشری صاف نمودہ در بحرِ
وحدت غوطہ زن اند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ مُحَبَّتِہِمْ مُسْتَقِیْمًا
وَمُقِیْمًا ونیز معنے بیتِ حضرت شاہ شرف بو علی قلندر
رحمتہ اللہ علیہ پرسیدہ بودندسہ تو مباش اصلا وصال اینست وبس
رو در وگم شو کمال اینست وبس * مخدوما عقاید اہل سنت
وجماعت منعقد بر آنست کہ حَقَائِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ
یعنے ہر شئے بر حقیقتِ خود ثابت وقایم است و آن حقیقت
بوہم وخیال بدل نمیشود نفس الامر بیست پس اللہ تعالیٰ بیچون
وبیچگونہ و بندہ باکیف وکمیتہ اللہ بندہ و بندہ اللہ نمیشود۔

ف معنی وصال

لاَنِد شیخ رحمتہ اللہ علیہ میفرماید کہ خود را فراموش کردن ودر بحر وحدتِ محبوب گم شدن کمالِ عبدیت ووصال محبوبیت است لاکمال دوُنہٗ ونیز پرسیدہ بودند کہ از ذکر نفی واثبات نیستیٔ خود ونیستیٔ جمیع ممکنات وہستے او تعالیٰ متصوّر میگردد یانہ و ما این مقصود ومطلوب جمیع طلّاب است از ہزاران یکے را باین خلعت سرفراز میفرمایند بشنوای کلم لیکن این نیستے احوالی است نفس لامری ونیز نوشتہ بودند کہ ظہور افعال ہمہ از او تعالیٰ می یابم بدانند کہ این بقائے لطیفۂ قلبی ست کہ مبتدیانِ این طریقہ را وامنگیر حال ومنتہیان بعضے اوقات در وقتِ نزول ازین قال ذی حال ونیز بفہمند کہ گروہِ قدریہ این را از علم کمال میدانند وصوفیہ از غلبۂ احوال صوفیہ مقبول وقدریہ مردود ونیز حقیقت این بیت پرسیدہ بودند ؎ ہیں پتا حق کا جو کہ تجہہ میں ہے اس کو مرشد سے پوچہہ ہو ہوشیار ای عزیزا این امر بسیار دقیق است اگر روبرو بالمشافہ تقریر این می شنیدی یقین کہ بسمع قبول رسیدے لیکن سوال را بغیر جواب چارہ نہ این قدر وامیکنم بگوش ہوش بشنو زید در خارج و در آئینہ موجود است

ف ۳ نفی اثبا

ف ۴ بقای ا

ف معنی وجو در عبا

لیکن در خارج بوجود اصلی و در آئینہ بوجود ذہنی و خیالی پس
وجود ذہنی و خیالی کہ در آئینہ موجود است اصلی و ذاتی ندارد
اصل و ذات او ہمان زید خارجیست کہ در خارج موجود است
یقین کہ آثار زید خیالی راجع بطرف وجود خارجی زید است کہ
در خارج موجود است نہ بر وجود خیالی کہ او را ذاتی و اصلی
نہ ذات و اصل او ہمان وجود خارجی کہ در خارج موجود است
پس ثبوت آثار او جود نفس الامری ضروریست نہ آن کہ جنبو
موجود بوجود خارجی و عالم در وہم و خیال بوجود ظلی ازین
تحقیق واضح گشت کہ مین پناہ بندہ کہ در بندہ است آن
مین پناہ حق است نہ مین پناہ بندہ فافہم و لا تکن من
الممترین فقط السلام علیکم و علی من لدیکم

مکتوب سیزدہم [۱۳]

بمولوی محمد سلطان الدین خلیفہ حضرت ایشان صدور یافت
در بیان آن کہ سر موکدورتے درمیان پیر و مرید باعث
انسداد فیض میگردد۔ برادر عزیز و افر تمیز در قلب جائے
گزین سلّمہ ربّہ بعد حمد و صلوٰۃ دعائے ترقی درجات و حالات و
مقامات انکشاف تام باد الحمد للہ والمنۃ شجرۂ وجود آن

عزیز متشرع بہ فرزند دلبند گردید او سبحانہ بفضل خویش بعمر طبعی رسانیدہ از نتایج دینی و دنیوی سرفراز فرماید آمین یارب العالمین دیگر آن کہ فقیر صاحب وصل است نہ صاحب فصل موافق فرمودہ مولانا رومی رحمتہ اللہ علیہ ؎ تو برائے وصل کردن آمدی نے برائے فصل کردن آمدی ٭ تا توانی پا منہ اندر فراق۔ اَبْغَضُ الْاَشْیَاءِ عِنْدِیَ الطَّلَاقُ ٭ خدا نکند در میان پیر و مُرید بسبب کدورتے حایل شود انسداد فیض میکرد حتی کہ مرید را نجبارہ ابدی میرساند فقیر مشاہدہ میکند کبار از فیض پیران کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم در آن دیار میبارد ایشان نیز صاحب تمیز اند فیض را ہم می یابند و میدانند پس جائے فرح است نہ جائے قرح مضطربان در آتش افتراق میسوزند و محبان ثمرہ محبت میخورند مصرع ہر کسے را بہر کارے ساختند ٭ پس از ذکر و شغل بفکر نباشند کار این است باقی ہمہ ہیچ زیادہ فرصت باد

مکتوب چہار دہم ۱۴

بعزیزے صدور یافتہ بجواب استفسار در بیان معنے صفائی چہار ابرو۔ بعد حمد و صلوۃ از فقیر مسکین التماس اینکہ جواب ہائے سائل کہ از اہل دل ہویدا و پیدا شدہ نظہور

رسیدند الحق کہ ہمہ حق اند۔ لیکن صفائی چہار ابروئے سالک وطالب از پیران صادق کہ اہل طریقہ اند جارے است وتا قیام قیامت جاری خواہد ماند۔ ہر گاہ کہ دل طالب از چہار سو لقمہ خوردہ سیاہ وتباہ شدہ مضطر وبیقرار گردید رو بروئے شیخ کامل ومکمل رسیدہ الحاح وزاری نمود پس شیخش صفائی چہار ابروئے یعنے چہار سو کردہ او را یکسو گردانیدہ در بحر وحدت غوطہ میدہد تا از ظاہر وباطنش لا غیرہ واز دل وجانش ھو ھو بر آید۔ از دریائے شہادت گر نہنگ لا بر آرد ھو۔ تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش۔ این آن صفائے چہار ابرو است کہ عین شرع است نہ غیر۔ پس صاحبانِ صفائی چہار ابروئے ظاہری اگر بسر انصاف بیایند یقین کہ آنرا ترک فرمودہ این را قبول فرمایند زیادہ توجہ الی اللہ بلکہ فنا فی اللہ وبقا باللہ باد بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد۔

مکتوب پانزدہم [۱۵]

بسماۃ رابعہ کہ التماس ارادت طریقہ نمودہ صدور یافت رابعۂ زمانہ مقبول بارگاہ یگانہ زاد اللہ تعالی قربہا وحبہا

بعد و عاشہو و ضمیر محبت تنویر باد الحمد للہ والمنہ کہ او
سبحانہ تعالی آن زمانہ یگانہ را انچہ لزوم بشریت است
عنایت فرمودہ است یکے خلوص و دیگر محبت با پیران صاحب
جلوس پس ہر چیز کہ بطریق نظر از ان طرف میرسد اکسیر
خلوص آنرا از خالص کردہ بمرتبہ قبول میرسانند بشرای لکم
آن کہ یکجا قبول ہمہ جا قبول۔ و دیگر بدانید و بفہمید ہر
وقت و ہر ساعت و ہر آن و ہر زمان این ندا ے
غیبی کہ بسمع عزیزان و محبان و طالبان میرسد بانگ
می آید کہ اے طالب بیا ⁂ جود محتاج گدایان چون گدا
جود می جوید گدایان و ضعاف۔ ہمچو خوبان کائینہ جویند
صاف ⁂ روے احسان از گدا پیدا شود ⁂ روے خوبان
ز آئینہ زیبا شود ⁂ و نیز بمقتضاے این حکم شریف یا داؤد
إِذَا رَأَيْتَ لِي طَالِبًا كُنْ لَهُ خَادِمًا طالبیکہ
باین فقیر می رسد بار منت او کشیدہ کمر جان را بخدمت او
محکم بستہ بصد شکر و انکسار زبان نیاز می کشاید کہ الٰہی این چہ
احسان است و این چہ فضل رحمان است کہ طالب خود را
بطرف این فقیر حقیر فرستادہ پس بفضل خویش کار کن

نہ بکسب این درویش کسب نبدہ بجو صلۂ بندہ ۔ و بفضل مولی بشان مولی ۔ پس ہر وقت کہ شمارا محبت محبوب حقیقی و مقصود تحقیقی جوش زن باشد بلا تامل تشریف فرما شوند و نتایج آن از کشف وجدانی و اعیانی دریا نبد و در بحر نعمت ہاے اخروی غوطہ زن باشند زیادہ محبت پیران ما باد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔

مکتوب شانزدہم ۱۶

بہ تراب علی مدرس مرید حضرت ایشان صدور یافتہ در ترغیب و تحریص بر عدم غفلت از ذکر و فکر و تاکید مداومت رابطۂ شیخ و تازہ نمودن آموختہ خود ہر روز ۔ برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون الاسلام باید کہ از ذکر و فکر غافل نباشند و حتی المقدور راز کار باطن تقاعد نورزند و رابطۂ شیخ را از دست ندہند کہ مسافت بعید را بہ نتایج قرب مبدل می سازد و آموختہ خود را ہر روز تازہ بودہ ورق سبق را می گردانیدہ باشند و ہر چہ احوال رود و بیان باشند تا توجہ غائبانہ را سبب گردد زیادہ چہ نقل

مکتوب شانزدہم

مکتوب ہفدہم ۱۷

نیز بہ تراب علی مدرس صدور یافتہ در ترغیب استغراق در سبق باطن و چند ارشادات دیگر۔ برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال سلمہ ربہٗ بعد سلام و دعا واضح باد۔ فقیر اکثر اوقات متوجہ بآن طرف می باشد شاید گاہی اثر آن بر مرآت دل ہویدا شدہ باشد۔ حتی المقدور اموختہ را خواندہ در سبق باطن مستغرق باشند تا بیخودی و بیہوشی و حضور دائمی را سبب باشد و فنا فی الشیخ کار حضوری می سازد اگرچہ دوری باشد ہمیشہ موافق معمول نویسان احوال باشند تا موجب توجہ غائبانہ باشد و یادوہی را سبب گردد۔ فقیر ازان برادر نہایت خوش است او سبحانہ شجرۂ باطن را مثمر احوالات و مقامات گرداند زیادہ والدعا۔

مکتوب ہجدہم ۱۸

بعزیزی صدور یافتہ۔ در بیان آنکہ بعد حصول مقام حضور و آگاہی خطورات محسوب در لوازمات بشری اند نہ منافی نعمت باطنی۔ بعد سلامِ مسنون الاسلام مبرہن باد

نوشته بودند که افکارات زن و فرزند از دل دور نمی‌شوند خصوصاً درین وقت که از ان سوگوار طعمه خود می جوید۔ و از ان سوگوار چنان بحال خود مستغرق اند که گور را نمی شناسند و گور را نمی فهمند۔ غم نیست اگر از حضور و آگاهی که نسبت طریقهٔ عالیه نقشبندیه رحمهم الله تعالیٰ بر و است آگاه اند که تعلقش از ابطن بطون است و این منحصر بر ظواهر مثل خاشاک بحر که مائش را مکدر نمیکند بلکه محفوظ میدارد و این آن خطورات اند که در عین حضور و آگاهی مثل اشامیدن مار بوقت تشنگی و در خواست بادکش بوقت گرمی و غیرہا محسوب از لوازمات بشری اند نه منافی نعمت باطنی لازم که باطن را در بحر حضور و آگاهی مستغرق دارند و ظاهر را بر حال او بگذارند زیاده جمعیت ظاهر و باطن باد

مکتوب نوزدهم ۱۹

به منشی غلام حسین خلیفه حضرت ایشان صدور یافته در تعزیت مرگ برادر ایشان۔ و بیان فضیلت مرگ و ارشاد طریق توجه اندرون مزار و مکاشفه قبور برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیده افعال بجمعیت پیران ما رحمهم الله تعالیٰ

راغب غلام حسین صاحب زاد اللہ محبتہٗ ۔ بعد دعا و سلام
اللہ سبحانہٗ تعالیٰ خلعتِ صبر بر قامت جزع و فزع شان
پوشاند آمین یا ربّ العالمین ۔
در مقامات مظہریہ از حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ
تحریر یافتہ است عجب است از کسے کہ مرگ را دوست
ندارد مرگ است کہ موجبِ لقای الٰہی است مرگ است
کہ سببِ زیارتِ رسالت پناہی است مرگ است
کہ بدیدارِ اولیا میرساند مرگ است کہ بدیدار عزیزان
مسرور میگرداند تمّ ارشادہٗ پس ہر کہ از دوستان
و عزیزان پیالۂ اجل را نوشید باین دولتِ عظمیٰ رسید
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَحْوَالِہٖ وَ نَوَالِہٖ چہ جائے
جزع و فزع بلکہ علیہ الفرح و نیز ما ہم برسر راہیم امروز
فردا ملاقی بدوستانِ گذشتہ خواہیم شد پس اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تسکین بخش محبان و عزیزان
است چرا تسکین نہ بخشد کہ افعالِ محبوب از ذاتِ
محبوب محبوب تر اند کہ دال بر این اند فعلُ الحکیم
لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ سبحان اللہ عجب کاروبار

است کہ غم مبدل بنعم گشت۔ عزیزا طریق خواندن ختم خواجگان رحمہم اللہ تعالیٰ دو اند یکی معمول ہر روزہ کہ خواندہ می شود دوم ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ لسانی است خواندہ رو برو مزار با دل پر ز اسرار بر سینۂ بے کینہ پشت بقبلہ کردہ دو زانو نشستہ ثواب اش بارواح طیبۂ اہل مزار با عجز و انکسار رسانیدہ بطرف قلب خود متوجہ شدہ از ذکر و فکر حواس خمسہ را مسدود ساختہ فنائے مطلق حاصل کردہ نظر قلب اندرون مزار اندازند قدرت خدا را معاینہ و اسرار خفیہ را مکاشفہ نمایند لیکن آن اسرار ہا را بسمع ہر کسے نہ رسانند بمقتضائے شعر مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ

بیت خلوت از اغیار باید نی زیار ٭ پوستین بہر دے آمد نی بہار ٭ از فقیر دریغ ندارند۔ مضائقہ نیست بلکہ احسن است زیادہ جمعیت ظاہر و باطن باد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔

مکتوب بستم

بیکی از خلفا صدور یافتہ۔ بہدایت تعلیم ندادن سبق مقام فوق بہ طالب بدون کامل طی کردن مقام تحت۔ بعد

حمد و صلوٰۃ اینکہ مرید اینجانب را کہ ہنوز در بحرِ وحدت
کہ کنایت از سلطان الاذکار ہست غوطہ زن نبود کہ
ایشان ذکر نفی اثبات تعلیم نمودند۔ پس ازین روشن معلوم
گشت کہ از تعلیم و تعلّم طریقہ مقصود ایشان ظہور نتیجی است
نہ جزا اخروی آن تعالی ما را و شمارا ازین بلا نجات دہد
بیت نرسم نرسی بکعبہ اے اعرابی زانکہ این رہ کہ تو
میروی بترکستان است۔ فقط

مکتوب بست و یکم ۲۱

بمولوی احمد خیر الدین صاحب خلیفہ حضرت ایشان صدور
یافتہ مولوی صاحب ذی کمال صاحبِ حال مقبول درگاہ
ذوالجلال مولوی احمد خیر الدین صاحب زاد اللہ قربہ
و محبتہ۔ بعد دعا و سلام واضح و لائح باد کہ الحمد للہ والمنہ
فقیر مع متعلقین بعافیت۔ و عافیت آن عزیز مع
متعلقین از درگاہ ایزدی خواہان۔ عزیز من عرضی ایشان
کہ بدست جوان ارسال داشتہ بودند رسیدہ خورسند
ساخت اللہ تعالی بطفیل حبیب خود قبول فرماید و نظر خاص خود
بر آن عزیز و بر مجلسِ مبارک ہمیشہ دارد آمین ثم آمین

و فقیر انشاء اللہ تعالیٰ تا تاریخ بست و سوم[۲۳] و یا بست و چہارم[۲۴]
داخل آنجا خواہد شد مطمئن باشند و بہ ہر دو برادران یعنے
محمد خیر اللہ صاحب و خیر المبین صاحب و محمد حسن احمدی
و ہمہ خرد کلان و خویشان و اقاربان دعا سلام برسد فقط۔
مرقوم ۱۱ رجب سنہ ۱۳۶۱ ہجری راقم فقیر مسکین۔

مکتوب بست و دوم[۲۲]

بہ غلام محمد شاہ خلیفہ حضرت ایشان صدور یافتہ مشعر چند
ارشادات افاضت آیات۔

برادر عزیز القدر خوشخصال نیک کردار پسندیدہ افعال
زاد محبتہ بعد دعا و سلام مشہود خاطر باد بحمد اللہ و المنۃ کہ
اخوان طریقہ جمع آمدہ اند و ہر یک را موافق حصہ خود از
پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ فیضی میرسد بدانید و بفہمید کہ خود را
ہیچو عینک خالی دانستہ بہ پیران مارحمہم اللہ تعالیٰ متوجہ باشند
کہ ہر چہ میرسد از دریاد فیض و قبول عمل خواہد شد مفہوم
میشود کہ استعداد آدمہائے آنجا بسیار خوب است
و جذبہ خاص میدارند پس درینصورت آنانکہ جذبہ خاص
میدارند او شان را بر ارشاد خاص اکتفا دارند و کسانیکہ

ماتحت او شان اند آنان را بتوجہ قلیل قلیل موافق استعداد شان متوجہ باشند مباد ادر بیہوشی شان رنجی و جراحتی بر اعضای ظاہری ایشان رسد و موجب نارضای پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ گردد مریدان فرزندان حقیقی اند بر وشان شفقت از مادر و پدر شان زیادہ تر باشند زیادہ محبت باد

مکتوب بست و سوم

مکتوب بست ۲۳ و سوم

نیز بہ غلام محمد شاہ خلیفہ صدور یافتہ در بیان فاسد نشدن نماز از حرکت اضطراری۔

برادر عزیز القدر خوش خصال پسندیدہ افعال زاد اللہ قربہ و محبتہ۔ بعد دعاے وسلام مشہود باد خط مرسلہ رسید و از مضمون خود فرحت بخشید تصرف پیران ما رحمہم اللہ تعالیٰ است کہ منتسبان خود احوال ہاے عجیب و نعمتہای غریب عنایت میفرمایند گنتساہای لہم۔ نماز از حرکت اختیاری فاسد میشود نہ کہ از حرکت اضطراری و از کسے زبان طعن بند نمیشود۔ پس ایشان بکار خود مشغول باشند و آو شان بکار خود کیفیت مفسدات صلوٰۃ در کتب فقہ مفصل مسطور است ملاحظہ کنند

وتسکین دل سازند۔ زیادہ استقامت بر شریعت وطریقت باد

مکتوب بست و چہارم ۲۴

بخدمت فیض درجت صاحبزادۂ والاشان عالی مناقب حضرت عبد الغنی صاحب صدور یافتہ۔

خادم سراپا نادم شکر این نعمت ایزدی کہ خیچگل بدامان پیران مجددی رحمہم اللہ تعالی زدہ است دولتی است عظیم ونعمتے است زخیم از کدام زبان بجا آرد وچہ سان عیان سازد اگر او سبحانہ عمر نوح علی نبینا وعلیہ السلام بخشد واز مہر بن مو مشکور دارد از عہدۂ عشر عشیر آن بیرون نخواہد آمد۔ پس امید از عتبہ بوسان آنجناب آن دارد کہ ہر امر ہمچون احداد خود دستگیر باشند۔ وقبول تقصیر بندہ مولائے خود را دانند نہ بطرف دیگرے پراگندہ فقط تمام شد مکتوبات

خصائص نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس سکوت ۔ سکینت ۔ طمانینت ۔ جمعیت خاطر دفع خواطر ۔ حضور ۔ آگاہی نسبت خاص اینہمہ خاصہ ہائے حضرات خواجگانِ نقشبندیہ رضی اللہ تعالی عنہم اند

ہر کہ پیر مون خاندانِ ایشان بگردد۔ ہر آن و ہر زمان اینہمہ را
نصب عین دارد و مستغرق درین بحر باشد۔ تا جلوۂ خواجگان
نقشبندیہ رضی اللہ تعالی عنہم را معائنہ نماید ؎ نقشبندیہ
عجب قافلہ سالار انند کہ برند از رہِ پنہان بحرم قافلہ را۔ سبحان اللہ
والحمد للہ قربان پیران ما شویم کہ از یک نظر خوش اثر بحریم
کبریائے و بے نیازے بیرسانند۔ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد
و آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تعلیم المریدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ واضح باد کہ چون فضیلت و کمالات دستگاہ محمود شاہ
از فقیر نسبت طریقۂ علیا نقشبندیہ مجددیہ از اول تا آخر کسب
کردند و مجاز بہ تعلیم طریقہ شدند وقتِ رخصت التماس
تحریر طرز تعلیم نمودند لہذا سطرے چند درین باب تحریر
نمودہ می شود کہ چون طالبی ارادۂ بیعت و طلبِ ارشاد
نماید اوّل استخارہ نمایند یا قبولِ دل را بہ منزل استخارہ دانند
چون ازین ہر دو یکی را دریابند طالب را روبروے
خود نشاندہ [illegible] بطریقہ بیعت بنمائی بعد ازان

فاتحہ پیران آن طریقہ بخوانند پس ہر دو دست بطریق مصافحہ بگیرند و سہ بار استغفار و یک یک بار ایمانِ مجمل و ایمانِ مفصل بعد ازان دو بار کلمہ طیب و یکبار کلمہ تشہد از زبان او بگویانند۔ بعد ازان مقامِ دل را با و نشان دہند و بگویند کہ او چشم خود را بند نمودہ متوجہ بدل باشد۔ پس قلب خود را مقابل قلب او نمودہ ہمت نمایند کہ ذکر یکہ مرا از پیران رسیدہ است در دلِ این شخص برسد ان شاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید تا سہ روز توجہ نمایند بعد ازان مقابل ہر لطیفہ ہمان لطیفہ خود را مقابل نمودہ برائے جاری شدن ذکر سہ سہ روز در ہر مقام توجہ فرمایند پس ازان ذکر نفی و اثبات و طرز مراقبہ احدیت با و تعلیم نمایند و توجہ کنند کہ در دل او توجہ بطرفِ فوق پیدا شود و این بفوق اد با است نہ آن کہ خدا بطرف فوق است بعد ازان توجہ برائے جذبات و واردات نمایند و وقتِ القائے نسبت احدیت لطیفہ را طرفِ فوق کہ اصل اوست بہ ہمت بردارند تا آنکہ جذبات موقوف

شود چرا کہ تا جذبات باقی است فصل باقی است چون
بخطرگی یا کم خطرگی تا چہار گھڑی حاصل شود مراقبۂ
معیت تعلیم نمایند القائے فیضِ معیت بکنند و جذبات
کنانیدہ باصل رسانند تا حضور دایمی شود توجہ در مراقبہ
اقربیت بکنند ہمین طور در ہر مقام بالقائے
فیض ہر قسمے کہ خواہند آن لطیفہ آن مقام را
در مقابلۂ لطیفہ و مقام طالب نمودہ ہمت کنند
کہ برسد بفضل الٰہی سبحانہ و بہ برکت پیران کبار خواہد رسید
و چون در باطن شیخ قوت بسیار پیدا شود یکبار گے
جملہ لطایف جاری شدن تواند حاجت توجہ سہ روز نماند
فقط ظہورِ کیفیات بشود از بیخودی و استغراق توحید
وجودی و استہلاک و اضمحلال و توحید شہودی و فنارِ انا
و کیفیاتِ لطیفہ قابلۂ ظہورِ تجلیات ذائقہ دایمی در
کمالاتِ ثلاثہ و حقایق سبعہ و لطافت و بساطت و
وسعت و بیرنگی ہا و بکیفی ہا در نسبت باطن ہم میرسد
و قوتِ ایمانیات و عقاید حقہ کسی کہ کثرتِ مراقبات
درین مقامات عالیہ نماید بساطت و بیرنگی ہر

مقام فرق می تواند کرد و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب

خلافت نامہ

مسکین شاہ ۱۲۵۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد واضح باد کہ چون فضیلت دستگاہ نجابت و شرافت پناہ برادر دینی و محب راہ یقینی مولوی محمد عبد القادر ابو طاہر بہ توبہ و انابت خینگل ارادت بدامن فقیر زدہ کمر سعی بستہ بذکر و شغل مشغول شدند بفضل ایزدی و از برکت توجہ پیران کبار سرمدی رضی اللہ تعالی عنہم از لطیفۂ قلب تا بلطیفۂ قالب عالم امر را تمام کردہ عالم خلق را در ضمن آن حاصل ساختند و در بحر مراقبۂ احدیت مستغرق شدند حتی کہ حرکت ذکر در ہر لطیفہ ظاہر گردید۔ بعدہ قدم در مراقبۂ ثانی کہ مسمی بمراقبۂ معیت و ولایت صغری و ولایت اولیا و ولایت ظلیہ است نہادہ از فیض و برکت توجہ پیران کبار احوالش بیخودی و بیہوشی استغراق و اضمحلال و اتصال ظل باصل و دیدن انوار و تجلیات را در آفاق و انفس بقدر استعداد خویش حاصل کردند من بعد سیر در ولایت

کبری کہ ولایتِ اصلیہ و ولایتِ انبیاست وکنایت از مراقبہ
اقربیت و مراقباتِ ثلاثہ محبت و مراقبہ اسم ظاہر است
نمودند و ظل را گذاشتہ باصل ناظر گشتند و بفنائے خاص بقدر
استعداد خود مشرف شدند۔ بعد ازان سیر در ولایتِ علیا
کہ ولایتِ ملائکہ است و عبارت از مراقبہ اسم باطن است
نمودند و بقدر استعداد خویش از فیوضش سیراب گشتند
بعد ازان از مراقبہ کمالاتِ نبوت و مراقبہ کمالاتِ رسالت
و از مراقبہ کمالات اولوالعزم سرفراز شدہ باِیمانِ حقیقی مشرف
شدند و خلعتِ شرع بقامتِ باطن پوشیدند۔ بعد ازان
از مراقباتِ حقایق الٰہیہ کہ عبارت از مراقبہ حقیقت
کعبہ و مراقبہ حقیقتِ قرآن و مراقبہ حقیقتِ صلوٰۃ و مراقبہ
معبودیت صرفہ است مشرف شدہ بفنائے الفنا رسیدند
بعد ازان قدم سلوک در سیر حقایق انبیا نہادہ از مراقبہ
حقیقتِ ابراہیمی و از مراقبہ حقیقتِ موسوی و از مراقبہ
حقیقتِ محمدی سرفراز شدند۔ و مثمرۂ نتایج آن مقامات
گردیدند۔ از اتصال آلٰہی از ذکر و فکر غافل نیستند حضور
و آگہی و نسبتِ خاص بقدر استعداد نقدِ وقتِ خود میدارند

ونیز سعیِ بلیغ بحصول مقامات فوق مرعی داشته اند الله تعالی از
برکت پیران کبار رحمهم الله تعالی المحصل کنا وبحرمته النبی وآله
الامجاد کبریتِ احمر که کنایت از عنایتِ شیخ است بحاشان مصروف
پس فقیر بار خلافت بر سر شان نهاده اجازتِ تعلیم
طریقه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه
داده هر که خواهد اخذ طریقه از او شان نماید مقامات و فتوره را بواسطه شان حاصل نماید اللهم
اجعله هادیاً و مهدیاً و مستقیماً علی الشریعة
المصطفویة و راجلاً علی قدوم الشیوخ بحرمة
النبی و آله الامجاد امین ثم امین ثم امین

آنان که چشم خویش بصد حیله وا کنند
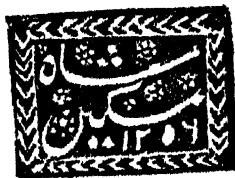
خود را ولی کنند و مگس را هما کنند

وصیت شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر المرسلین محمد
و آلہ وصحبہ اجمعین لعبدہ النصیحۃ الاولیٰ ھو الذکر الکثیر
مع شرائطہ یعنی نصیحت اوّل ذکر کثیر است باشرائط
آن لازم[٢] بر مریدین وخلفاء فقیر آن کہ مثل حیات فقیر تعظیم
و توقیر فرزندان فقیر ضرور و الا انقطاع نسبت موجب ضرر
آخرت[٣] است اللھم احفظ من بلائہ دیگر آن کہ غسل فقیر
از دست مریدان وخلفا باشد کہ دست اجنبی حسنی ندارد

۵ ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد ۞ فدائے یک تن بیگانہ کاشنا باشد ۞ از لباس کعبہ لباس کفن فقیر باشد کہ آن ابیض است و نزدِ فقیر موجود است آنچه که بر نعش فقیر چادرِ گل یا چادر دیگر نہند از ند و آہستہ تا گور فقیر را رسانند تا ہمراہیان جنازہ را تکلیفے نرسد و در گور نہادہ بگویند

۵ سپردم بتو مایۂ خویش را ۞ تو دانی حساب کم و بیش را در بحر رضا و تسلیم غوطہ زن و بدعائے مغفرت آمادہ زن باشند بعد سیوم غلام محمد خیراتی میان را کہ جانشین گردانیدہ ام اجازت نامہ او شان را بخوانند تا بسماعت ہمہ حضار برسد و توجہ از و شان بگیرند و بہ بینند کہ از غیب الغیب چہ میرسد و ہمہ عمر منقاد او باشند و ہرگز گردن از اطاعت او نپیچند فاللّٰہ خیر حافظا

وھو ارحم الراحمین و
صلی اللّٰہ تعالیٰ
علیٰ خیر خلقہ
محمد و آلہ و صحبہ
وسلم ۱۰۱

سلب الامراض

بہ توسل صحابہ و اہل بیت رضی

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ ط

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت فاروق اعظم عمر رضی اللہ تعالی عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع مُحمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
علی مرتضیٰ اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ
حضرات الستۃ الباقیۃ من العشرۃ المبشرہ طلحہ و سعد و سعید
و ابی عبیدۃ ابن الجراح و عبد الرحمٰن ابن عوف و زبیر
ابن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امیر حمزہ و حضرت
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرات صحابہ
اہل بدر و بحرمت حضرات صحابہ اہل احد و بحرمت
حضرات جمیع انصار و مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم و
بحرمت جمیع صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دروی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و

بحرمت سبط رسول اللہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بحرمت حضرت فاطمۃ الزہرا و بحرمت حضرت خدیجۃ الکبریٰ و بحرمت حضرت عایشہ صدیقہ و بحرمت جمیع اہل بیت رسول اللہ و بحرمت جمیع ازواج مطہرات رسول اللہ صلعم رضی اللہ تعالے عنہن لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع انبیا و اولیا و علما و شہدا و صالحین و الحجاج و المسافرین و المسلمین و المسلمات والمومنین و المؤمنات و جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین ثم آمین ط

بوقت خواندن این شفائے مرض و دفع درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد او شافی شفا خواہد داد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرۂ نقشبندیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت سلمان فارسی لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت امام قاسم بن محمد ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد

شجرۂ پیران نقشبندیہ

رسول اللہ صلعم وبحرمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودروی بجز شفا وبجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت خواجہ
بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی ودروی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ۔
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
خواجہ ابوالحسن خرقانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی ودروے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ
ابوالقاسم گرگانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
ودروی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ ابوعلی
فارمدی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودروی
بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمت حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودروی بجز شفا وبجز دفع محمد

رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت
حضرت خواجۂ جہان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا وبجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ حضرت خواجۂ مولانا محمد عارف ریوگری رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز
شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجۂ محمود انجیر فغنوی
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمتِ حضرت خواجۂ عزیزان علی رامیتنی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت خواجۂ محمد باباسماسی
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم وبحرمت سید الساوات حضرت سید امیر کلال رح

لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد ے بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلعم و بحرمت خواجہ خواجگان پیر پیران
امام الطریقہ مشکل کشا حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند
رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ محمد یعقوب چرخی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
ناصر الدین عبید اللہ احرار رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ محمد شرف الدین زاہد رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و درد ے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم

بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ مولانا
خواجگی محمد امکنگی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت ایشان حضرت شیخ سیف الدین رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع

محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت حافظ محمد محسن ع لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد
رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد بدایونی ع
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت شمس الدین حبیب اللہ
عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا
مظہر جان جانان شہید ع لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت قطب الاقطاب
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ ع
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا
حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ــ

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات نقشبندیہ
رحمۃ اللہ علیہم بوقت خواندن شجرہ شفاء مرض و دفع
درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد
او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد فقط

سلب الامراض

بہ توسل پیران شجرۂ قادریہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت

توسل پیران شجرۂ قادریہ

حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ حضرت سبط
رسول اللہ حضرت امام حسنؑ مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
لآ اِلٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم وبحرمتِ سبط رسول اللہ شہید دشت
کربلا حضرت امام حسینؑ لآ الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ
سبط رسول اللہ حضرت امام زین العابدینؑ لآ الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
وبحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت امام محمدؐ باقرؑ لآ
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمتِ سبط رسول اللہ حضرت
امام جعفر صادقؑ لآ الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت

حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ حضرت
امام موسیٰ کاظمؓ سفر لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت سبط رسول اللہ
حضرت امام علی موسیٰ رضاؓ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ سری
سقطیؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید الطائفہ
حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم

وبحرمت حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی[۱۳] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحق شفا وبحق دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ عبدالعزیز تمیمی[۱۴] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحق شفا وبحق دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی[۱۵] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحق شفا وبحق دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی[۱۶] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحق شفا وبحق دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ ابوالحسن علی الھنکاری القرشی[۱۷] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بحق شفا وبحق دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی[۱۸] لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی

بحرِ شفا و بحر دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت غوث الثقلین قطب الدارین
پیران پیر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر[19]
جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ
حضرت شیخ عبدالرزاق ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست[20]
ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ
حضرت سید شرف الدین قتال ؒ لا الٰہ الا اللہ[21]
نیست ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت سید عبدالوہاب ؒ لا الٰہ الا اللہ[22]
نیست ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت سید بہاؤ الدین ؒ لا الٰہ الا اللہ[23]
نیست ہیچ مرضی و دردی بحر شفا و بحر دفع محمدؐ رسول اللہ

بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید عقیل[۲۴] ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ سید شمس الدین[۲۵] صحرائی ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ سید گدا رحمان[۲۶] اوّل بن ابی الحسن ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ[۲۷] ابو الفضل ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ[۲۸] سید شمس الدین عارف ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید[۲۹] گدا رحمان ثانی ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت

محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت سید شاہ فضیل ؒ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شاہ کمال کیتھلی لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت شاہ سکندر ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
بدر الملّت والدّین امام العارفین امام الطریقہ حضرت
شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ
رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم
و بحرمتِ حضرت خازن الرحمت حضرت خواجہ محمدؐ
سعید ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمتِ دلیل الرحمٰن حضرت

شیخ محمد الآبادی المعروف شاہ گل رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم بحرمت
شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سنامی رح لا الہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم
زمان قطب جہان حضرت میرزا مظہر جان جانان شہید
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علی شاہ
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز
شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قوت ارباب ایمان
و تقویت اصحاب ایقان سیدنا و مرشدنا و مولانا
حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رح لا الہ الا اللہ

نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع
حضرات قادریہ رحمۃ اللہ علیہم۔
بوقتِ خواندنِ شجرہ شفائے مرض و دفع درد مریض واز
صاحب درد نصبِ عین وارد او شافی شفا خواہد داد۔
بحرمتِ النبی و آلہ الامجاد فقط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ چشتیہ
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ؕ
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

[illegible]

بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت
خواجہ حسن بصری ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ عبدالواحد
بن زید ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ فضیل
بن عیاض ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم بحرمتِ حضرت خواجہ سلطان
ابراہیم ادہم ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
سدید الدین حذیفہ المرعشی ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ
امین الدین ہبیرۃ البصری ؒ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی

و دردی بجز شفاء بجز وفع محمد رسول الله بحرمت حضرت
محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجه ابو اسحاق
ممشاد علو دینوری لا اله الا الله نیست هیچ مرضی
و دردی بجز شفاء بجز وفع محمد رسول الله بحرمت حضرت
محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجه ابو اسحاق
شامی چشتی لا اله الا الله نیست هیچ مرضی و
دردی بجز شفاء بجز وفع محمد رسول الله بحرمت حضرت
محمد رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجه ابو احمد ابدال
چشتی لا اله الا الله نیست هیچ مرضی و دردی بجز
شفاء بجز وفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد
رسول الله صلعم و بحرمت حضرت خواجه ابو محمد چشتی لا
اله الا الله نیست هیچ مرضی و دردی بجز شفا
بجز وفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله
صلعم و بحرمت حضرت خواجه ناصر الدین ابو یوسف چشتی
لا اله الا الله نیست هیچ مرضی و دردی بجز شفا
بجز وفع محمد رسول الله بحرمت حضرت محمد رسول الله
صلعم و بحرمت حضرت خواجه قطب الدین مودود چشتی

۱۷ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رضی اللہ تعالی عنہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی

بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت خواجہ مخدوم
عالم علاؤ الدین علی احمد صابر رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
شمس الدین ترک پانی پتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
جلال الدین پانی پتی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبدالحق ردولوی
رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ محمد عارف رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و

وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوھی ع لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت بدر الملت والدین امام الواصلین حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت خازن الرحمتہ حضرت شیخ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ ۔ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت دلیل الرحمٰن حضرت شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ

فرزند شیخ عبد القدوس

گنگوھی ع ۱۲

عبد الاحد حضرت

مجدد الف ثانی

ع ۱۲

فرزند شیخ

حضرت مجدد الف ثانی

ع ۱۲

فرزند حضرت

مجدد الف ثانی

فرزند حضرت

خازن الرحمۃ

محمد سعید ع ۱۲

بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت [illegible]
حضرت شیخ محمد عابد سنامی رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت [illegible]
عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت میرزا
مظہر جان جانان شہید رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بغلام علیشاہ رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت قوت ارباب ایمان و تقویت اصحاب
ایقان سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت جمیع حضرات چشتیہ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین
بوقتِ خواندن شجرہ شفای مرض دفع درد از مریض و از صفا در دعین وارد او شافی

شفا خواہد داد بحرمت النبی و آلہ الامجاد ط

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ سہروردیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت امیر المومنین خلیفۃ المشارق و المغارب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حسن بصری لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ داؤد طائی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سید الطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ علو ممشاد دینوری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد اسود دینوری رح

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت[۱۱] شیخ ابو محمد بن شیخ عبد اللہ رح لا
الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و
بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت[۱۲] شیخ یار محمد بن شیخ عبد اللہ عمویہ رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت[۱۳] شیخ وجیہ الدین ابو الحفص عبد القادر
سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد
بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت[۱۴] شیخ ضیاء الدین
ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ الشیوخ شیخ شہاب[۱۵] الدین سہروردی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی ۹ لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی وو ردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ
محمدؒ صدر الدین ۱۰ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
وو ردی بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ رکن الدین شاہ رکن عالمؒ
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی وو ردی بجز شفا
وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت سید جلال الدین بخاری
مخدوم جہانیاں جہاں گشت رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی وو ردے بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ
بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
سید اجمل بہرائچی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
وو ردے بجز شفا وبجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت سید
بڈھن بہرائچی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی

ودردے بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شیخ
درویش محمد بن قاسم اودھی رح[۲۲] لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
شیخ عبد القدوس گنگوھی رحمتہ اللہ علیہ[۲۳] لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
وبحرمت حضرت شیخ رکن الدین[۲۴]
ابن حضرت شیخ عبد القدوس
گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی ودردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت مخدوم
شیخ عبد الاحد[۲۵] رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی ودردے بجز شفا وبجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم

ام ... والد حضرت
مجدد الف ثانی رضہ

وبحرمت حضرت امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی
امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز
دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
وبحرمت حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید رح۔
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا
وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم وبحرمت حضرت
شیخ عبد الاحد المعروف شاہ گل رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت
شیخ محمد عابد سنامی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت شمس الدین
حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان قطب جہان حضرت
میرزا مظہر جان جانان شہید رح لا الہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا وبجز دفع محمد رسول اللہ

بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد فرد الافراد
حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ قدس سرہٗ
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ
صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت شاہ سعد اللہ صاحب
قبلہ رحمۃ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت جمیع حضرات سہروردیہ
رحمۃ اللہ علیہم

بوقت خواندن شجرہ شفائے مرض و دفع درد از مریض
و از صاحب درد نصیب عین وار داو شافی شفا خواہد داد
بحرمت النبی و آلہ الامجاد مصہ

سلب الامراض

بتوسل پیران شجرہ کبرویہ رضہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ٭ بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیست ہیچ مرضی و

ورردی بحق شفا وبحق دفع بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ۔
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم لا الہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضی وورردی بحق شفا وبحق دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت امیر المؤمنین
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
وورردی بحق شفا وبحق دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ حسن بصری
رضی اللہ تعالی عنہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
وورردی بحق شفا وبحق دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی
رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی وورردی
بحق شفا وبحق دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم وبحرمت حضرت خواجہ داود طائی رح
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی وورردی بحق شفا
وبحق دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم وبحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی وورردی بحق شفا وبحق دفع محمدؐ رسول اللہ

بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
خواجہ سری سقطی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو القاسم
جنید بغدادی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و
دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو علی رودباری
رحمتہ اللہ علیہ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت
محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ ابو علی کاتب
لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت حضرت خواجہ عثمان مغربی رح لا الہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت
حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ
ابو القاسم گرگانی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ ابوبکر نساج رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ احمد غزالی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت خواجہ شیخ ضیاء الدین ابونجیب رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت عمار یاسر رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت امام الطریقہ حضرت شیخ نجم الدین کبری رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ بابا کمال خجندی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت

محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ احمد رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ
بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت
شیخ عطا یار الخالدی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی
و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ شمس الدین
ابی محمد ابن محمود بن ابراہیم الفرغانی رح لا الٰہ الا اللہ نیست
ہیچ مرضی و دردی بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ
حمید الدین سمرقندی رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ
مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت
حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مخدوم
جہانیان جہان گشت سید جلال الدین بخاری رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضی و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم
و بحرمت حضرت سید اجمل بھڑائچی رح لا الٰہ الا اللہ
نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد

رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت سید بدن جھٹ انچی ؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ و بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی ؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوھی ؒ لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت شیخ رکن الدین گنگوھی رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رح لا الہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت حضرت بدر الملت والدین امام ربانی محبوب صمدانی مجدد الف ثانی امام الطریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد ی بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمت خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمدؐ سعید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضی و درد سے بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ دلیل الرحمٰن حضرت شیخ عبد الاحد المعروف
شاہ گل رح لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد ے
بجز شفا و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمت حضرت محمدؐ
رسول اللہ صلعم و بحرمتِ حضرت شیخ محمدؐ عابد سنامی رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد ے بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زمان
قطب جہان حضرت میرزا مظہر جانِ جانان شہید رح
لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے و درد ے بجز شفا
و بجز دفع محمدؐ رسول اللہ بحرمتِ حضرت محمدؐ رسول اللہ
صلعم و بحرمتِ سیدنا و مولانا پیر دستگیر قطب الارشاد
فرد الافراد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ غلام علیشاہ

۳۱ حضرت فرزند ثانی مجدد الف ثانی رح

۳۲ حضرت حبیبہ مجدد الف ثانی رح

رحمتہ اللہ علیہ لا الٰہ الا اللہ نیست ہیچ مرضے
و دردے بجز شفا و بجز دفع محمد رسول اللہ بحرمت حضرت
محمد رسول اللہ صلعم و بحرمت سیدنا و مولانا و مرشدنا حضرت
شاہ سعد اللہ صاحب قبلہ رح لا الٰہ
الا اللہ نیست ہیچ مرضے و دردے بجز شفا و بجز دفع
محمد رسول اللہ بحرمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و بحرمت جمیع حضرات کبرویہ
رحمتہ اللہ علیہم بوقت خواندن بحرمتہ شفاے مرض
و دفع درد از مریض و از صاحب درد نصب عین دارد
او شافی شفا خواہد داد بحرمت النبی وآلہ الامجاد تمام شد جلد ثالث

وجہ مہر و دستخط **تمت الکتاب** حضرت ایشان بر خاتمہ

این فقیر مسکین مجموعہ کتاب ہذا مسمی بہ لذات مسکین مولفہ خویش را کہ
مشتمل است بر چہل رسالہ در سہ جلد من اولہا الی آخرہا حرفاً حرفاً تماماً مکرر مطالعہ نمودہ بہ
تصحیح و تنقیح و ترتیب و تہذیب آن برادر ختنی العزیز القدسی مولوی ابوطاہر محمد عبد القادر
زاد قدرہ اجازت طبع و حق تالیف آن بخشیدم و بعد طبع کتاب را ورقاً ورقاً دیدم صحت
و خوبی طبع را کہ نتیجہ محنت و لیاقت شان ست بہایت پسند نمودم . او سبحانہ تعالیٰ این خدمت شان را
قبول فرماید و این کتاب بجمیع مسلمین نفع رساند آمین پس فقیر باین حسن خدمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی نعمائہ ⁂ والشکر للہ علی آلائہ ⁂

فقولہ تعالی وامّا بنعمۃ ربّک فحدّث ⁂

غریق لجۂ دریای فیض بیرانم ⁂ کدام شکر بجا آورم نمی دانم - ایک روز سبحان اللہ وہ کیا نیک دن تہا اور ماشاء اللہ کیا نیک ساعت تہی یکایک اس سگ ناچیز کو دل مین آیا کہ حضرت پیر و مرشد قبلہ کی کل تالیفات و ملفوظات متبرکہ کو جو جابجا متفرق اور منتشر تہی بکوشش حسبقدر کہ دستیاب ہون فراہم اور ایک مجموعہ کی شکل مین ترتیب و یکجا جمع - اور بغرض استفادۂ عام طبع کرے - للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست ⁂ آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید حضرت پیر و مرشد قبلہ نے ناچیز کے اس معروضہ کو بکمال خرسندی و رضامندی منظور فرما کر نہ صرف اجازت طبع کی بخشی بلکہ دوسرے روز صبح کے حلقہ مین توجہ کی بعد جناب مولوی احمد خیر الدین صاحب سے مخاطب ہوکر یہہ ارشاد فرمایا - ارشاد - ایک مدت سے ہماری دل مین یہہ بات تہی کہ کسیطرح یہہ کل تالیفات و ملفوظات ہماری ایک مجموعہ بنکر چہپ جاوین - مگر آج تک کسی نے یہہ ہمت نہ کی - ادنی صوفی کا خطرۂ قلبی بلا ظہور خالی نہین جاتا - یہان پیران کبار کے کارخانہ مین ہمارا وہ خطرہ کیونکر ضایع جا سکتا تہا - آخر ہماری اوس خطرہ کا عکس (اس ناچیز کے طرف دست مبارک کے اشارہ سے بتلا کر) اس کے قلب پر پڑا - دل را بدل رہی است درین گنبد سپہر ⁂ از راہ مہر مہر و ہم از راہ مہر مہر - اگر اس امر کی زیادہ تشریح کیجاوے تو وحدت الوجود کا مسئلہ ابہی ثابت ہو جاتا ہے جسکی قال کی شرع اجازت نہین دیتی - انتہی ارشادہٗ بالفاظہٖ سیدی قلبی و روحی فداک ⁂ چو از صفای ارادت زنم بمہر تو دم ⁂ ضمیر پاک و دل روشنت گواہ من است - آغاز کار روای طبع سے ختم طبع تک حضرت پیر و مرشد قبلہ نے اس ناچیز سے مخاطب ہوکر بالمشافہ اور غائبانہ بہی کئی مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا -

ارشاد - یہہ نعمت یہہ دولت ہماری خاص تیرے ہی حصہ کی تہی جو بالآخر تہکو ہی ملی - اجتک یہہ نعمت امانت تہی - آجتک کوئی یہہ بار اوٹہا نہ سکا کوئی اسکی ہمت نکر سکا - اپنہ کسی سے یہان ابتک اس کام کا انصرام اسطرح ہوسکتا تہا - اسکا ثمرہ دارین مین بہت بڑا ہے یہہ عمل بڑا سترگ ہے جیسا عمل ویسی جزا اسلیئے اسکی جزا بہی ویسی ہی ہے

سیدی قلبی و روحی فداک ؎ اگر زبہر نثار تو جان برافشانم ٭ ہنوز از تو بسے منت است بر جانم - ع قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند - ؎ ای خدا قربان احسانت شوم ٭ این چہ احسان است قربانت شوم ؎ بعمر اگر سخن از فیض پیر خود رانم ٭ ہنوز شکر یکے از ہزار نتوانم -

اور حضرت پیر و مرشد قبلہ نے ایک مرتبہ یہہ ارشاد فرمایا -

ارشاد - جس روز سے کہ اسکے طبع کا کام شروع ہوا ہے کارخانہ باطنی مین مقام بسط کو عروج ہے بسط ہی بسط ہے قبض کو دخل نہین - سیدی قلبی و روحی فداک ؎ چونکہ زشکرت نتوان زد نفس ٭ چارہ این کار خموشی است بس ؎ لسانی عاجز فالصمت اولی اور حضرت پیر و مرشد قبلہ نے اس ناچیز کو اکثر امور مین عموماً اور اس کام مین خصوصاً بہت سی دعائین فرمائین سیدی قلبی و روحی فداک ؎ چون زحد بگذشت جرات مختصر سازم سخن ٭ بیش ازین جرات نمودن شیوۂ خدام نیست

اللہم احینی فی رضاء الشیخ وحبہ وامتنی فی رضاء الشیخ وحبہ واحشرنی فی رضاء الشیخ وحبہ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

الراقم

ہیچمیرز گمنام خاک نعال صوفیان عالی مقام فقیر مسکین

ابوطاہر محمد عبد القادر کان اللہ لہ ٭

فهرست جلد ثالث لذات مسکین

صحت نامۂ ہرسہ جلد

صحت نامہ جلد اول لذات سکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۰	ہں	ہیں
۸	۶	اورکسب	ماکسب
۱۵	۱۵	حتیں	حنیں
۶۰	۱۴	حلں اللہ	حلق اللہ
۷۷	۱۶	وَالمَعۃُ	وَالبَعۃُ
۹۱	۷	لعل	نفل
۹۹	۴	کھرے	کھڑے
رر	۱۵	آکے	آگے
۱۰۰	۱۴	اوئسوس	اوئنیوس
۱۱۸	۵	لازم ہے کہ	لازم ہے
۱۳۶	۵	فناعت	قناعت
۱۲۷	۷	عَلَبْہِ	عَلَیْہِ
۱۲۸	۱۵	فَالْاَزِمُ	فَاللّازِمُ
۱۲۹	۳	مَبعْدَ	فَبَعْدَ
۱۳۱	۵	حَمِیْعُ	جَمیْعُ
۱۳۱	۶	اَحْمَعِنُ	اَجْمَعِیْنُ

صحت نامہ جلد ثانی لذات مسکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۷	اصل اصل اصل	(اصل اصل)
۶	۵	نوس	نوس
رر	۱۷	ہے جو مسار	جو مسار ہے
۱۰	۱	باالاہمام	باالاہتمام
۱۹	۶	ختی	جلتی
۳۱	۱۳	رامیی	رامیی
۳۲	۱	گرگانی	گرگانی
۳۳	۷	اَنَّ اَعْرَفَ	اَنَّ اُعْرَفَ
رر	۹	درانہ	دروانہ
۳۷	۷	ہیرمن	ہیرہیں
۳۹	۶	یولسان	یریان
۴۰	۷	وجدتاً	وحداناً
۴۲	برحاشیہ	تنزل	منزل اول
۴۳	۷	کافرہی	کافری
۴۴	۴	آمّا	آمنا
۴۷	۱۳	متزند	مہرند
۵۵	برحاشیہ	ناامد	نا امد
۵۶	۱۵	متلدو	ملمذ
۵۷	۱۴	گردو	گرداو
۶۱	۵	مختار	منصلہ
رر	۱۱	ثامہ	تار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	۱۷	۱۰مدہ	نامدہ
۶۵	۱۱	تحوام	تحوام
۷۴	۱۰	تعلق	تحقق پیدا
۷۵	۱۳	تحقُ	تحقُ
۷۸	۱۵	ملائکہ	•
۷۹	۸	فیض	نص
۱۰۵	۱۷	خرنیت	حریت
۱۱۳	۶	بلائی	بلاہائی
۱۱۸	۲	حضرت	حضرات
۱۱۹	۱۳	سائی	رائی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۱۳	ہذا الشداد	ہذا الشداد
۳۸	۸	عس	عشق
؍؍	۱۲	تجر	شجر
۴۱	۱۷	بش	بیتس
۴۳	۱	لانہ	لہذا
۴۴	۱۳	محمد سلطان الدین	شاہ خواجہ محمد سلطان الدین
۴۴	۱۶	سلہ	سلمہ
۴۵	۹	دیار	طرف
۵۰	۱۴	غلام حسین	غلام حسین شاہ زرہ خاک
۵۶	۷	زخیم	ضخیم
۵۷	۱۴	ارادہ	ارادہٗ
۶۴	۹	ام	•
؍؍	؍؍	حصّارین	حصّارین
۷۱	۶	بجر	بجز
۷۲	۶	باقی با اللہ	باقی باللہ
۷۴	۹	یا اللہ	باللہ

صحت نامہ جلد ثالث لذات مسکین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۴	فتح دوم	فوج دوم
۲۰	۳	بہ وسط	بہ وسط
۲۴	۳	الکبرآء	الکبرآء
۲۴	۷	بمریدی	لغلام حسین شاہ
۲۶	۷	زیادہ	زیادہ باد

اطلاع منجانب مالک مطبع مفید دکن۔ کتاب لذات مسکین کی جلد اول و ثانی بالتمام اس مطبع کی مطبوعہ ہے۔ جلد ثالث کو صاحب کتاب نے مطبع الوالعلائی میں طبع کے لئے دی اس مطبع میں صفحہ ۲۴ تک طبع ہوئی من بعد باقی کل تحریر شدہ بیاض جلد ثالث کی صفحہ ۲۵ سے آخر تک اس مطبع میں دینے کی وجہ سے طبع کر دی گئیں فقط

المرقوم ۱۱ر جمادی الاخری ۱۳۱۲ ہجری **الراقم** الورجا کان اللہ لہٗ مالک مطبع مفید دکن

امر شیخ ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ الصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد لانبی بعدہ وعلی آلہ وصحابہ الذین حصلوا القرب وسعدہ۔ بعد حمد وصلوۃ آنانکہ منتسبان فقیر اند ظاہر را از احکام شرع آراستہ و دست باطن از ماسوی اللہ بر داشتہ در بحر بے ستر رضا محبوب حقیقی مستغرق باشند حتی کہ سر مو غفلت را بر خود تجویز ننمایند واز دعا ر خاتمہ بالخیر کہ حصول سعادات دارین منحصر برین است فقیر المحروم ندارند کہ فقیر بجز این مدعا دیگر ندارد واللہم اختم لنا بالخیر وبالایمان برحمتک وبحرمۃ رسولک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ بدانند وبفہمند کہ بمقتضائے قول الولد سر لابیہ ولدی غلام محمد عرف خیراتی میان طال اللہ تعالی عمرہ آئینہ عکس نمائے فقیر است وانچہ از اسرارات وواردات وتجلیات ومکاشفات ومعاینات ومراقبات وحالات ومقامات والہامات واشارات وارشادات کہ از تصدق نعلین برداری پیر دستگیر ما رحمتہ اللہ تعالی علیہ بما رسیدہ است منعکس باطن آن برخوردار است وسوائے این امانت دا جواہر تحریری فقیر آنچیکہ در تحریر فقیر است وروئیز متکمن مہر من۔ اورا جانشین خود گردانیدہ ام وسوای او دیگری لیاقت این امر خطیر بنظر فقیر ندارد پس امید کہ فقیر را حی وزندہ تصور دیدہ در اطاعت او چنان کوشند کہ گردن خود را از اطاعت وتابعداری او نہ پیچیند۔ واگر از سہو بشریت خطائے واقع شود از چشم عفو بپوشند ودرین امر خوشنودی فقیر وپیران فقیر تصور فرمایند بود یا نجانہ تو متوجہ باشند وانانکہ صاحب اجازت اند زیور اجازت بر قامت نیستے ونابودی کہ فنا تمام عبارت ازان است پوشانیدہ شد۔ مبادا دم از ہستی مگر تلبیس خود زنند

زیور اجازت را شکسته جائے فقیر و جانشین فقیر را خوار و خراب ساخته و خسارت ابدی

اندوخت اللهم احفظنا من هذه البلاء — فقط

شاه مسکین ۱۲۵۶

مکتوب بمحمود علیشاه خلیفه حضرت ایشان صدور یافته —

برخوردار سعادت آثار محمود خصال مسعود افعال محمود علیشاه طول عمره

بعد دعوات ترقی درجات مطالعه نمایند که فقط خط ایشان که در علیه بیمار والدین و دیگر درین بیان جلت والده بیمار

و علیه بیمار والده خود نوشته بودند رسید ملول گردانید اما بجز رجوع الی الله چاره نیست که آیه انا لله وانا الیه راجعون

تسکین خسته دلان است هر چه زخمی جگران آدمی باید که در همه حال فقط همه و راضی بر رضاء محبوب و شاکر به خوشنودی مطلوب

باشد که این ذایقه بر هر نفس پیش آمدنی است واصلا از آن گریز و گزیر نیست ندارد و کم بد کسی بر او همه عمر روی

سلامت مانده باشد اما این فضل خدای کریم گردید شمارد و خیر خود بیست نیز یک ساعت سعادت بخشید شکر این عطیه ادا

باید کرد و خود مشغول باید بود و با برای والده آن برخوردار دعا میکنیم الله تعالی قبول فرماید زیاده حد ادب

مکتوب بمولوی حاجی خواجه محمد سلطان الدین شاه خلیفه حضرت ایشان صدور یافته — الحمد لله الذی یعلم السر و الاخفی والسلام المستحسن

علی عباده الذین اصطفی اما بعد لا یخفی انه وصل الینا منکم کتابا مشتملا علی عبارات رایعة الفاظ دقیقة و معان رقیقة

ربا حین المحبة والوفاء کانت من خلان الصفاء فرید ماله فی العلم ید ذکی فاق ارباب الذکا

شب و روز مستعد باید بود خلاف سنت نبوی علیه الصلوة والسلام ظاهر شد و از رو پیران کبار متجاوز نباید از بیان

خط فرحت نشاط افزود و ترسیم سرور نمود فیما کما هو بوضوح پیوست حق سبحانه عز و جل بر صراط

مستقیم شریعت غرا ثابت قدم داشته مقتبس انوار معرفت خود داراد بحرمة النبی و آله الامجاد الصلوة و

السلام علیهم من رب العباد الی یوم التناد غافل آباد و دست و باطن بیاده باحرمة النون والصاد فقط

تمت ضمیمه

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین بعد حمد و صلوۃ میگوید فقیر مسکین کہ مسمی مولوی خواجہ محمد سلطان الدین شاہ صدیقی نسباً طریقتاً کہ از فقیر سلوک خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین تا انتہا طی نمود حتی کہ مراقبہ احدیت کہ از قلب تا بقالب است بجریان اسم ذات مسرور و از کدورت بشری دور نمودہ دامنگیر حال ولایت ظلال کہ مسمی بہ ولایت اولیا و ولایت صغری و ولایت ظلیہ است و معیت او تعالی با خود با جمیع ذرات ممکنات مرغوب با جمعیت خاطر و با حضور و آگاہی مطلوب تا آنکہ بیخودی و بیہوشی و استغراق و اضمحلال از سیر آفاقی و انفسی سیراب بعد ازان در ولایت کبری کہ مسمی بولایت انبیا و ولایت اصلیہ کہ کنایت از مراقبہ اقربیت و مراقبہ ثلاثہ محبت و اسم ظاہر آیشان را سبز فتادہ بفضل تعالی فنا و بقای آنجا را حاصل نمودہ کہ فناء الفنا است و بقاء البقا مشرف گردید بعد ازان سیر در ولایت علیا کہ ولایت ملائکہ اعلی است و عبارت از مراقبہ اسم باطن است اقبال و نہر باطن از انوار اسم باطن چنان متجلی گشت کہ ظاہر در بحر تحیر مستغرق گردید بعد ازان از فیض مراقبہ کمالات نبوت کہ مراقبہ ذات بحت است فیضیاب شد و بقدر استعداد درین باب چشم حیرت کشود بعد ازان از مراقبہ کمالات رسالت و از مراقبہ کمالات اولوالعزم صاحب حرم شدہ با پیان حقیقی و تحقیقی متجلی و بخلعت شرح صدر متحلی شد بعد ازان از مراقبات حقائق الٰہیہ عبارت از مراقبہ حقیقت کعبہ و مراقبہ حقیقت قرآن و مراقبہ حقیقت صلوۃ و مراقبہ معبودیت صرفہ است سرفراز شدہ از درا الوریٰ کہ در حقائق الٰہیہ مبداء فیض و مورد فیض ہیئت وحدانی کہ مجموعہ لطائف عشرہ عاشق لاثانی است درینباب بقدر استعداد خویش فیضیاب اللہم زد فی احوالہ و اعمالہ الصالحۃ بحرمت حبیبک و آلہ و صحبہ بعد ازان در حقائق انبیا کہ عبارت از حقیقت ابراہیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت احمدی تا مرتبہ لاتعین ہمہ مراتبات خاص مقامات اختصاص نبات ستودہ صفات ذات محمدی و احمدی مستشرف شد حتی کہ مدہوش در عین ہوش حقیقت محمدی

که ... سبب خود است بی هوش بودند فقیر ایشان را کلاه کرامت بر سر نهاده خرقهٔ زهد و عبادت در بر پوشانیده
از اجازت طریقهٔ عالیه نقشبندیه و قادریه و چشتیه و سهروردیه و کبرویه سرفراز نموده ام
باید که طالبان را بحسب خواهش داخل هر طریقهٔ عالیه نموده تعلیم و تربیت سعادت دارین حاصل نمایند آمین یا رب العالمین
و یا خیر الناصرین و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه و سلم اجمعین

مکتوب ۱ به میان مظهر احمد داماد و خلیفهٔ حضرت ایشان - برخوردار جانی محمد مظهر احمد طال عمرهٔ
آنچه که احوال ما تحت بزبان قلم رانده بودند یعنی بغیر تحریک لطائف وغیره - بدانند که اصول سلوک نقشبندیه رحمهم الله چیز داشته اند
حضور - نسبت - و آگاهی - چون این باتست اگر غیر آن نباشد ما تحت اوست - به تصور بلند پروازی اگر خیال بیش نکشف
نشود نقصانی نیست والسلام **مکتوب ۲ ایضاً** برخوردار سعادت محمد مظهر احمد اطال الله وظائفه - من بعد هدیه دعا
پیدا که دستنیکه تهالی و کتوره مع سرپوش گذرانیده بودند بدست گردیده برخوردار را باعث نوش آب کوثر نمود لازم کم
دائماً باستسقای فرسیاتی حقیقی ارشاد است هر جنکه باشند مستسقی باشند معروضه رفته بود که در آنجا بسیار از تشنگان
آب زلال عشق یزدانی لب تشنگان اند انشاء الله تعالی بعرصهٔ چند کسی پیدا آورده تا ایشان مترصد باشند زیاده لقای محبوب
بمد و شما باد - **مکتوب ۳** به سید حبیب الله صاحب - برادر عزیز القدر نیک کردار پسندیده اطوار سلمه الله تعالی بعد دعوات ترقی عمر
و درجات - باید که بر کسی بسیار توجه نکنند تا وقتیکه روبروی ما بالمشافه حقیقت آن تحقیق نسازند - و اگر کسی طلب فیض نماید در تعلیم
و تربیت لطائف وغیره دریغ ندارند که از ینجانب اجازت است انشاء الله تعالی از طفیل مشایخ کبار رحمهم الله تعالی فیض رسان میگردد
بحرمت حبیبه صلی الله علیه و آله و اصحابه و سلم و به سرداران خان نیز سلام رسانند زیاده بجز ترغیب ذکر و شغل چه تحریر نماید -
مکتوب ۴ ایضاً برادر دینی حسب راه یقین سید حبیب الله صاحب دام محبته - بعد سلام سنت الاسلام - یقین که آن عزیز از
ذکر و فکر طریقه غافل نبوده باشند پس مقصود فقیر نیز همین است لازم که بر آن مداومت نمایند که ثمرات دارین مترتب بذکر الهی جل شانه
و رابطهٔ پیران ما رحمهم الله تعالی بری غائبانه هم اثری تمام دارد - دوران با خبر در حضور و نزدیکان بی بهره دور - امید که حتی المقدور طریقه
را جاری دارند خدا کند که از واسطهٔ آن برادر دل پژمردگان روشن گردد - زیاده والدعا **مکتوب ۵** به سید قاسم علی صاحب

مدرس - برادر عزیز سید قاسم علی صاحب بعد دعا و سلام معلوم باد کہ شیخ امام در طریقہ عالیہ داخل شدہ اند باید کہ این را ہر قدر توجہ کنندہ و از طریق ذکر و شغل آگاہ نمایند زیادہ والدعا۔ مکتوب بہ غلام محمد شاہ خلیفہ حضرت ایشان - برخوردار نیک کردار سعادت اطوار حمیدہ خصال دام محبتہ بعد دعوات مزید حیات و ترقی عمر و درجات واضح و لائح باد الحمد للہ و المنہ احوال اینجا رو دیکرم رب المعبود بخیریت بودہ و نوید صحت العزیز از درگاہ حق تعالے مطلوب و مرغوب قطعہ عرضی ایشان متعر کیفیت روانگی خود از مقامی بمقامی و حالا مستقیم بودن خود از عرصہ یازدہ ایام در رایچور بجامع مسجد و داخل کردن تخمیناً است مردمان در طریقہ عالیہ و غیرہ مراتب موصول شدہ نہایت خورسندی بخشید زیرا کہ درین زمانہ اکثر خلق را توجہ با حق کم است - الحمد للہ درین اندک ایام بواسطہ آن نیک انجام بسیار مردم رو بحق شدند ازین چہ بہتر است وہر قدر کہ فیض پیران کبار رحمہم اللہ تعالے متعدی گردد در آن عین خوشنودی فقیر است پس ہیچ صورت جائیکہ جامع و کثرت مسلمانان باشد انجا امداد اقامت آن عزیز مستحسن معلوم می نماید - و مفارقت ظاہر را چنداں اعتبار نیست حق تعالے نسبتی عنایت فرماید دوری و نزدیکی یکسان خواہد بود بمصداق شعر بزرگے ؎ گر در یمنی و با منی پیش منی ۔ گر پیش منی و بے منی در یمنی - خدا تعالے آن عزیز را بہ برکت توجہ پیران کبار ذی تمبر ساحت است دوام در حضور فقیر بستید لازم کہ بہ جمعیت تمام طریقہ خیر الانام باشند فقیر نیز از توجہ غائبانہ غافل نیست فقط بہمہ اہل حلقہ سلام برسد - مکتوب بہ داؤد شاہ صاحب خلیفہ حضرت ایشان - بسم اللہ الرحمن الرحیم برخوردار داؤد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالے بعد حمد و صلوۃ و تبلیغ الدعوات مطالعہ نمایند با وجود خلوص نیت ظاہر را باحکام شرع آراستہ و دست باطن از ما سوا برداشتہ نعمتیست عجیب و غریب کہ غیر محبوب را نمی بخشند از تصدق پیران ما رحمہم اللہ تعالی اثری ازین نعمت عظمی در خود یابید شکر خدا و رسول خدا بجا آوردہ بطرف طالبان خدا متوجہ باشند و طریقہ را جاری دارند حتی کہ دعوت طریقہ ہم بکنند خوشنودی فقیر را درین امر تصور نمایند و نیز رابطہ فقیر را تا زندگی فقیر از دست نگذارند و طالبان آن امر نمایند - حامل رقیمہ یکی از زمرا دران طریقہ است تا لطیفہ

نفسی مہتد گشتہ است از توجہ ایشان دریغ ندارند زیادہ جمعیت باد ہمہ برادران طریقہ را سلام برسد **مکتوب ۸** بہ عبداللہ شاہ فرزند داود شاہ صاحب مرحوم خلیفہ حضرت ایشان - برخوردار سعادت اطوار پسندیدہ کردار بدل آگاہ عبداللہ شاہ ابن داود شاہ صاحب مرحوم سلمہ اللہ واوصلہ الی غایۃ ایتمناہ بعد سلام سنت و دعاے خیریت دارین واضح راے عقیدت پیراے باد کہ نامہ عقیدت نشانہ رسید بدریافت خبر ملالت اثر رحلت قرۃ العین من داود شاہ صاحب غفر اللہ لہ ورحمہ وادخلہ فی جوار حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہ الی یوم الدین المی سخت وحزنی کثیر بدل فقیر رسید اللہ تعالے شانہ جزای استقامت وحسن اتباع شاہ رسالت رضوان خود ولقای حبیب خود بمرحوم مغفور عطا فرماید وپس ماندگان را بصبر و رضا متحلی فرمودہ بخلعت وراثت استقامت ظاہری و باطنی برنہج ایشان نصیب نماید اکنون ازان نور چشم آن دارم کہ ہردم از دمہای خود کہ نعمتے بے بدل است بیاد مولی تعالے شانہ واتباع حبیب وکوشند تا آنکہ رسند بد آنچہ رسیدگان رسیدند ثمرہ عمر ہمین است وبس - وبہ اداے حقوق پس ماندگان متعلقین مرحوم ہمچون مرحوم معاملہ نمایند - بدانند کہ مقصود از فقر مشق موت است کہ معتبر بفنا است ونتیجہ اش بقا وازین مشق تا موت ظاہری واجل موعود گزیری نیست در آن زمان سر الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب خود بنحو ظاہر شدنیست ومجلس ہا بطور والد مرحوم خود جاری دارند روز وشب بتحقیر نفس خود وملاحظہ منقصت آن مشغول طالبان باشند والسلام علی من اتبع خیر خلق اللہ فی الہدی فقط

مکتوب ۹ برخوردار سعادت آثار خوب خصال پسندیدہ افعال راحت جان داود شاہ صاحب طال عمرہ اللہ تعالی صحت وعافیت عنایت فرمودہ حضور - وآگاہی - ومجلس سکون - مرحمت فرماید کہ دین طریقہ عالیہ النقشبندیہ ہمین ہر سہ امر لابدی وضروری ست اللہ تعالی از برکت پیران کبار رحمہم اللہ تعالی نصیب گرداند زیادہ چہ -

تمت بالتکملہ

تاریخات کتاب ہذا گزرانیدہ مولوی شاہ سید عبدالرزاق صاحب بنگلوری المتخلص بہ ناظر مرید حضرت ایشان

قطعہ مادہای طمانیت القلوب شاہ گدا سنہ ۱۳۱۱ھ فی ذکر المحبوب انیس الفقرا سنہ ۱۳۱۱ھ

تحفۂ تحیت سنہ ۱۳۱۱ھ خزانۂ رحمت سنہ ۱۳۱۱ھ مذاق عشق سنہ ۱۳۱۱ھ یار عشق سنہ ۱۳۱۱ھ

لذات مسکین سنہ ۱۳۱۱ھ فغان مسکین سنہ ۱۳۱۱ھ طبع او پایان شاہ عبدالرزاق قادری سنہ ۱۳۱۱ھ

سادہ لوح صد مدرس اہالی قصبہ سنگاریڈی سنہ ۱۳۱۱ھ ہیچمدان ہیچ گوی ناظر سنہ ۱۳۱۱ھ

شکر حق اندرین زمان کریم سنہ ۱۳۱۱ھ	جمع شد کلیات گوہر بار سنہ ۱۳۱۱ھ
شاہراہ طریقۂ تہلیل سنہ ۱۳۱۱ھ	شمع عشاق لامع الانوار سنہ ۱۳۱۱ھ
رہبر تابعان رسم نیک سنہ ۱۳۱۱ھ	زبدہ واکرا ولی الابصار سنہ ۱۳۱۱ھ
یقین ارشاد مرشد کامل سنہ ۱۳۱۱ھ	زیب محفل خزینۂ اسرار سنہ ۱۳۱۱ھ
آمدہ بے بہا مضامینش سنہ ۱۳۱۱ھ	ماشاء اللہ بہجت الابرار سنہ ۱۳۱۱ھ
ہر ورق رونق نشاط عید سنہ ۱۳۱۱ھ	راست گو صفحہ صفحہ دگلزار سنہ ۱۳۱۱ھ
عقد ہر سطر آیۂ رحمت سنہ ۱۳۱۱ھ	گوہر ہر نقط در شہوار سنہ ۱۳۱۱ھ
کین طمانیت القلوب شہر سنہ ۱۳۱۱ھ	گنج پرویز الکحل ازکار سنہ ۱۳۱۱ھ
ز تصانیف خواجۂ آوان سنہ ۱۳۱۱ھ	نقشبند طریق منقطی وقار سنہ ۱۳۱۱ھ
شبلی وقت و برگزیدۂ دہر سنہ ۱۳۱۱ھ	عارف صوفیہ جنید آثار سنہ ۱۳۱۱ھ
قطب اوقات شہرۂ آفاق سنہ ۱۳۱۱ھ	بیگمان زندہ مثل شاہ مدار سنہ ۱۳۱۱ھ
آن محمد نعیم شیخ گزین سنہ ۱۳۱۱ھ	صدر الانام کاشف الاسرار سنہ ۱۳۱۱ھ
لحاظ علم بہ مسکین شاہ سنہ ۱۳۱۱ھ	گہ علم قطبیت کردار سنہ ۱۳۱۱ھ
بارسا این جہز ربیع معلومات سنہ ۱۳۱۱ھ	بر مریدان وسیع بابان اللہ سنہ ۱۳۱۱ھ
ناظر یادہ گوی از دل و جان سنہ ۱۳۱۱ھ	شد چہ مقبول دیدۂ نیت وقاصر سنہ ۱۳۱۱ھ

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۷	حضرت امام جعفر صادق رض	دوشنبہ ۱۳ ربیع ا ۸۰ھ	دوشنبہ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ	مدینہ منورہ	جنۃ البقیع
۸	حضرت امام موسیٰ کاظم رض	یکشنبہ ۷ صفر ۱۲۸ھ	جمعہ ۵ رجب ۱۸۳ھ	〃	بغداد شریف
۹	حضرت علی بن موسیٰ رضا رض	۱۱ ربیع ۲ ۱۵۳ھ	جمعہ ۲۱ یا ۹ رمضان ۲۰۳ھ	〃	مشہد مقدس
۱۰	حضرت معروف کرخی رض	۱۳ شوال ۱۴۳ھ	یکشنبہ ۲ محرم ۲۰۰ھ	تونس	بغداد شریف
۱۱	حضرت سری سقطی رح	دوشنبہ ۲۳ محرم ۱۰۶ھ	بامداد سہ شنبہ ۳ رمضان ۲۵۳ھ	بعلبک	〃
۱۲	حضرت جنید بغدادی رح	۱۱ شعبان ۱۵۰ھ	شنبہ ۲ رجب ۲۹۷ھ	کوفہ	〃
۱۳	حضرت ابوبکر شبلی رح	دوشنبہ ۲۳ شوال ۲۴۱ھ	جمعہ ۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ	دمشق	〃
۱۴	حضرت عبدالعزیز تمیمی رح	چہارشنبہ ۳ صفر ۳۰۱ھ	پنجشنبہ ۱۱ ذی الحجہ ۳۳۲ھ	یمن	یمن
۱۵	حضرت عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی	چہارشنبہ ۲۲ رجب ۳۲۷ھ	جمعہ ۹ جمادی ۲ ۴۲۵ھ	〃	بغداد کہنہ مقبرہ امام احمد حنبل رح
۱۶	حضرت ابوالفرح طرطوسی رح	یکشنبہ ۱ شوال ۳۰۹ھ	شنبہ ۵ محرم ۴۰۳ھ	حلب	طرطوس
۱۷	حضرت ابوالحسن ہنکاری رح	چہارشنبہ ۱۴ شعبان ۴۰۹ھ	چہارشنبہ ۲۵ محرم ۴۸۶ھ	ہنکار	ہنکار شریف
۱۸	حضرت ابوسعید مخزومی رح	سہ شنبہ ۱۲ رجب ۴۳۰ھ	دوشنبہ ۱۱ ربیع ۲ ۵۱۳ھ	〃	واسط
۱۹	[illegible]	یکشنبہ غرۂ رمضان ۴۷۱ھ	شنبہ ۹ ربیع ۲ ۵۶۱ھ	گیلان	بغداد شریف
۲۰	حضرت سید عبدالرزاق رض	چہارشنبہ ۱۳ ۵۳۷ھ	۷ شوال ۵۹۵ھ	بغداد کہنہ	باب حرب بغداد شریف
۲۱	حضرت شرف الدین قتال رح	شنبہ ۳ رمضان ۵۶۳ھ	دوشنبہ ۱۶ شعبان ۶۱۱ھ	بخارا	بغداد کہنہ
۲۲	حضرت سید عبدالوہاب رح	چہارشنبہ ۱۴ ربیع ۶۰۵ھ	پنجشنبہ ۱۸ شعبان ۶۹۹ھ	اصفہان	ینبوع
۲۳	حضرت سید بہاء الدین رح	سہ شنبہ ۱ رمضان ۶۶۱ھ	جمعہ ۱۸ رمضان ۸۰۰ھ	قندھار	قلعہ تمنی
۲۴	حضرت سید عقیل رح	چہارشنبہ ۱۴ شعبان ۶۹۹ھ	سہ شنبہ ۱۶ رمضان ۸۴۰ھ	سمرقند	سلطنت کوکان قریب بخارا
۲۵	حضرت سید شمس الدین صحرائی رح	پنجشنبہ ۱ رمضان ۷۴۸ھ	سہ شنبہ ۱ ربیع ۲ ۹۹	نیر غنا آباد	صحرائے سمرقند
۲۶	حضرت سید گدا رحمٰن اول رح	دوشنبہ ۱۰ رجب ۸۱۲ھ	سہ شنبہ ۱۴ جمادی ا ۹۹۸ھ	کشمیر	کشمیر
۲۷	حضرت سید ابوالفضل رح	×	×		×

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد	مقام مزار مبارک
۲۸	حضرت شمس الدین عارف رح	چار شنبہ ۱۶ جمادی ۲ سنہ ۸۳۴ھ	شنبہ ۲۶ صفر سنہ ۹۹۴	تادر	طبرستان
۲۹	حضرت سید گدا رحمن ثانی رح	جمعہ ۱۲ رمضان سنہ ۸۴۹ھ	یکشنبہ ۱۲ ربیع ۲ سنہ ۹۸۷	قندھار	خیبر
۳۰	حضرت سید شاہ فضیل رح	چار شنبہ ۱۲ صفر سنہ ۸۷۱ھ	شنبہ ۷ محرم سنہ ۹۹۹	سندھ	حیدرآباد سندھ
۳۱	حضرت شاہ کمال کیتھلی رح	جمعہ ۲ رجب سنہ ۸۸۹ھ	۱۳ شعبان سنہ ۱۰۲۳	بغداد	کیتھل ضلع ملتان
۳۲	حضرت شاہ سکندر رح	دوشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ۹۰۳ھ	یکشنبہ ۲۲ رجب سنہ ۱۰۳۳	کیتھل	ایضاً
۳۳	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	پنجشنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴	سرہند	سرہند
۳۴	خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید	شعبان سنہ ۱۰۰۵	۲۴ جمادی ۲ سنہ ۱۰۷۰	سرہند	//
۳۵	دلیل الرحمن شیخ عبدالاحد رح	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذوالحجہ سنہ ۱۱۴۲	//	//
۳۶	حضرت شیخ عابد سنامی رح	×	۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰	سنام	دہلی [illegible]
۳۷	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رح	شب جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵	بمقام کالاباغ	دہلی
۳۸	حضرت شاہ عبداللہ المعروف غلام علی شاہ رح	سنہ ۱۱۵۸	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰	بٹالہ ضلع پنجاب	دہلی
۳۹	حضرت شاہ سعد اللہ رح	عمر ۷۰ سال تخمیناً	۲۸ جمادی ۱ سنہ ۱۲۶۹	اطراف علاقہ پنجاب	حیدرآباد دکن

السلسلۃ للمشایخ الچشتیہ الصابریہ رح

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد	مقام مزار مبارک
۱	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم	دوشنبہ ... عمر ۶۳ سال	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	مکہ معظمہ	مدینہ منورہ
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	جمعہ ۱۳ رجب عمر ۶۳ سال	شب دوشنبہ ۱۹ رمضان سنہ ۴۰ھ	//	نجف اشرف
۳	حضرت خواجہ حسن بصری رح	چار شنبہ ۱ رمضان سنہ ۲۳	شنبہ ۴ محرم سنہ ۱۱۱ھ	مدینہ منورہ	صحرائے بصرہ
۴	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رح	دوشنبہ ۹ ... سنہ ۳۰	چار شنبہ ۲۷ صفر سنہ ۱۷۷	جدہ	قبرستان کعبہ قریب شہر

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	مولد شریف	مقام مزار مبارک
۵	حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رح	یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ [illegible]	جمعہ ۳ ربیع ۲ سنہ ۱۸۵ھ	کوفہ	جنت المعلی
۶	خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رح	جمعہ ۹ شوال عمر ۲۳ سال	شب جمعہ ۱۸ جمادی ۱ سنہ ۲۶۱ھ	بلخ	برکوہ شام
۷	حضرت خواجہ حذیفہ المرعشی رح	سہ شنبہ ۱۳ ذی حجہ	یکشنبہ ۲۴ شوال سنہ ۲۶۶ھ	بدخشان	مرعش
۸	حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رح	چہارشنبہ ۲۲ رجب سنہ ۱۵۲ھ	یکشنبہ ۷ شوال سنہ ۲۸۹ھ	بصرہ	ہبیرہ
۹	حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری	دوشنبہ ۱۲ رجب سنہ ۱۹۶ھ	چہارشنبہ ۱۴ محرم سنہ ۲۹۸ھ	کوفہ	دینور
۱۰	خواجہ ابو اسحاق چشتی رح	جمعہ ۱۷ ذی حجہ سنہ ۲۳۵ھ	دوشنبہ ۱۴ ربیع ۲ سنہ ۳۲۹ھ	دمشق	عکہ توابع شام
۱۱	خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رح	۶ رمضان سنہ ۲۶۰ھ	دوشنبہ یکم جمادی ۱ سنہ ۳۵۵ھ	بدخشاں	چشت
۱۲	خواجہ ابو محمد چشتی رح	۶ محرم سنہ ۳۳۱ھ	شنبہ یکم رجب سنہ ۴۱۱ھ	چشت	″
۱۳	خواجہ ابو یوسف چشتی رح	پنجشنبہ ۱۳ شعبان سنہ ۳۷۵ھ	دوشنبہ ۳ رجب سنہ ۴۵۹ھ	[illegible]	″
۱۴	خواجہ قطب الدین مودود چشتی رح	جمعہ ″ ″ سنہ ۴۳۰ھ	جمعہ یکم رجب سنہ ۵۲۷ھ	بغداد	″
۱۵	حاجی شریف زندنی رح	پنجشنبہ ۲۱ رمضان عمر ۱۲۰ سال	چہارشنبہ ۱۰ رجب سنہ ۶۱۲ھ	قوم	بخارا
۱۶	خواجہ عثمان ہارونی رح	دوشنبہ ۱۳ رمضان عمر ۹۱ سال	دوشنبہ ۵ شوال سنہ ۶۱۷ھ	قریہ ہارون	روبروی خانہ کعبہ
۱۷	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح	پنجشنبہ ۹ جمادی ۲ سنہ ۵۳۷ھ	دوشنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ھ	سنجر شریف	اجمیر شریف
۱۸	خواجہ بختیار کاکی رح	پنجشنبہ ۲۴ رمضان عمر ۵۲ سال	دوشنبہ ۱۴ ربیع ۱ سنہ ۶۳۴ھ	قریہ اوش	دہلی کہنہ
۱۹	خواجہ فرید الدین گنج شکر رح	چہارشنبہ ۱۶ ذی حجہ سنہ ۵۸۴ھ	شنبہ ۵ محرم سنہ ۶۶۴ھ	[illegible]	پاک پٹن
۲۰	حضرت مخدوم صابر رح	پنجشنبہ ۱۹ ربیع ۱ سنہ ۵۹۲ھ	پنجشنبہ ۱۳ ربیع ۱ سنہ ۶۹۰ھ	ہرات	کلیر
۲۱	حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رح	سہ شنبہ ۱۲ جمادی ۲ سنہ ۵۹۷ھ	چہارشنبہ ۱۰ جمادی ۲ سنہ ۷۱۵ھ	ترکس	پانی پت
۲۲	شیخ جلال الدین پانی پتی رح	چہارشنبہ ۲۳ شوال	پنجشنبہ ۱۳ ربیع ۱ سنہ ۷۶۵ھ	گازرونی	″
۲۳	شیخ عبد الحق ردولوی رح	پنجشنبہ ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۷۴۵ھ	دوشنبہ ۱۴ جمادی ۲ سنہ ۸۳۶ھ	×	ردولی شریف
۲۴	شیخ محمد عارف رح	[illegible] عمر ۷۴ سال	دوشنبہ ۱۷ صفر سنہ ۸۵۹ھ	ردولی	″

نشان	اسمائے بزرگان	تاریخ ولادت	تاریخ رحلت	عمر شریف	مقام مزار مبارک
۲۵	شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح	دو شنبہ ۲۳ جمادی ۲ سنہ ۸۴۲ھ	دو شنبہ ۲۳ جمادی ۲ سنہ ۹۴۵ھ	سنۃ ۱۰۳	گنگوہ شریف
۲۶	شیخ رکن الدین گنگوہی رح	جمعہ ۲۳ رمضان سنہ ۸۸۸ھ	چہار شنبہ ۲ رجب سنہ ۹۸۳ھ	[illegible]	״
۲۷	مخدوم شیخ عبدالاحد رح	پنجشنبہ ۱۳ رمضان سنہ ۹۱۸ھ	جمعہ ۲ ذی الحجہ سنہ ۱۰۰۷ھ	״	سرہند
۲۸	حضرت مجدد الف ثانی رح	جمعہ ۱۴ شوال سنہ ۹۷۱ھ	سہ شنبہ ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۴ھ	״	״
۲۹	شیخ محمد سعید رح	شعبان سنہ ۱۰۰۵ھ	۲۸ جمادی ۲ سنہ ۱۰۷۰ھ	״	״
۳۰	دلیل الرحمن شیخ عبدالاحد رح	عمر ۷۷ سال	۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۲ھ	״	״
۳۱	شیخ محمد عابد سنامی رح		۱۸ رمضان سنہ ۱۱۶۰ھ	سنام	دہلی
۳۲	حضرت مرزا مظہر جانجاناں رح	جمعہ ۱۱ رمضان سنہ ۱۱۱۱ھ	جمعہ ۱۰ محرم سنہ ۱۱۹۵ھ	کالاباغ	دہلی
۳۳	حضرت غلام علیشاہ رح	سنہ ۱۱۵۸ھ	شنبہ ۲۲ صفر سنہ ۱۲۴۰ھ	بٹالہ	״
۳۴	حضرت شاہ سعد اللہ صاحب رح	عمر ۸۴ سال تخمیناً	۲۸ جمادی ۱ سنہ ۱۲۶۹ھ	[illegible]	حیدرآباد دکن

طریق ختم حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

معمولہ خانقاہ عالیجاہ حضرت ایشان قلبی و روحی فداہ ہر نیتی و قصدی می خوانند و برای حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات دینی و دنیوی مجرب است۔

اول دست بر داشتہ فاتحہ یکبار بارواح خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رح خواندہ شروع نماید۔
بعد ازاں سورہ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار۔ بعد ازاں درود شریف یکصد و یکبار۔
باز الم نشرح با بسم اللہ ہفتاد و نہ بار۔ باز سورۂ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یکبار۔
باز سورہ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار۔ باز درود شریف یکصد و یکبار۔
باز یا قاضی الحاجات (۱۰۱) بار۔ یا کافی المہمات (۱۰۱) بار۔
یا دافع البلیات (۱۰۱) بار یا رافع الدرجات (۱۰۱) بار۔

یا شافی الامراض (۱۰۱) بار۔ یا حلّ المشکلات (۱۰۱) بار۔
یا غیاث المستغیثین (۱۰۱) بار۔ یا مجیب الدعوات (۱۰۱) بار۔
یا ارحم الراحمین (۱۰۱) بار۔ باز درود شریف (۱۰۱) بار ـــ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ (۵۰۰) بار۔ باز درود شریف (۱۰۱) بار ـــ
بعدہ فاتحہ بطور سابق ـــ خوانده ـ ثواب این ختم بارواح حضرات بزرگان
طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رح گذرانیده ـ بعد ازآن از جناب خدائے عزوجل حصول
مطالب بتوسل این بزرگواران بباید خواست وتا سرانجام مقصد مداومت
باید نمود اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا لِکُلِّ عُسْرٍ ـ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر کہ
باشد بر سبیل تقسیم ـ اما رعایت وتراولی ست کہ اَللّٰہُ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ
واللہ الناصر والمعین ـ

ومداومت دعائے حزب البحر کہ از برائے قاری ہم بجائے شمشیر آبدار است
وہم سپر ـ نیز از معمولات خانقاہ عالیجاہ سکینیہ است ـ فقط

غزل منہ مدظلہ

خاطر ذرہی اُس یار کو دلدار کی ہوتی
منصور کو حاجت نہ کبھی دار کی ہوتی

گر شان صفاتی ہی سے ظاہر نظر آتا
پھر کچھ بھی تشفی ترے بیمار کی ہوتی

وحدت میں ہمیں یار کے غوطہ دنی ہر
کیا ہمکو خبر جبہ و دستار کی ہوتی

نظارہ اگر ہوتا رخ یار سے جانان
ہمکو بھی خبر اپنے سروکار کی ہوتی

ہوتا نہ اسی شیخ کے دامن کا گرفتار
مسکین کو ہرگز نہ خبر یار کی ہوتی

۲۶ ۱۳۲۶ھ

تمت

مطبوعہ مطبع برہانیہ